روزنامہ
وطن
بڈگام
WATTAN
The Urdu Daily

جمعرات
13 فروری 2025

THURSDAY
13-FEBRUARY-2025

صفحہ 08 حسن علی کی رائے سامنے آگئی؟

صفحہ 08 سراج کو سکاڈ سے کیوں باہر کیا؟

The Urdu Daily WATTAN Budgam ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■ جلد: 15 ■ شمارہ نمبر: 36 ■ صفحات: 08 ■ قیمت: 02 روپے

لیفٹننٹ گورنر کی صدارت میں سرینگر میں اعلیٰ سطحی سیکورٹی میٹنگ منعقد

جموں وکشمیر کی سیکورٹی صورتحال کا جائزہ

امن بگاڑنے میں ملوث افراد کے خلاف کڑی کارروائی اور صورتحال بہتر بنانے کی ہدایت

سرینگر/12فروری//

نئی دہلی میں وزیر داخلہ امیت شاہ کی جانب سے جموں کشمیر سے متعلق سیکورٹی صورتحال کا جائزہ لینے کے بعد پولیس کنٹرول روم سرینگر میں جموں کشمیر کے لیفٹننٹ گورنر منوج سنہا کی قیادت میں ایک اعلیٰ سطحی سیکورٹی میٹنگ منعقد ہوئی جس میں جموں کشمیر کی سیکورٹی صورتحال کا جائزہ لیا گیا۔ میٹنگ کے دوران لیفٹننٹ گورنر منوج سنہا نے سیکورٹی ایجنسیوں پر زور دیا کہ امن و امان کی بحالی اور امن مخالف سرگرمیوں میں ملوث افراد کے خلاف کڑی کارروائی کی جائے اور صورتحال کو مزید بہتر بنایا جائے۔ سی این آئی کے مطابق پولیس کنٹرول روم سرینگر میں لیفٹننٹ گورنر منوج سنہا نے ایک اعلیٰ سطحی سیکورٹی میٹنگ کی صدارت کی۔ اس میٹنگ میں فوج، پولیس اور سیول انتظامیہ کے افسران نے شرکت کی۔ ذرائع کے مطابق میٹنگ میں جموں کشمیر پولیس سربراہ، انٹیلی جنس افسران، داخلہ سیکرٹری، ایس ایس پیز اور دیگر پولیس و سیول انتظامیہ کے افسران نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر لیفٹننٹ گورنر منوج سنہا نے جموں کشمیر کی مجموعی سیکورٹی صورتحال کا جائزہ لیا جس دوران ملی ٹنسی سرگرمیاں بھی قابل ذکر آئی۔ ذرائع نے بتایا کہ میٹنگ میں جموں کشمیر میں مجموعی حفاظتی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقعہ پر لیفٹننٹ گورنر منوج سنہا نے ہدایت دی کہ جموں کشمیر میں حالیہ برسوں میں تعمیر و ترقی اور جو امن کا ماحول قائم ہوا ہے اسکو سبوتاژ کرنے کی امن دشمن عناصر کی کوششوں کو کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ ذرائع نے بتایا کہ میٹنگ کے دوران لیفٹننٹ گورنر نے حفاظتی اداروں کی جانب سے چلائے جارہے انسداد ملی ٹنسی آپریشنوں کے بارے میں جانکاری حاصل کرتے ہوئے افسران پر زور دیا کہ وہ جموں کشمیر میں ملی ٹنسی کے مکمل خاتمہ۔۔۔101

ایروانڈیا شو سے ملک کو ایک نئی شناخت ملی

گزشتہ چند سالوں میں ہمارے دفاعی شعبے نے ایک طویل سفر طے کیا: راجناتھ

سرینگر/12فروری//

ایروانڈیا شو نے ہندوستانی دفاعی شعبے کو تقویت دی ہے اور دنیا میں ملک کو ایک نئی شناخت دی ہے کا دعویٰ کرتے ہوئے وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے کہا کہ گزشتہ چند سالوں میں ہمارے دفاعی شعبے نے ایک طویل سفر طے کیا ہے۔ اس شعبے نے بہت سی کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ یہ کامیابیاں ہندوستانی دفاعی شعبے کے تمام شعبوں میں وقار حاصل کررہا ہے۔ ملک نے دنیا کے سیاسی اور اقتصادی میدانوں میں اپنی شناخت بنائی ہے اور ایک مضبوط کھلاڑی کے طور پر ابھرا ہے۔ سی این آئی مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق ایروانڈیا شو کی تقریب کے دوران خطاب کرتے ہوئے وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے کہا کہ ایروانڈیا شو نے ہندوستانی دفاعی شعبے کو تقویت دی ہے اور دنیا میں ملک کو۔۔۔102

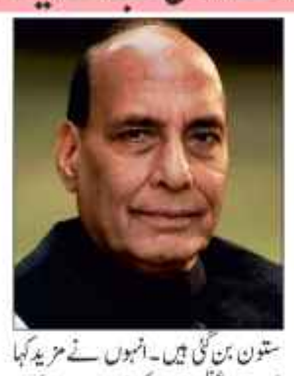

ستون بن گئی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ وزیر اعظم مودی کی قیادت میں، ملک

پونچھ میں زنگ آلودہ شل کو ناکارہ بنایا گیا

سرینگر/12فروری//

فوج نے لائن آف کنٹرول کے قریب پونچھ سیکٹر میں زنگ آلودہ مارٹر شل برآمد کرکے اس کو بعد میں ناکارہ بنایا۔ سی این آئی کے مطابق فوج نے جموں و کشمیر کے پونچھ ضلع میں لائن آف کنٹرول کے قریب ایک زنگ آلود مارٹر گولہ برآمد کیا۔ حکام نے بتایا کہ مارٹر گولہ مینڈھر سب ڈویژن کے منگوٹ سیکٹر میں ایک کھلے علاقے میں پڑا ہوا ملا۔ ان کا۔۔۔103

فضائی طاقت مستقبل کے کسی بھی جنگ کے نتائج کا فیصلہ کرنے میں اہم کردار ادا کرے گی

ابھرتی ہوئی مہنگائی صورتحال سے نمٹنے کیلئے تیاری کی اعلیٰ حالت کو برقرار رکھنے کی ضرورت: ائیر چیف

سرینگر/12فروری//

فضائی طاقت مستقبل کے کسی بھی جنگ کے نتائج کا فیصلہ کرنے میں اہم کردار ادا کرے گی کا دعویٰ کرتے ہوئے فضائیہ کے سربراہ اے پی سنگھ نے کہا کہ ابھرتی ہوئی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کیلئے تیاری کی اعلیٰ حالت کو برقرار رکھنے کی ضرورت پر زور دیا۔ سی این آئی کے مطابق بنگلور میں حباری آئرو انڈیا شو 2025 کے دوران خطاب کرتے ہوئے فضائیہ کے سربراہ نے امر پریت سنگھ نے موجودہ سیکورٹی کے منظر نامے اور فورس کے ممکنہ کردار کے بارے میں کمانڈروں کو آگاہ کیا۔ ایئر چیف اے پی سنگھ نے اس موقعہ پر کہا کہ فضائی طاقت مستقبل میں کسی بھی تنازعہ کے نتائج کا فیصلہ کرنے میں اہم کردار ادا کرے گی اور تیاری کی اعلیٰ حالت کو برقرار رکھنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا ''مستقبل کے کسی بھی جنگ میں، فضائی طاقت نتائج کا فیصلہ کرنے میں ایک اہم اور اہم کردار ادا کرے گی''۔ اس موقعہ پر اپنے۔۔۔104

جموں وکشمیر کا ریاستی درجہ بحال ہونے سے ملی ٹنسی ختم نہیں ہوگی: ڈاکٹر فاروق عبداللہ

سرینگر/12فروری//

جموں وکشمیر کا ریاستی درجہ بحال ہونے سے ملی ٹنسی ختم نہیں ہوگی بلکہ اسے عوام کی حمایت کی ضرورت ہے کی بات کرتے ہوئے نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ یہ وقت ہے کہ ہمیں امن قائم کرنا چاہیے۔ صرف امن ہی یہاں کچھ کرسکتا ہے۔ ہمارے بچے بے روزگار ہیں۔ جب امن نہیں ہے تو ان مسائل کو کیسے حل کیا جاسکتا ہے۔ سی این آئی کے مطابق صحافیوں سے بات کرتے ہوئے نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ ریاست کا مسئلہ کئی سالوں سے موجود ہے۔ انہوں نے کہا ''اگر ریاست۔۔۔105

قومی شاہراہ پر بیٹری چشمہ کے قریب

گاڑی سوفٹ گہری کھائی میں جا گری، ڈرائیور لقمہ اجل

سرینگر/12فروری//

سرینگر جموں شاہراہ پر رام بن کے بیٹری چشمہ کے قریب سڑک کے ایک المناک حادثے میں ایک شہری لقمہ اجل بنا گیا۔ سی این آئی کو اس ضمن میں نمائندے نے تفصیلات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ سرینگر جموں شاہراہ پر رام بن ضلع کے بیٹری چشمہ علاقے کے قریب ایک گاڑی گہری کھائی میں گرنے سے اس میں سوار ایک شہری لقمہ اجل بن گیا۔ نمائندے نے عین شاہدین کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ بیٹری چشمہ کے قریب ایک سوفٹ کار پر ڈرائیور کنٹرول کھو بیٹھا جس کے بعد گاڑی گہری کھائی میں جا گری۔ انہوں نے کہا کہ گاڑی حادثے کی شکار ہونے کے ساتھ ہی وہاں پولیس و مقامی لوگوں نے بچاؤ آپریشن شروع کردیا جس دوران گاڑی میں سوار ڈرائیور کی لعش برآمد کرلی گئی۔ انہوں نے کہا کہ ڈرائیور کی شناخت امیت کول ساکنہ برہمنہ۔۔۔106

جموں وکشمیر کا ریاستی درجہ جلد بحال ہوگا: سکینہ ایتو

وزیر اعلیٰ اور وزراء کے اختیارات کی وضاحت کرنیوالے بزنس رولز جلد سامنے آئیں گے

سرینگر/12فروری//

وزیر اعلیٰ اور وزراء کے اختیارات کی وضاحت کرنے والے بزنس رولز جلد ہی سامنے آئیں گے کی بات کرتے ہوئے کابینہ وزیر سکینہ ایتو نے کہا کہ وزیر اعلیٰ اور وزراء کے اختیارات کی وضاحت کرنے والے بزنس رولز جلد ہی سامنے آئیں گے۔ انہوں نے کہا کہ آج تک یہ قوانین نہیں تھے لیکن اس کے باوجود بھی کام خوش اسلوبی کے ساتھ جاری تھا۔ انہوں نے کہا ''وزیر اعلیٰ اور وزراء کے اختیارات کی وضاحت کرنے کی ہدایات جاری کیں۔ سی این آئی کے مطابق جموں میں منعقدہ ایک تقریب کے حاشیہ پر میڈیا سے بات کرتے ہوئے کابینہ وزیر سکینہ ایتو نے کہا کہ وزیر اعلیٰ اور وزراء کے اختیارات کی وضاحت کرنے والے بزنس رولز جلد ہی سامنے آئیں گے۔ انہوں نے کہا کہ آج تک یہ قوانین نہیں تھے لیکن اس کے باوجود بھی کام خوش اسلوبی کے ساتھ جاری تھا۔ انہوں نے کہا ''وزیر اعلیٰ اور وزراء کے اختیارات کی وضاحت کرنے والے بزنس رولز جلد ہی۔۔۔107

میدانی علاقوں میں درجہ حرارت میں بہتری

بالائی مقامات پر ٹھنڈ، 21 فروری تک موسم خشک

سری نگر: ۱۲، فروری//

کشمیر کے میدانی علاقوں میں شبانہ درجہ حرارت میں بتدریج بہتری آنے کے بیچ موسمیاتی مرکز سری نگر نے 21 فروری تک کسی بڑی موسمی سرگرمی سے انکار کیا ہے، تاہم۔۔۔108

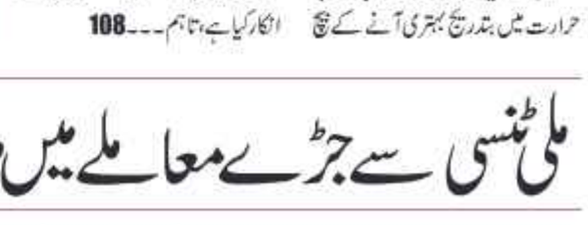

بڈگام میں تیندوے کا قہر 16 بھیڑوں کو کیا ہلاک

بڈگام: ۱۲، فروری//

وسطی کشمیر کے ضلع بڈگام کے مضافاتی گاؤں میں ایک خونخوار تیندوے نے مویشیوں کے ایک ریوڑ پر حملہ کرکے 16 بھیڑوں کو ہلاک کردیا جبکہ چوپان اپنے مویشیوں کی حفاظت نہیں کرسکا۔ جے کے این ایس کو ملی تفصیلات کے مطابق وسطی کشمیر کے ضلع بڈگام کے خانصاحب علاقے کے شمس آباد گاؤں۔۔۔109

وادی بھر میں شب برات کی تقاریب آج منائی جارہی ہے

سب سے بڑی تقاریب درگاہ حضرتبل، جامع مسجد سرینگر اور دیگر عباد تگاہوں میں منعقد ہونگی

سرینگر/12فروری//

وادی بھر میں شب برات 13 فروری بروز جمعرات کو بڑے ہی عقیدت و احترام کے ساتھ منائی جارہی ہے۔ اس سلسلے میں دنیا بھر کے ساتھ ساتھ وادی بھر میں بھی خصوصی تقاریب کا اہتمام کیا جارہا ہے اور وادی میں شب برات کی سب سے بڑی تقریب درگاہ حضرتبل اور جامع مسجد سرینگر میں منعقد کی جارہی ہے جبکہ دیگر مساجد، خانقاہوں، زیارتگاہوں اور۔۔۔110

جموں وکشمیر میں شراب پر پابندی کا معاملہ!

سخت قانون سازی کی ضرورت: غلام نبی مونگا

سری نگر: ۱۲، جنوری//

پردیش کانگریس کمیٹی نے بدھ کے روز جموں وکشمیر میں شراب پر پابندی سے متعلق پرائیوٹ ممبر بلوں کی بھرپور حمایت کا اظہار کیا ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق پردیش کانگریس کمیٹی کے سینئر نائب صدر غلام نبی مونگا نے میڈیا کو بتایا کہ پردیش کانگریس، پارٹی پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی اور نیشنل کانفرنس ارکان اسمبلی کی طرف سے تجویز کردہ بلوں کی حمایت کرے گی۔ انہوں نے بتایا کہ جموں وکشمیر کے ثقافتی اور مذہبی منظر نامے کی روشنی میں، جو اس کی گہری صوفی روایات کیلئے جانا جاتا ہے، اور بڑھتے ہوئے نشے کے بحران کے تناظر میں شراب کے بڑھتے ہوئے خدشات سے نمٹنے کیلئے سخت۔۔۔111

ملی ٹنسی سے جڑے معاملے میں ملوث شخص کے رشتے داروں کو پاسپورٹ سے محروم نہیں رکھا جاسکتا: جموں وکشمیر ہائی کورٹ

سرینگر/12فروری//

جموں کشمیر اور لداخ ہائی کورٹ نے ایک اہم فیصلے میں واضح کیا کہ کسی بھی شخص ملٹنسی سے جڑے کیس میں ملوث ہونے کی بنیاد پر اس کے رشتے داروں کو سفری دستاویزات خاص کر پاسپورٹ سے محروم نہیں رکھا جاسکتا۔ عدالت نے کہا کہ ماضی کی بنیاد پر آئین کے آرٹیکل 21 کے تحت شہریوں کو ان کے حق سے انکار کرنا قانونی طور پر جائز نہیں ہے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق جموں و کشمیر اور لداخ کی۔۔۔112

پاسپورٹ سے متعلق ہائی کورٹ کا فیصلہ

فیصلہ بنیادی حقوق کو برقرار رکھنے میں ایک اہم قدم

سری نگر: ۱۲، فروری//

جموں وکشمیر اور لداخ کی ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا ہے کہ کسی فرد کو صرف اس بنیاد پر پاسپورٹ دینے سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے کہ اس کے خاندان کے کسی فرد کے ماضی میں دہشت گردی میں ملوث ہوں۔ پی ڈی پی کی صدر محبوبہ مفتی نے جموں وکشمیر اور لداخ کی ہائی کورٹ کے فیصلے کا خیر مقدم کیا، انہوں نے ایکس پر الگ الگ ٹویٹس میں ردعمل ظاہر کیا۔ محبوبہ مفتی نے۔۔۔113

جموں وکشمیر میں شراب کے کاروبار اور استعمال کا معاملہ

تین ممبران اسمبلی کے شراب پر پابندی سے متعلق پرائیوٹ بل جمع

سری نگر: ۱۲، فروری//

جموں وکشمیر شراب کے کاروبار اور استعمال کا رجحان بڑھنے کے بیچ 3 مارچ سے شروع ہونے والے بجٹ اجلاس میں یہ اہم مدعا ہوگا کیونکہ ایک کے بعد ایک کل 3 ممبران اسمبلی نے شراب پر پابندی کیلئے پرائیویٹ ممبران کے بل پیش کئے ہیں۔ جے کے این ایس کے مطابق کپواڑہ سے پی ڈی پی کے ممبر اسمبلی میر محمد فیاض، لنگیٹ سے عوامی اتحاد پارٹی کے رکن اسمبلی شیخ خورشید احمد اور کھنہ ان جماعت۔۔۔114

موسمی و وبائی امراض کب اور کیسے جنم لیتے ہیں

بارشوں کے ٹھہرے ہوئے پانی کی سڑن، بو اور تعفن انسانی صحت کے لیے کافی مضر ثابت ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں مچھر اور مکھیاں امراض سے آلودہ جراثیم، وائرس اور بیکٹیریاز کو انسان جسم میں منتقل کرنے کا کردار بخوبی نبھاتے ہیں۔موسم برسات میں موسمی اور وبائی امراض کے حملہ آور ہونے کے خطرات بہت زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔ پانی جو کہ ہر ذی روح کی پہلی اور بنیادی ضرورت مانی جاتی ہے، اگر اسی کے استعمال میں بے توجہی برتی جائے تو فوڈ پوائزننگ، اسہال، ہیضہ اور پیچش جیسے موذی اور مہلک امراض حملہ آور ہوکر زندگی کو خطرے میں ڈال دیتے ہیں۔ انتڑیوں میں انفیکشن کی کیفیت پیدا ہوکر سوزشی علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ ہلکی سی غذائی بداحتیاطی سے ہی فوڈ پوائزننگ، پیچش، اسہال اور قے جیسے عوارض لاحق ہونے کے امکانات میں اضافہ ہونے لگتا ہے۔موسمی اور وبائی امراض کے پھوٹنے کی ایک بڑی وجہ فضائی آلودگی بھی ہوتی ہے جو خورونوش کی اشیاء کو جراثیم، وائرس اور بیکٹیریاز سے آلودہ کر دیتی ہے۔ جراثیم، وائرس اور بیکٹیریاز کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ مکھیاں ہیں۔ یوں زہریلے جراثیم، وائرس اور بیکٹیریاز غذا کے رستے معدے میں جا کر فوڈ پوائزننگ کا باعث بن جاتے ہیں۔فوڈ پوائزننگ سے ہیضہ، پیچش اور اسہال جیسے موذی اور مہلک امراض کی راہ ہموار ہوتی ہے۔ہیضہ اور اسہال دو ایسے جان لیوا مرض ہیں کہ اگر ان کے علاج معالجے میں ذرا سی کوتاہی کا مظاہرہ کیا جائے تو انسان جان سے ہاتھ تک دھو بیٹھتا ہے۔ اسہال اور قے آنے کی علامات بالخصوص برسات کے موسم میں اس طرح کی کسی بھی علامت کو معمولی ہر گز خیال نہیں کیا جانا چاہیے۔ موسم برسات دیگر موسموں کی نسبت زیادہ تکلیف دہ اور خطرناک ثابت ہوتا ہے۔ اس میں عام طور پر معدہ اور انتڑیوں کے امراض وبائی شکل اختیار کر جاتے ہیں۔ان امراض کا اگر مناسب اور بروقت علاج نہ کیا جائے تو یہ جان لیوا بھی ثابت سکتے ہیں۔ مذکورہ امراض میں سے فوڈ پوائزننگ ایک ایسا مرض ہے، جو ہلکی سی بے احتیاطی اور لاپرواہی سے ہی حملہ آور ہوکر نہ صرف انسانی صحت کو خطرے میں ڈال دیتا ہے بلکہ ہیضہ اور اسہال جیسے موذی امراض کے جنم کی راہ بھی ہموار کرتا ہے۔ فوڈ پوائزننگ یا غذائی تعفن کو غذا سے پیدا ہونے والی بیماری کہا جا سکتا ہے۔ یہ حفظان صحت کے اصولوں سے روگردانی کرتے ہوئے ناقص اور آلودہ خوراک کھانے کے نتیجے میں معدے اور انتڑیوں میں خرابی پیدا ہونے سے رونما ہوتی ہے۔ اس بیماری کا سبب بننے والے عام اسباب کے ساتھ ساتھ مختلف قسم کے بیکٹیریاز، وائرس، جراثیم اور طفیلیے شامل ہوا کرتے ہیں۔ بعض اوقات غذا میں شامل کیمیائی اجزاء زہریلے ہوکر فوڈ پوائزننگ کا باعث بھی بن جایا کرتے ہیں لیکن ایسا بھی کبھار ہی ہوا کرتا ہے۔ مرض پیدا کرنے والے ذرائع، خوراک کو پکانے یا تیار کرنے کے دوران کسی وقت بھی آلودہ کر سکتے ہیں۔ ایسا عام طور پر غذا کو نامناسب طریقے سے پکاتے ہوئے یا غیر محفوظ طرز پر رکھی گئی حالت میں ہوتا ہے۔ آلودہ اور ناقص غذا کھانے کے بعد فوڈ پوائزننگ کا دارومدار غذائی تعفن کی شدت، قوت مدافعت اور آپ کی عمر و بدنی حالت پر ہوتا ہے۔ جو آدمی جس قدر کمزور قوت مدافعت کا حامل ہوتا ہے وہ اسی قدر جلد مرض کی لپیٹ میں آجایا کرتا ہے۔ جس قدر غذا میں زہریلے اجزاء شامل ہوتے ہیں، اسی قدر فوڈ پوائزننگ کا حملہ جلد ہوتا ہے۔

ایک اسپرین روزانہ، ایچ آئی وی انفیکشن روکنے میں انتہائی مددگار

ونی پیگ// اس وقت خصوصاً افریقا سمیت دنیا کا غالب حصہ ایچ آئی وی ایڈز کے چنگل میں گرفتار ہے تاہم سو سال سے بھی پرانی ایک دوا اسپرین اس مرض کو بھی مؤثر انداز میں روک سکتی ہے۔ کینیڈا کی یونیورسٹی آف مینیٹوبا کے ماہرین نے کہا ہے کہ کم مقدار میں اسپرین کھانے سے ایچ آئی وی (ایڈز وائرس) کے پھیلاؤ کو کم کیا جاسکتا ہے۔ افریقی خواتین ایچ آئی وی انفیکشن کی زیادہ شکار ہوتی ہیں اور اسی بنا پر ماہرین نے تحقیق کے لیے افریقا کا انتخاب کیا ہے۔ جامعہ مینیٹوبا، یونیورسٹی آف وائرلو، کینیڈا میں صحت کی ایجنسی اور کینیا کے دیگر اداروں نے کینیا کی بہت سی خواتین کو اسپرین دی جس کا کیمیائی نام 'ایسٹائل سیلی سائیلک ایسڈ' یا 'اے ایس اے' ہے۔ یہ تحقیق بین الاقوامی ایڈز سوسائٹی کے جرنل میں شائع ہوئی ہے جس میں اسپرین جیسی عام دوا کے ایچ آئی وی پر اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے جس کے بہت حیرت انگیز مثبت نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ وائرس کو پھیلنے کیلیے انسان کے اندر مطلوبہ خلیہ درکار ہوتا ہے۔ اس ضمن میں عام خلیات کے مقابلے میں زیادہ تر سرگرم امنیاتی خلیات (امیون سیلز) ہی ایچ آئی وی کا نوالہ بنتے ہیں۔ ماہرین کے خیال میں خواتین کے تولیدی نظام (ری پروڈکٹیو ٹریکٹ) میں اندرونی سوزش ہی ایچ آئی وی کے پھیلاؤ کی وجہ بنتی ہے۔ تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ اسپرین نے خواتین کے رحم اور تولیدی نظام میں ایچ آئی وی سے متاثر ہونے والے خلیات کی تعداد میں 35 فیصد تک کمی کر دی۔ اس کے علاوہ ایچ آئی وی کے خطرے سے دوچار خواتین کئی برس تک انفیکشن سے محفوظ رہیں۔ ماہرین نے اس کامیابی کے بعد اسپرین پر مزید تحقیق پر زور دیا ہے۔ ماہرین اب یہ جاننا چاہتے ہیں کہ اسپرین جیسی سادہ دوا کس طرح خلوی سطح پر انفیکشن کو روک رہی ہے۔ اگر یہ بات اچھی طرح ثابت ہوجاتی ہے تو اسپرین کے ذریعے کم خرچ طریقے پر غریب ممالک کی خواتین میں ایچ آئی وی کے پھیلاؤ کو روکا جاسکتا ہے تاہم اسے علاج کے بجائے احتیاطی تدبیر ہی کہا جائے گا۔

اسمارٹ فونز کی روشنی بینائی کے لیے خطرناک

یہ تو سب جانتے ہیں کہ اسمارٹ فونز سے خارج ہونے والی نیلی روشنی ہماری آنکھوں کے لیے اچھی نہیں مگر اب یہ انکشاف سامنے آیا ہے کہ یہ توقعات سے زیادہ تباہ کن ہے۔ امریکا کی ٹولیڈو یونیورسٹی کی تحقیق میں انکشاف کیا گیا کہ اسمارٹ فونز سے خارج ہونے والی یہ روشنی ہمارے قرینے میں جذب ہوکر ایسے زہریلے کیمیکل کی پیداوار کو حرکت میں لاتی ہے جو خلیات کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اس نقصان کے نتیجے میں بینائی میں بڑے بلائنڈ اسپاٹس بنتے ہیں جو پٹھوں میں تنزلی کی علامت ہوتے ہیں، یہ ایک ایسا مرض ہے جو اندھے پن کا خطرہ بڑھاتا ہے۔ تحقیقی ٹیم نے لوگوں کو مشورہ دیا ہے کہ اندھیرے میں ان ڈیوائسز کو استعمال نہ کریں کیونکہ اس وقت زیادہ خطرناک نیلی روشنی آنکھوں میں داخل ہوتی ہے۔ عمر بڑھنے کے ساتھ آنیوالی تنزلی عام طور پر 50 سال یا اس سے زائد عمر کے افراد کو شکار بناتی ہے جس سے اندھے پن کا خطرہ بڑھتا ہے۔ ایسا اس وقت ہوتا ہے جب قرینے کے مرکز کے قریب واقع ایک حصہ جو نظر تیز رکھنے میں مدد دیتا ہے، کو نقصان پہنچتا ہے۔ اس کے شکار افراد کو دھندلے پن اور بلائنڈ اسپاٹس کا سامنا ہوتا ہے جو وقت کے ساتھ بڑے ہونے لگتے ہیں جبکہ قرینہ مرنے لگتا ہے۔ اس تحقیق میں اسمارٹ فونز کی روشنی کے بینائی پر مرتب ہونے والے اثرات کا جائزہ لیا گیا۔ محققین کا کہنا تھا کہ انسانی آنکھ یو وی لائٹ کو بہت اچھی طرح منعکس کرتی ہے مگر نیلی روشنی کو اندر داخل ہونے کی اجازت دیتی ہے اور قرینہ بھی اسے اچھی طرح جذب کرتا ہے۔

نیند کی کمی کے یہ اثرات آنکھیں کھول دیں گے

ہوسکتا ہے آپ دفتر میں بہت مصروف ہو یا یہ بھی ممکن ہے کہ کسی نومولود کی دیکھ بھال کر رہے ہوں، یہ نہیں تو ہوسکتا ہے آپ کو اچانک پتا چلے کہ آج شب تو کوئی بہت پسندیدہ پروگرام ٹی وی پر آنے والا ہے۔ غرض لاکھوں وضاحتیں ہوسکتی ہیں جن کی مدد سے آپ خود کو تسلی دیں گے کہ طبی ماہرین کے تجویز کردہ 7 سے 8 گھنٹے کی نیند نہیں لی جاسکتی۔ مگر یہاں کچھ وجوہات ایسی بتائی جارہی ہیں جو یہ سمجھانے میں مددگار ثابت ہوسکتی ہے کہ ہر رات پوری نیند لینا کیوں ضروری ہے۔

حادثات کا خطرہ بڑھتا ہے

نیند کی کمی صرف آپ کی نہیں بلکہ دیگر افراد کی زندگیاں خطرے میں ڈال سکتی ہے، خصوصاً سڑک پر، ذہنی و جسمانی تھکاوٹ اور غنودگی ردعمل کی صلاحیت کو انتہائی سست کردیتے ہیں بالکل جیسے الکحل استعمال کرنے والوں کی طرح، امریکا کے فیڈرل ہائی وے ٹریفک سیفٹی ایڈمنسٹریشن کے مطابق صرف امریکا میں ہی نیند کی کمی کی وجہ سے ایک لاکھ حادثات ہوتے ہیں اور 7 ہزار ہلاکتیں ہوتی ہیں، اسی طرح بے خوابی وفاتر میں بھی حادثات اور زخمی ہونے کا خطرہ بڑھاتی ہے۔

دماغی صلاحیتیں سست ہوجانا

نیند سوچنے، خیالات کے تجزیے اور سیکھنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے، اس کی کمی ان دماغی صلاحیتوں کو نمایاں حد تک سست کردیتی ہے، اس سے توجہ مرکوز کرنے، چوکنا پن اور مسائل حل کرنے کی صلاحیتیں بھی متاثر ہوتی ہیں، آسان الفاظ سے دماغ کے لیے اپنی مکمل صلاحیت کام کرنا ممکن نہیں ہوتا جس کی وجہ سے روزمرہ کے کاموں میں مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔

جان لیوا طبی امراض

مختلف طبی تحقیقی رپورٹس کے مطابق بے خوابی کے شکار افراد میں ذیابیطس، دل کی دھڑکن میں بے ترتیبی، ہائی بلڈ پریشر، امراض قلب، ہارٹ فیلیئر، فالج، ہائپر تھن پن اور بینائی کی کمزوری کا خطرہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔

ذہنی صحت کے مسائل

نیند کی کمی سے ڈپریشن کا مرض لاحق ہوسکتا ہے، ایک تحقیق میں دریافت کیا گیا کہ 6 گھنٹے سے کم نیند لینے والے افراد میں ڈپریشن اور ذہنی بے چینی کا عارضہ اکثر سامنے آتا ہے۔

قبل از وقت بڑھاپا

صرف ایک دن کی ناکافی نیند کے اثرات بھی جلد پر نمایاں ہوتے ہیں، یعنی آنکھیں پھول جاتی ہیں اور جلد بھی سوجن کا شکار ہوتی ہے، تاہم اگر نا کافی نیند کو عادت بنالیا جائے تو اس کے جلد پر انتہائی منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں، وہ ڈھیلی ہوجاتی ہے، فائن لائنز تیزی سے ابھرنے لگتی ہیں جبکہ آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے تو سب سے پہلے نمودار ہوتے ہیں۔

یاداشت سے محرومی

جب ہم سوتے ہیں تو دماغ یاداشت کو منظم کرنے کا کام کرتا ہے، جس سے یاداشت مستحکم رہتی ہے اور نئی چیزیں سیکھنے میں بھی مدد ملتی ہے، تاہم نیند کی کمی کی صورت میں دماغ یادوں کو عارضی طور پر محفوظ کرتا ہے اور طویل المعیاد بنیادوں پر لوگ چیزیں بھولنے لگتے ہیں یا یوں کہہ لیں بھلکڑ ہوجاتے ہیں۔

موتاپا

کم نیند کے نتیجے میں لوگوں کا جسمانی ہارمون توازن بگڑ جاتا ہے جس کے نتیجے میں کھانے کی اشتہا خاص طور پر بہت زیادہ کیلوریز والی غذاؤں کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔

کیا ذہنی تناؤ بال گرنے کی رفتار بڑھانے کا باعث بنتا ہے

ہر ایک کو ہی روزمرہ کی زندگی میں ذہنی تناؤ کا سامنا ہوتا ہے، اب وہ پیشہ وارانہ فرائض کی وجہ سے ہو یا گھریلو مسائل، بیماریاں یا کسی بھی وجہ سے، ذہنی صحت تو متاثر ہوتی ہے۔ مگر کیا ذہنی تناؤ بالوں کے گرنے یا گنج پن کا خطرہ بھی بڑھاتا ہے؟ اس سوال کا جواب ہے ہاں ایسا ہوتا ہے کیونکہ کئی بار تناؤ کے باعث جسم اپنا ردعمل مختلف مسائل جیسے ناخن کمزور ہوجانا، کیل مہاسوں یا بالوں کے گرنے کی شکل میں ظاہر کرتا ہے۔ طبی ماہرین کے مطابق اس وجہ سے اگر بالوں سے محروم ہو رہے ہوں تو اسے telogeneffluvium کہا جاتا ہے جس کے دوران تناؤ کے باعث بالوں کی جڑوں کو "سونے" پر مجبور کردیتا ہے جس کے نتیجے میں بال گرنے لگتے ہیں یا کچھ حصوں سے کھوپڑی نمایاں ہونے لگتی ہے۔ ماہرین کے مطابق بالوں کی جڑوں کی اپنی زندگی کا چکر ہوتا ہے، نشوونما، تبدیلی، آرام اور گرنا، بیشتر افراد اس پیچیدہ عمل کو سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں، آسان الفاظ میں کہا جائے تو ذہنی تناؤ آپ کو گنج پن کا شکار بنا سکتا ہے۔ تاہم یہ اثر اکثر حالات میں دیرپا نہیں ہوتا بلکہ مکمل گنج پن اسی وقت تک ممکن نہیں جب تک سر کے اندر ورم موجود نہ ہو اور یہ آٹو امیون مرض اس وقت حرکت میں آتا ہے جب کوئی شخص بہت زیادہ تناؤ کا شکار ہو۔ درحقیقت تناؤ کے نتیجے میں بالوں کے گرنے کا نوٹس فوری طور پر نہیں ہوتا بلکہ 3 ماہ بعد اس کے آثار نظر آنا شروع ہوتے ہیں کیونکہ نئے بالوں کی نشوونما جو نہیں ہوتی۔ عام طور پر اوسطاً ہر فرد کے روزانہ 50 سے 100 بال گرتے ہیں جو کہ معمول کا حصہ ہے بلکہ عام طور پر ان بالوں کی عدم موجودگی کا علم بھی نہیں ہوتا، مگر جب یہ تعداد زیادہ ہوجائے تو پھر یہ واقعی سوچنے پر مجبور کردینے والا مسئلہ ہے۔ یعنی اگر آپ کنگھے یا سر دھونے کے بعد ٹوٹ جانے والے بالوں کو معمول سے زیادہ دیکھیں یا ان کا گھنا پن کسی ایک حصے سے کم ہو رہا ہو یا پورے سر پر ایسا ہو رہا ہو تو ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہئے۔ طرز زندگی میں مخصوص تبدیلیاں کرنا اس حوالے سے مددگار ثابت ہوسکتا ہے، جیسے مناسب وقت تک نیند، اپنے پسندیدہ مشاغل میں وقت گزارنا جس سے تناؤ میں کمی آئے، قابل ذکر ہیں۔ اسی طرح وٹامنز اور منرلز سے بھرپور متوازن غذا کا استعمال بھی ضروری ہوتا ہے، ورزش کو معلوم بنالینا بھی ذہنی تناؤ میں کمی لاتا ہے۔

جلد کی بیماریاں کینسر کا باعث قرار

کیلی فورنیا: امریکا کے طبی ماہرین نے انکشاف کیا ہے کہ جلد کی مختلف معمولی بیماریاں شدت اختیار کر کے خطرناک موذی مرض کینسر میں تبدیل ہوجاتی ہیں۔ تفصیلات کے مطابق امریکا کی اسٹین فورڈ یونیورسٹی میں جلدی امراض سے متعلق تحقیقاتی مطالعے کا انعقاد کیا گیا جس کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ بے ضرر سمجھی جانے والی بیماری بڑھ کر کینسر میں تبدیل ہوجاتی ہے۔ ماہرین کے مطابق تحقیق میں یہ بات سامنے آئی کہ اکثر لوگ جلد پر نکلنے والے ندود کو عام سمجھ کر نظر انداز کرتے ہیں مگر یہ حقیقت میں کینسر کی آمد کا خاموش پیغام ہوتا ہے۔ تحقیقاتی ماہرین کے مطابق بے ضرر سمجھے جانے والے جلدی امراض شدت اختیار کر کے جان لیوا کینسر میں تبدیل ہوجاتے ہیں۔

بے داغ اور جگمگاتی جلد کے لیے یہ عادت چھوڑ دیں

کیا بے داغ اور جگمگاتی جلد چاہتے ہیں؟ تو بے وقت مختلف چیزوں کو کھانے کی عادت سے جان چھڑالیں۔ یہ بات امریکا میں ہونے والی ایک طبی تحقیق میں سامنے آئی۔ ٹیکساس یونیورسٹی کی تحقیق میں بتایا گیا کہ رات گئے یا بے وقت کچھ کھانا جلد کی سورج کی نقصان دہ الٹرا وائلٹ شعاعوں سے خود کو بچانے کی صلاحیت کو متاثر کرسکتی ہے۔ تحقیق میں یہ بھی بتایا گیا کہ ایسے افراد کی جلد سورج کی تپش سے جلد جل جاتی ہے جبکہ طویل المعیاد بنیادوں پر جلد کو قبل از وقت بڑھاپے اور اسکین کینسر جیسے خطرات کا سامنا بھی ہوسکتا ہے۔ محققین کا کہنا تھا کہ نتائج نے ہمیں حیران کردیا، ہمارا نہیں خیال تھا کہ جلد اس چیز پر توجہ دیتی ہے کہ ہم کیا کھاتے ہیں۔ چوہوں پر کیے گئے تجربات کے دوران انہیں مختلف اوقات میں غذا دی گئی اور معلوم ہوا کہ بے وقت یا رات گئے کھانے سے جلد پر سورج کی شعاعیں زیادہ اثرات مرتب کرتی ہیں۔ محققین کے مطابق رات گئے کھانے کے نتیجے میں ایک انزائم جو کہ سورج کی شعاعوں سے متاثر جلد کی مرمت کا کام کرتا ہے، کی کارکردگی دن میں کم متحرک ہوجاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کھانے کا نظام الاوقات ہونا جلد کو بے داغ اور جگمگانے کے لیے ضروری ہے اور سورج کی شعاعوں سے زیادہ تحفظ مل سکتا ہے۔ تاہم اگر کسی فرد کے کھانے پینے کا کوئی وقت نہیں، تو اس کی جلدی گھڑی پر مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں اور وہ قبل از وقت بوڑھے نظر آنے لگتے ہیں۔ اس تحقیق کے نتائج طبی جریدے جرنل سیل میں شائع ہوئے۔

پھیپھڑوں کا سرطان

پھیپھڑوں کا سرطان بہت مہلک اور جان لیوا سرطان ہے اور دنیا بھر میں ہر سال کینسر سے ہونے والی اموات میں سے ہر پانچ میں سے ایک موت پھیپھڑوں کے سرطان کی وجہ سے ہوتی ہے۔ دنیا بھر میں ہر سال پھیپھڑوں کے سرطان کا عالمی دن منایا جاتا ہے جس کا مقصد عالمی برادری میں پھیپھڑوں کے سرطان کے بارے میں آگاہی اور اس سے تدارک کے حل کے لئے کوشش شامل ہیں۔

پھیپھڑوں کا سرطان زیادہ تر سگریٹ نوشی اور آلودگی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق 94 فیصد پھیپھڑوں کے سرطان میں بنیادی وجہ تمباکو نوشی ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق تمباکو نوشی کرنے والے 24 سے 36 فیصد افراد میں پھیپھڑوں کے سرطان کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ کیڑے مار ادویات، ڈیزل کا دھواں، زیادہ گوشت کا استعمال، سیمنٹ کے ذرات اور کان کنی کے شعبہ سے متعلق افراد کو بھی پھیپھڑوں کے سرطان میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ تابکاری، صنعتی اداروں کے کچرے، فضائی آلودگی اور چند دیگر عوامل بھی اس سرطان کو پروان چڑھانے میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔

تمباکو نوشی کے بڑھتے ہوئے استعمال کے ساتھ ساتھ پھیپھڑوں کے سرطان میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ پاکستان میں نہ صرف تمباکو نوشی کرنے والے افراد بلکہ Passive Smokers یعنی وہ لوگ جو تمباکو نوشی سے دور ہیں، دونوں میں پھیپھڑوں کا سرطان موجود ہوسکتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق جو لوگ سگریٹ نہیں پیتے ہیں مگر سگریٹ پینے والوں کے نزدیک رہتے ہیں ان میں بھی یہ کینسر ہونے کا خطرہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ ایک حالیہ ریسرچ کے مطابق خالی پیٹ پانی مرمنہ سگریٹ نوشی کرنے والوں میں پھیپھڑوں کے سرطان کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ تحقیق کے مطابق سگریٹ نوشی کرنے والے افراد میں نکوٹین کی ایک ذیلی پیداوار کو نائن (Contine) کی مقدار کی پیمائش سے پھیپھڑوں کے کینسر کے خطرے کا اندازہ ہوتا ہے اور تجربے کے بعد یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ ناشتہ کرنے کے بعد سگریٹ پینے سے اس مادہ کی مقدار کم ہوجاتی ہے۔

پھیپھڑوں کے سرطان میں سب سے خطرناک چیز یہ ہوتی ہے کہ اسکی علامات اس وقت ظاہر ہوتی ہیں جب مرض دوسرے یا تیسرے مرحلے میں داخل ہوچکا ہوتا ہے۔ کھانسی مسلسل دو ہفتوں سے زیادہ رہے اور علاج اور دوائیوں کے باوجود بھی کھانسی میں افاقہ نہ ہو تو یہ پھیپھڑوں کے کینسر کی ایک علامت ہوسکتی ہے اور اگر کھانسی کی آواز میں تبدیلی کے ساتھ ساتھ کھانسنے کے دوران درد ہو اور کھانسی میں خون یا سرخ اور سبز رنگ کا بلغم (Sputum) آئے تو وہ بھی فوری طور پر چیک اپ کروانا چاہیے۔ اس کے علاوہ متاثرہ مریض میں پھیپھڑوں کے کینسر کا ٹیومر ہوا کے دباؤ کو محدود کرنے کی وجہ سے مریض کے پھیپھڑوں کے چاروں طرف ایک سیال جمع ہونے کا سبب ہو سکتا ہے جس کی وجہ سے مریض کو سانس لینے میں بھی بہت دشواری پیش آتی ہے۔ پھیپھڑوں کے کینسر میں مریض کو سانس لینے میں خرخراہٹ کی آواز بھی آتی ہے جو ٹیومر کی افزائش اور سوزش کی وجہ سے ہوسکتی ہے۔ مریض کے وزن میں کمی بھی ایک نمایاں تبدیلی اور علامت ہوتی ہے۔ کینسر کے خلیات توانائی حاصل کرنے کے لئے متاثر فرد کے میٹابولزم سے اپنی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ کینسر میں مبتلا شخص عام طور پر ریڑھ کی ہڈی، ران کی ہڈی، پسلیوں کی ہڑیوں کے ساتھ ساتھ کندھے کے درد میں بھی مبتلا ہوجاتا ہے۔ اگر جسم میں ان جگہوں پر مسلسل درد کی شکایت رہے تو فوری طور پر اپنے ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہیئے۔

پھیپھڑوں کے سرطان کی ابتدائی حالت میں اگر تشخیص ہوجائے تو علاج کے ستر فیصد امکانات ہوتے ہیں کہ مریض علاج کے سہارے پانچ سال تک زندگی گزار سکتا ہے۔ جبکہ اگر مرض آخری مرحلے پر ہو تو علاج کے امکانات پانچ فیصد سے بھی کم ہوجاتے ہیں جبکہ سگریٹ نوشی سے ہونے والی بیماریوں کے شکار افراد میں پھیپھڑوں کے سرطان کا آپریشن یا علاج مفید ثابت نہیں ہوتا ہے۔

ہم صحت مند طرز زندگی اپنا کر اور تمباکو نوشی سے پرہیز کر کے پھیپھڑوں کے سرطان سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ پھیپھڑوں کے کینسر کے علاج جس میں کیموتھراپی بھی شامل ہے، اس میں قوت مدافعت میں بہت کمی آجاتی ہے۔ لہذا صحت بخش پھلوں، سبزیوں اور مشروبات کو لازمی استعمال میں رکھنا چاہیئے۔ اور کھانے کی چیزوں کو ہاتھ لگانے سے پہلے ہاتھ اچھی طرح سے دھو لینے چاہیئے۔ پھلوں اور سبزیوں کو بھی استعمال کرنے سے پہلے، پکانے اور کھانے سے پہلے اچھی طرح دھو لینا چاہیے تاکہ ان کے اوپر سے مٹی اور دیگر جراثیم وغیرہ صاف ہوجائیں۔ کچا پکا یا بالکل کچا گوشت، انڈہ، مچھلی اور مرغی وغیرہ نہیں کھانا چاہیئے اور انڈے سے بنی ہوئی بیکری اور دیگر چیزیں بھی استعمال نہیں کرنی چاہیئے۔ ایک تحقیق کے مطابق سیب میں پائے جانے والے ایک مادے فلیونائیڈ (Flavonides) کے باعث اس کے استعمال سے پھیپھڑوں کے سرطان کے خطرات میں کمی آسکتی ہے۔ اس کے علاوہ cancer prevention research جرنل میں شائع ہونے والی ایک تحقیق کے مطابق تازہ لہسن کو اپنی روزمرہ کی خوراک میں استعمال کرنے سے پھیپھڑوں کے کینسر کے خطرے کے امکانات کو کم کیا جاسکتا ہے۔ تحقیق کے مطابق لہسن میں موجود ایلی سین (Allicin) انسانی جسم کے لئے بے حد فائدہ مند ہوتا ہے جو جسم میں سوزش کو کم کرکے مختلف infections کو کنٹرول میں رکھتا ہے۔ زیادہ فوائد حاصل کرنے کے لئے لہسن کو کچا کھانا چاہیئے۔

بند گوبھی میں سلفورافین (Sulforaphane) نامی مادہ پھیپھڑوں کے کینسر سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور یہ انسانی جسم میں انزائمز کی پیداوار کو بڑھا کر سرطان پیدا کرنے والے مادے کی پیداوار کو کم کردیتا ہے۔ اس کے علاوہ شملہ مرچ، سرخ مرچیں جن میں موجود فائٹو کیمیکل موجودگی پھیپھڑوں کے کینسر کے خطرے کو کم کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ ہری سبزیوں خصوصاً پالک میں موجود آئرن، وٹامن اور لوٹین کی وافر مقدار کی موجودگی بھی پھیپھڑوں کے سرطان سے محفوظ رکھتے ہیں۔ ایک تحقیق کے مطابق گریپ فروٹ کا اینٹی آکسیڈنٹ (AntiOxidant)، لائکوپین پر مشتمل ہوتا ہے جو پھیپھڑوں میں موجود نقصان دہ Toxins کو ختم کر دیتا ہے اور سفید خلیات کی تعداد میں اضافہ کرتے ہیں۔

ایک طبی جریدے cancer epidemiology biomarkers & prevention کی ایک تحقیق کے مطابق نشاستہ دار غذا زیادہ استعمال کرنے سے پھیپھڑوں کے کینسر کا خطرہ 49 فیصد تک بڑھ جاتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق 90 فیصد پھیپھڑوں کے کینسر کو صرف تمباکو نوشی کو ترک کر کے روکا جاسکتا ہے۔ اور ہمیں انفرادی اور اجتماعی طور پر تمباکو نوشی کے بڑھتے ہوئے رجحان کو روکنے کی اشد ضرورت ہے۔ آج کل مختلف مختلف ناموں سے لوگ تمباکو نوشی کر رہے ہیں۔ جس میں ایک نشہ شیشہ بھی ہے جو تمباکو نوشی کی ایک بے حد خطرناک صورت ہے۔ کارخانوں کے مضر صحت دھوئیں سے ممکنہ حد تک پرہیز کرنا چاہیئے اور اپنے اردگرد اور گھر کے ماحول کو صاف ستھرا، دھول مٹی سے دور رکھنا چاہیئے۔ باقاعدگی سے اپنے قریبی معالج یا فزیشن سے مکمل چیک اپ کرواتے رہنا چاہیئے۔ تاکہ اگر کینسر یا دیگر کسی بھی بیماری کی موجودگی کی ابتدائی مرحلے سے ہی معلوم ہوسکے اور اسکا بروقت علاج کیا جاسکے۔ خاص کر ایسے افراد جن میں پھیپھڑوں کے سرطان کا خطرہ زیادہ ہو، جیسے تمباکو نوشی کرنے والے افراد جن کی عمر 55 سال سے زیادہ ہو۔ ان کو سال میں ایک بار لازمی چیک اپ کروالینا چاہیئے۔ برطانیہ کی ایک حالیہ تحقیق کے مطابق ہزاروں افراد سرطان کی ابتدائی علامات اپنے معالج کے سامنے خوف کی وجہ سے بیان نہیں کر پاتے ہیں۔ سرطان کے علاج کے لئے ابتدائی مرحلے میں ہی اس کی تشخیص ضروری ہے۔

پریاگ راج میں 3 روزہ بین الاقوامی برڈ فیسٹیول کا انعقاد کیا جائیگا

پریاگ راج// مہاکمبھ 2025 کے مہمانوں کو پریاگ راج میں 16 سے 18 فروری تک منعقد ہونے والے تین روزہ بین الاقوامی برڈ فیسٹیول میں ہجرت کرنے والے اور مقامی پرندوں کی 200 سے زیادہ اقسام کے اجتماع کا مشاہدہ کرنے کا موقع ملے گا۔ ماحولیاتی تحفظ اور حیاتیاتی تنوع کو فروغ دینے کے مقصد سے، یہ تقریب فطرت سے محبت کرنے والوں، ماہرین حیوانات، اور عقیدت مندوں کو نایاب پرندوں کی انواع کا مشاہدہ کرنے اور ان کے تحفظ کی اہمیت کو سمجھنے کا ایک منفرد موقع فراہم کرے گی۔ بین الاقوامی برڈ فیسٹیول نہ صرف پرندوں کو دیکھنے کا موقع فراہم کرے گا بلکہ مختلف مقابلوں اور تعلیمی سرگرمیوں کے ذریعہ پرندوں کے تحفظ کے بارے میں بیداری بھی پیدا کرے گا۔ فیسٹیول میں فوٹو گرافی، پینٹنگ، سلوگن رائٹنگ، مباحثے اور کوئز مقابلے شامل ہوں گے۔ مزید برآں، قومی اور بین الاقوامی ماہرین حیوانات، ماہرین ماحولیات، اور تحفظ کے ماہرین سائنٹفک سیشن اور پینل مباحثوں میں اپنے خیالات کا اشتراک کریں گے۔ محکمہ جنگلات کے آئی ایف ایس سربراہ آلوک کمار پانڈے نے بتایا کہ میلے کے بارے میں مزید تفصیلات کے لیے لوگ واٹس ایپ نمبر 9319277004 پر رابطہ کرسکتے ہیں۔ اس پہل کا بنیادی مقصد نوجوانوں، فطرت سے محبت کرنے والے افراد اور عقیدت مندوں کو پرندوں کے تحفظ اور ان کے قدرتی رہائش گاہوں کے تحفظ پر توجہ مرکوز کرنے کی ترغیب دینا ہے۔ اس ایونٹ کو مزید پرکشش بناتے ہوئے حکومت مختلف مقابلوں کے جیتنے والوں کو کل 21 لاکھ روپے کے انعامات سے نوازے گی، جن میں 10,000 سے 5 لاکھ روپے تک شامل ہیں۔ بین الاقوامی برڈ فیسٹیول کے دوران، عقیدت مندوں کو نایاب پرندوں کا مشاہدہ کرنے کا موقع ملے گا جیسے خطرے سے دوچار انڈین اسکیمر، فلیمنگو اور سائبیرین کرین وغیرہ۔ یہ تقریب زائرین کو قدرتی خوبصورتی اور حیاتیاتی تنوع کی اہمیت کو سمجھنے کا موقع بھی فراہم کرے گی۔ سائبیریا، منگولیا اور افغانستان سمیت 10 سے زیادہ ممالک سے ہزاروں نقل مکانی کرنے والے پرندے پریاگ راج میں گنگا-یمنا کے کنارے پہنچے ہیں، جو سیاحوں کو اپنی منفرد پروازوں اور گروپ ہجرت کے انداز سے اپنی طرف متوجہ کر رہے ہیں۔ اروند کمار یادو، ڈی ایف او پریاگ راج نے کہا کہ یہ تہوار صرف تفریح کے لیے نہیں ہوگا بلکہ ماحولیاتی توازن اور حیاتیاتی تنوع کے تحفظ کی مہم میں بھی اہم کردار ادا کرے گا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ پرندوں کے تحفظ سے قدرتی آفات سے نمٹنے اور ماحولیاتی توازن کو برقرار رکھنے میں مدد ملتی ہے اور اس طرح کے واقعات لوگوں کو فطرت کے تئیں بیدار کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ پریاگ راج میلہ انتظامیہ کی ہدایت کے مطابق، عقیدت مندوں کے لیے ایک خصوصی ماحولیاتی سیاحت کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ وہ پرندوں کو دیکھنے کا تجربہ کر سکیں گے اور قدرتی رہائش گاہوں کی اہمیت کے بارے میں جان سکیں گے۔ ماہرین کے ساتھ برڈ واک اور نیچر واک کے ذریعہ، عقیدت مندوں کو پرندوں کے رویے، نقل مکانی کے سفر، اور ماحولیاتی نظام میں ان کے کردار کو قریب سے سمجھنے کا موقع ملے گا۔

فن روشنی کی کرن کے طور پر کام کرتا ہے/ اجے بھٹ

نئی دہلی// دفاع اور سیاحت کے سابق وزیر مملکت اور ممبر پارلیمنٹ اجے بھٹ نے کہا ہے کہ فن روشنی کی کرن کا کام کرتا ہے اور جو لوگ فن کو سمجھنے اور اس کی تعریف کرنے کی راہ ہموار کرتے ہیں انہیں ہمیشہ یاد رکھا جاتا ہے۔ مسٹر بھٹ نے جمعہ کی شام کو پیراگون پینٹنگ کے تعاون سے غیر منافع بخش تنظیم روٹس ٹو روٹس کی جانب سے منعقد پروگرام میں 'ریڈ مس اینڈ راگاس' نامی تین کتابوں کی سیریز رچا جین کی کتھک، انیر بن بھٹاچاریہ کی ہندوستانی کلاسیکل ووکل اور ورون کھنہ کا بھرتا نیٹیم کا اجرا کیا۔ پروگرام کا مقصد فن، ثقافت اور ورثے کو فروغ دینا، کتھک، ہندوستانی کلاسیکی گائیکی اور بھرتا نیٹیم کی سمجھ کو فروغ دینا اور قارئین کو ہندوستانی فن کی مالا مال روایات کے بارے میں آگاہ کرنا اور ان کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ اس پروگرام میں مرکزی وزیر ثقافت گجیندر سنگھ شیخاوت، ممبر پارلیمنٹ اور بی جے پی کے قومی جنرل سکریٹری ارون سنگھ سمیت کئی معززین موجود تھے۔ اس موقع پر مسٹر بھٹ نے کہا "فن کی کتابوں سے نوجوانوں کو فن اور ثقافت کے بارے میں سمجھنے میں مدد ملتی ہے اور ان کے ذہنوں میں نئے خیالات بھی پیدا ہوتے ہیں۔ ایک ایسے دور میں جہاں ہم تیزی سے اپنی جڑوں سے منقطع ہو رہے ہیں، تین کتابیں 'ریڈ مس اینڈ راگاس' ہماری مالا مال ہندوستانی ثقافت کے لیے ایک پل کا کام کرتی ہیں۔" انہوں نے مزید کہا "فن روشنی کی کرن کا کام کرتا ہے، وہ لوگ جو لوگوں کے لیے فن کو سمجھنے اور اس کی تعریف کرنے کی راہیں ہموار کرتے ہیں انہیں ہمیشہ یاد رکھا جاتا ہے۔ ایک ایسے دور میں جہاں ہم اپنی جڑوں سے تیزی سے منقطع ہو رہے ہیں، تین کتابیں 'تال اور راگس' ہماری بھرپور ہندوستانی ثقافت کے لیے ایک پل ہیں۔ روٹس ٹو روٹس کی ہندوستان بھر میں تقریباً 2 کروڑ طلبا تک رسائی کے ساتھ، وہ نہ صرف ہندوستانی فن اور ثقافت کو تربیت دے رہے ہیں بلکہ نوجوان ذہنوں کو بھی تشکیل دے رہے ہیں۔" روٹس ٹو روٹس کے بانی راکیش گپتا نے کہا "یہ تینوں کتابیں ہندوستانی فن کی شکلوں کی گہری تعریف اور تفہیم کو فروغ دینے کی طرف ایک اہم قدم ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ کتابوں کے ذریعے لوگوں کو ہمارے شاندار ثقافتی ورثے کو تلاش کرنے اور اس کی قدر کرنے کی ترغیب ملے گی۔"

قومی انسانی حقوق کمیشن کے تربیتی پروگرام میں 70 طلباء نے تربیت مکمل کی

نئی دہلی//

قومی انسانی حقوق کمیشن (این ایچ آر سی) کے زیر اہتمام آن لائن تربیتی پروگرام میں حصہ لینے کے لیے آئے مختلف اسکولوں کے 70 شرکاء نے اپنی تربیت مکمل کر لی ہے۔ کمیشن کی طرف سے جاری کردہ ریلیز کے مطابق دو ہفتوں پر مشتمل 'آن لائن شارٹ ٹرم انٹرن شپ پروگرام' کا اختتام پذیر ہوا۔ اس کا آغاز 27 جنوری کو کیا گیا تھا، جس میں ملک کے مختلف علاقوں اور دور دراز علاقوں سے مختلف یونیورسٹیوں کے طلباء نے شرکت کی۔ این ایچ آر سی کے سکریٹری جنرل بھرت لال نے اپنے اختتامی خطاب میں طلباء کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ ہمدردی اور حساسیت کی بنیادی انسانی اقدار کو اپناتے ہوئے معاشرے میں بامعنی رول ادا کریں۔ انہوں نے تربیت حاصل کرنے والوں پر زور دیا کہ وہ انسانی حقوق کے مختلف پہلوؤں پر مختلف سیشنز میں حاصل ہونے والے علم پر غور کریں اور اسے معاشرے میں بامعنی کردار ادا کرنے کے لیے قدم آگے بڑھائیں۔ مسٹر لال نے کہا" حالیہ برسوں میں سماجی، اقتصادی، ثقافتی حقوق اور سب کے لیے احترام کو یقینی بنانے کے لیے ٹھوس کوششیں کی جا رہی ہیں۔ معیار زندگی، زندگی میں آسانی اور سب کے لیے وقار کو بڑھانے کے لیے وسیع پیمانے پر کوششیں کی جا رہی ہیں۔ خیال یہ ہے کہ کسی کو پیچھے نہ چھوڑیں! ملک کے نوجوانوں کو بدلتے ہوئے وقت کے ساتھ چلتے ہوئے ملک کی ہمہ گیر ترقی کے لیے نئے آئیڈیاز کے ساتھ آگے دفعات کا بہترین استعمال کرنا چاہیے۔ جنرل سکریٹری نے طلباء پر زور دیا کہ وہ ہمدردی اور حساسیت کی بنیادی انسانی اقدار کو اپنائیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک بار جب کسی کی مدد کرنے کا موقع ضائع ہو جاتا ہے تو وہ ہمیشہ کے لیے ضائع ہو جاتا ہے۔ اس لیے اس بات کو یقینی بنانا ضروری ہے کہ معیار زندگی میں بہتری، زندگی میں آسانی، سب کے لیے بنیادی سہولیات تک رسائی، محفوظ عوامی مقامات اور کام کی جگہیں، سب کے لیے تعلیم، کمزور اور پسماندہ سمیت ہر فرد کے حقوق کا تحفظ ہو۔ اس موقع پر ڈائریکٹر این ایچ آر سی، لیفٹیننٹ کرنل ورویندر سنگھ نے انٹرن شپ رپورٹ بیش کی اور کمیشن کے سینئر عہدیداروں، ماہرین اور سول سوسائٹی کے نمائندوں کے انسانی حقوق کے مختلف پہلوؤں پر سیشن کے علاوہ، انٹرز کو تہاڑ جیل اور دہلی میں آشا کرن شیلٹر ہوم کے دورے پر بھی لے جایا گیا۔ انہیں مختلف سرکاری اداروں کی کارگردگی، انسانی حقوق کے تحفظ کے طریقہ کار، زمینی حقائق اور معاشرے کے کمزور طبقات کے حقوق کے تحفظ کے لیے درکار اقدامات کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔ انہوں نے بک ریویو، گروپ ریسرچ پروجیکٹ پریزنٹیشن اور تقریری مقابلے کے فاتحین کا بھی اعلان کیا۔

ایرو اسپیس خلائی شعبہ کے مستقبل کی گواہی کا منتظر ہے/ راجناتھ سنگھ

نئی دہلی// مرکز یوزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے اتوار کو کہا کہ وہ بنگلورو میں 'ایرو انڈیا کے 15 ویں ایڈیشن میں شرکت کریں گے جس میں جدید دفاعی ٹیکنالوجی اور عالمی ہوابازی کی عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا جائے گا۔ 'ایرو انڈیا کو ایشیا کا سب سے بڑا ایئر شو کہا جاتا ہے، اور اس کی میزبانی جنوبی شہر یلہانکا کے ایئر فورس اسٹیشن پر کی جاتی ہے۔ وزیر دفاع نے ایکس پر پوسٹ کیا،" دو سالہ ایرو انڈیا کے 15 ویں ایڈیشن میں شرکت کے لیے بنگلور کے لیے نئی دہلی سے روانہ ہو رہا ہے۔ ایرو۔ انڈیا 2025 جدید دفاعی ٹیکنالوجیز اور عالمی ہوابازی کی عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کرے گا۔ ایرو اسپیس سیکٹر کے مستقبل کا مشاہدہ کرنے کے منتظر ہیں۔ دفاعی پیداوار کے محکمے نے بھی ایکس پر 10 فروری کے شو کے بارے میں ایک اپ ڈیٹ شیئر کیا جو کہ 10 فروری کو ہوگا۔ اتوار کو ایکس پر ایک پوسٹ میں، محکمہ نے کہا کہ وزیر دفاع 10 فروری کو ایرو انڈیا 2025 میں 'انڈیا پویلین کا افتتاح کریں گے۔ 'ایرو انڈیا ایک دو سالہ ہوائی شو اور ہوابازی کی نمائش ہے جو بنگلورو میں منعقد ہوتی ہے، جس کا اہتمام دفاعی نمائش آرگنائزیشن، دفاعی پیداوار کے محکمہ، وزارت دفاع کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ یہ ہندوستان کی اہم ایرو اسپیس اور دفاعی نمائش ہے جہاں عالمی ایرو ویندرز اور ہندوستانی فضائیہ (IAF) پیچھے سے پیچھے ایرو بیٹک فلائنگ ڈسپلے کے ساتھ شائقین کو پرجوش کرتے ہیں۔ عہدیداروں نے بتایا کہ ایک فلیگ شپ ایونٹ 'ایرو انڈیا عالمی صنعت کے رہنماؤں، سرکاری حکام، ٹیکنالوجی ماہرین اور دفاعی سکت عملی کے ماہرین کو ایک چھت کے نیچے اکٹھا کرتا ہے۔ وزارت دفاع نے ایرو انڈیا 2025 سے قبل کہا کہ" یہ تقریب نہ صرف ملک کی تکنیکی صلاحیتوں اور اختراعات کو ظاہر کرتی ہے بلکہ بین الاقوامی تعاون اور اسٹریٹجک ڈائیلاگ کے لیے ایک متحرک پلیٹ فارم بھی فراہم کرتی ہے۔

وزیر اعظم کا دورہ امریکہ عالمی جامع اسٹریٹجک پارٹنرشپ کو استوار کریگا/ حکام

نئی دہلی// وزیر اعظم نریندر مودی کا دورہ امریکہ مضبوط ہندوستان-امریکہ عالمی جامع اسٹریٹجک پارٹنرشپ کو استوار کرنے اور تمام شعبوں میں باہمی فائدہ مند اور بھروسہ مند تعلقات کے لئے ایک بلند حوصلہ اجاتی ایجنڈا طے کرنے کا موقع فراہم کرے گا۔ ایک سرکاری بیان میں کہا گیا ہے کہ پی ایم مودی امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی دعوت پر 12- 13 فروری کو امریکہ کا دورہ کریں گے۔ صدر ٹرمپ کے دوسری مدت کے لیے عہدہ سنبھالنے کے بعد دونوں رہنماؤں کے درمیان یہ پہلی ملاقات ہے۔ اس سے پہلے، پی ایم مودی نے جون 2017 میں امریکہ کا دورہ کیا تھا اور فروری 2020 میں ہندوستان کے سرکاری دورے کے لیے صدر ٹرمپ کی میزبانی کی تھی۔ دونوں رہنماؤں نے نومبر 2024 سے (6 نومبر 2024 اور 27 جنوری 2025 کو) دو بار فون پر بات بھی کی ہے۔ نئی انتظامیہ کے ساتھ ابتدائی مصروفیت میں، وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے ٹرمپ کی افتتاحی تقریب میں وزیر اعظم کی نمائندگی کی۔ دورے کے دوران، جے شنکر نے سکریٹری آف اسٹیٹ مارکو روبیو سے بھی ملاقات کی اور جنوری میں کواڈ وزرائے خارجہ کی میٹنگ میں شرکت کی۔ ٹرمپ انتظامیہ کے پہلے دور میں، ہند-بحرالکاہل کے علاقے نے امریکی خارجہ پالیسی میں ایک اہم اسٹریٹجک علاقے کے طور پر خاصی توجہ حاصل کی۔ جاپان، آسٹریلیا، امریکہ اور ہندوستان کے ساتھ کنسرٹ میں چار فریقی مکالمے کو تقویت ملی۔ ٹرمپ انتظامیہ نے اعلیٰ سرکاری سطح کے مکالمے سے وزارتی سطح کے مکالمے تک کواڈ کو فروغ دینے میں پیش قدمی کی۔ بائیڈن انتظامیہ کے تحت کواڈ کو قائدین کے سربراہی اجلاس میں شامل کیا گیا۔ فروری 2020 میں صدر ٹرمپ کے دورہ ہند کے دوران ہندوستان-امریکہ تعلقات کو جامع عالمی اسٹریٹجک پارٹنرشپ تک بڑھا دیا گیا تھا۔

کسان سیاسی طاقت اور اقتصادی صلاحیت رکھتے ہیں انہیں کسی کی مدد پر انحصار نہیں کرنا چاہیے/ نائب صدر

نئی دہلی// نائب صدر جمہوریہ ہند جگدیپ دھنکڑ نے آج کہا کہ کسان فراہم کنندہ ہیں اور انہیں کسی کی مدد پر انحصار نہیں کرنا چاہیے۔ چتوڑ گڑھ میں "اکھل میواڑ ریجن جاٹ مہاسبھا" سے خطاب کرتے ہوئے نائب صدر جمہوریہ نے کہا" جب کسانوں کی اقتصادی حالت بہتر ہوتی ہے تو ملک کی حالت بھی بہتر ہوتی ہے۔ آخر کار، کسان ہی فراہم کنندہ ہیں اور انہیں کسی کی طرف دیکھنے یا کسی پر انحصار کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ کسان اپنے مضبوط محنتی ہاتھوں کے ساتھ سیاسی طاقت اور اقتصادی صلاحیت رکھتے ہیں۔" انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا" چاہے کچھ بھی ہو جائے، چاہے کتنی ہی رکاوٹیں آئیں، کوئی بھی بھارت کی ترقی کے سفر میں کسانوں کے کردار کو کمزور نہیں کر سکتا۔ آج کی حکمرانی کے نظام کا کسانوں کے تئیں جھکاؤ ہے۔" پچھلی سال قبل ہونے والی جاٹ ریزرویشن تحریک کو یاد کرتے ہوئے، انہوں نے کہا" میں یہاں پچیس سال بعد آیا ہوں، اور پچیس سال پہلے یہاں ایک عظیم کام انجام پایا تھا۔ سماجی انصاف کی جدوجہد کا آغاز ہوا، اور جالوں سمیت کچھ دیگر ذاتوں کو ریزرویشن ملا۔ یہ پہل 1999 میں شروع ہوئی، جب سماج کے نامور افراد موجود تھے۔ میں بھی ان میں شامل تھا۔ ہم نے یہاں، اس مقدس سرزمین دیونگری، میواڑ کے ہر یدوار میں بنیاد رکھی اور کامیابی حاصل کی، اور آج اس کوشش کے نتائج ملک اور ریاست کی انتظامی خدمات میں نظر آرہے ہیں۔ اسی سماجی انصاف اور ریزرویشن کی بنیاد پر، جنہیں اس سے فائدہ پہنچا، وہ آج حکومت میں اہم عہدوں پر فائز ہیں۔ میری ان سے درخواست ہے پیچھے مڑ کر دیکھیں اور کبھی نہ بھولیں کہ اسی سماج کی حمایت اور کوششوں نے ہمیں سماجی انصاف دیا... جب بھی کوئی تحریک چلتی ہے، خاص طور پر ریزرویشن سے متعلق، لوگ خوفزدہ ہو جاتے ہیں، تشدد پر اتر آتے ہیں اور حادثات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس مقدس سرزمین پر، میرا سر فخر سے بلند ہے اور میرا سینہ چوڑا ہے کیونکہ ہماری سماجی انصاف کی تحریک دنیا کی سب سے بڑی مثال ہے۔ یہاں کوئی بدنظمی نہیں ہوئی، کوئی تشدد نہیں ہوا۔"

بھارت کا نیوکلیئر انرجی مشن ایک جرات مندانہ انقلاب

نئی دہلی// ہندوستان کے 2025- 26 کے بجٹ میں ایک تبدیلی والے "جوہری توانائی کے مشن" کے لیے 20,000 کروڑ (2.3 بلین امریکی ڈالر) مختص کیے گئے ہیں، جس کا مقصد ملک کے توانائی کے بنیادی ڈھانچے کی بنیاد کے طور پر جوہری توانائی کو قائم کرنا ہے۔ مشن کا ایک کلیدی جزو چھوٹے ماڈیولر ری ایکٹرز (SMRs) کی تحقیق اور ترقی ہے، جس کا ہدف 2033 تک کم از کم پانچ مقامی طور پر ڈیزائن کردہ SMRs کو فعال کرنا ہے، جو توانائی کی آزادی اور سلامتی کی ضرورت کے تحت کارفرما ہے۔ اس مشن میں اہم قانون سازی کی تبدیلیاں شامل ہیں، جوہری توانائی کے ایکٹ 1962 میں ترمیم اور نیوکلیئر ڈیمیج ایکٹ 2010 کے سول لائبیلٹی میں ترمیم کرنا، جوہری توانائی کے منصوبوں میں نجی شعبے کی شرکت کی حوصلہ افزائی کے لیے، ایک انقلابی اقدام کو سراہا گیا۔ پرائیویٹ سیکٹر کی اس شمولیت سے سرمایہ کاری کو راغب کرنے، اختراع کی حوصلہ افزائی کرنے، اور جوہری توانائی کے شعبے کے اندر بنیادی ڈھانچے کی ترقی کو بڑھانے کی امید ہے، جو ہندوستان کے غلائی شعبے میں کامیاب ماڈل کی عکاسی کرتی ہے۔

بھارت نے امریکہ سے تہور رانا کی حوالگی کا مطالبہ کیا

نئی دہلی// امریکی سپریم کورٹ کی جانب سے حوالگی کے خلاف تہور رانا کی اپیل خارج کیے جانے کے بعد، ہندوستانی وزارت خارجہ امریکی حکام کے ساتھ ان کی ہندوستان منتقلی کے لیے لاجسٹک انتظامات کو حتمی شکل دینے کے لیے سرگرم عمل ہے۔ رانا، 2008 کے ممبئی دہشت گردانہ حملوں میں ملوث ہونے کے الزام میں مجرم قرار دیا گیا تھا جس میں 174 افراد ہلاک ہوئے تھے، نے امریکہ میں تمام قانونی آپشنز کو ختم کر دیا تھا، جس سے اس کی حوالگی کی راہ ہموار ہو گئی تھی۔ وزارت خارجہ امور نے تصدیق کی کہ وہ رانا کی واپسی کو تیز کرنے کے لیے امریکہ کے ساتھ طریقہ کار کے معاملات پر کام کر رہے ہیں، ان کے دستیاب ہوتے ہی اپ ڈیٹس کا وعدہ کیا گیا ہے۔

ملک کی ترقی اور خوشحالی کیلئے حکومت اور آر بی آئی مل کر کام کریں گے/ وزیر خزانہ

نئی دہلی// وزیر خزانہ نرملا سیتارامن نے ہفتہ کو کہا کہ حکومت کی مالیاتی پالیسی اور ریزرو بینک آف انڈیا کے مالیاتی اقدامات کا مشترکہ اثر کھپت اور نجی سرمایہ کاری کو فروغ دینے میں مدد کرے گا اور اس طرح اقتصادی ترقی کو تیز کرے گا۔ دہلی میں مرکزی بینک کے بورڈ کے ساتھ میٹنگ کے بعد میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے، سیتارامن نے کہا کہ کھپت سے چلنے والے نمو کے محرکات کو واضح طور پر متعدد فورموں کے ذریعہ محسوس کیا جا رہا ہے جنہیں سرمایہ کاری کے فیصلے کرنے ہوتے ہیں۔" میں اسے ایک مثبت نشانی کے طور پر دیکھتی ہوں اور (آر بی آئی کی طرف سے جمعہ کی شرح میں کمی (کے ساتھ، چیزیں ایک ساتھ صف بندی میں چل سکتی ہیں۔ وزیر نے اس بات پر بھی زور دیا کہ حکومت ترقی کو بڑھانے اور افراط زر پر قابو پانے کے لیے آر بی آئی کے ساتھ اچھی طرح سے مربوط انداز میں کام کرتی رہے گی۔ آر بی آئی کے گورنر سنجے ملہوترا نے کہا کہ مارکیٹ کی قوتیں امریکی ڈالر کے حوالے سے روپے کی قدر کا فیصلہ کرتی ہیں اور مرکزی بینک کرنسی کی قدر کی روزانہ کی نقل و حرکت کے بارے میں فکرمند نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی بینک درمیانی سے طویل مدت میں روپے کی قدر پر توجہ دیتا ہے۔ قیمت میں اضافے پر امریکی ڈالر کے مقابلے روپے کی قدر میں کمی کے اثرات پر گورنر نے کہا کہ روپے کی نسبتاً قدر میں 5 فیصد کمی گھریلو افراط زر کو 30- 35 بی پی ایس کی حد تک متاثر کرتی ہے۔ گورنر نے مزید کہا کہ آر بی آئی عائشی اور پائیدار، بینکاری نظام کی لیکویڈیٹی ضروریات کا جواب دینے میں چست ہو گا۔ یکم فروری کو پیش کیے گئے 2025- 26 کے بجٹ میں، مرکزی حکومت نے مالی سال 25 کے لیے اپنے مالیاتی خسارے کا تخمینہ 4.9٪ سے کم کر کے جی ڈی پی کے 4.8٪ کر دیا۔ اس نے مالی سال 26 کے لیے 4.4 فیصد خسارے کا بجٹ بھی پیش کیا، جسے انسداد افراط زر کے اقدامات میں مدد کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔

بھارت کا آئندہ ہدف 10 بلین ڈالر کی ٹیک ٹیکسٹائل برآمدات ہے/ مارگریتا

نئی دہلی// مرکزی حکومت کا مقصد اپنے نیشنل ٹیکنیکل ٹیکسٹائل مشن کے تحت 10 بلین ڈالر مالیت کے تکنیکی ٹیکسٹائل کی برآمد کو ہدف بنانا ہے۔ ٹیکسٹائل کے وزیر مملکت پیمتورا مارگریتا نے اس ہفتے راجیہ سبھا کو مطلع کیا۔ تکنیکی ٹیکسٹائل میں ہندوستان کو ایک عالمی رہنما کے طور پر پوزیشن دینے کے لیے یہ مشن 2020- 21 میں شروع کیا گیا تھا اور اسے 2025- 26 تک بڑھا دیا گیا ہے، جس کے مالی اخراجات 1,480 کروڑ روپے ہیں۔ اس وقت ہندوستان کی تکنیکی ٹیکسٹائل کی برآمدات مبینہ طور پر 2 بلین امریکی ڈالر سے 3 بلین امریکی ڈالر کے درمیان ہیں۔ تکنیکی ٹیکسٹائل کی تعریف ٹیکسٹائل مواد اور مصنوعات کے طور پر کی جاتی ہے جو بنیادی طور پر مختلف اعلیٰ صنعتوں میں اپنی تکنیکی کارکردگی کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ مشن کے تحت چار وسیع اجزاء ہیں: ان میں پہلا حصہ تحقیق، اختراع اور ترقی ہے، جس کے لیے 1,000 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ اگلے اجزاء 50 کروڑ روپے مختص کے ساتھ فروغ اور مارکیٹ کی ترقی ہیں۔ 10 کروڑ روپے کے ساتھ برآمدی فروغ؛ اور 400 کروڑ روپے کے اخراجات کے ساتھ تعلیم، تربیت اور ہنر کی ترقی۔

سفارتی احاطے کی حفاظت میزبان حکومت کی ذمہ داری ہے/ وزارت خارجہ

نئی دہلی// وزارت خارجہ امور کی طرف سے جمعہ کو ایک خصوصی بریفنگ میں، سکریٹری خارجہ وکرم مصری نے ڈھاکہ میں شیخ مجیب الرحمن کی رہائش گاہ کی توڑ پھوڑ کے بارے میں سوالات کا جواب دیا۔ انہوں نے کہا کہ" آپ ہمارے اس بیان سے واقف ہیں جو ہم نے حال ہی میں شیخ مجیب کی رہائش گاہ سے متعلق افسوسناک واقعات کے حوالے سے دیا ہے۔ ہم یہ بھی بتانا چاہیں گے کہ سفارتی احاطے کی حفاظت میزبان حکومت کی ذمہ داری ہے، اور مجھے اس میں کوئی شک نہیں کہ بنگلہ دیشی حکام اس سلسلے میں اپنی ذمہ داریوں سے پوری طرح آگاہ ہیں۔" ڈھاکہ ٹریبیون کی رپورٹ کے مطابق بدھ کو ایک ہجوم نے ڈھاکہ میں رحمان کی رہائش گاہ پر توڑ پھوڑ کی۔

مودی حکومت نے ایک سال میں بنیادی ڈھانچے کی ترقی پر 11 لاکھ کروڑ روپے خرچ کیے/ سندھیا

نئی دہلی// مرکزی وزیر جیوتر ادتیہ سندھیا نے ہفتہ کو کہا کہ مودی حکومت نے پچھلے ایک سال میں بنیادی ڈھانچے کی ترقی پر 11 لاکھ کروڑ روپے خرچ کیے ہیں، جب کہ کانگریس کی قیادت والی یو پی اے حکومت اس محاذ پر سالانہ صرف 2 لاکھ کروڑ روپے خرچ کرتی تھی۔ حال ہی میں پیش کیے گئے مرکزی بجٹ میں کی گئی مختلف دفعات کو اجاگر کرنے کے لیے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ بجٹ ہندوستان کو خود کفیل بنائے گا اور اس کا مقصد اسے 2047 تک 'وشوا گورو کے طور پر قائم کرنا ہے۔ انہوں نے کہا،" وزیر اعظم نریندر مودی نے ہمیشہ کہا ہے کہ وہ غریب، کسان، خواتین اور نوجوانوں کو ہمارے ملک میں صرف چار ذاتیں سمجھتے ہیں، اور یہ بجٹ ان چار زمروں پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ پچھلے ایک سال میں، بنیادی ڈھانچے پر 11 لاکھ کروڑ روپے خرچ کیے گئے ہیں۔ یو پی اے اس محاذ پر صرف 2 لاکھ کروڑ روپے خرچ کرتا تھا۔ ان کے مطابق، گزشتہ ایک سال میں 2,031 کلومیٹر کی ریلوے لائنیں بچھائی گئی ہیں اور 6,000 کلومیٹر لمبی قومی شاہراہیں تعمیر کی گئی ہیں۔ ٹیلی کام کے شعبے میں کنیکٹیویٹی کو بہتر بنانے کے لیے 10,700 گاؤں میں ٹاور لگائے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ماضی میں، ہندوستان میں 90 فیصد فون درآمد کیے جاتے تھے، اب، 90 فیصد فون ہندوستان میں تیار کیے جا رہے ہیں اور 1.28 لاکھ کروڑ روپے کے یونٹ برآمد کیے جا رہے ہیں۔ سندھیا نے مزید کہا کہ عالمی شرح نمو 3.2 فیصد پر پھنسی ہوئی ہے، جبکہ ہندوستان کی شرح 6.5 فیصد ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہینکوں پر نان پرفارمنگ اثاثوں (این پی اے) کا بوجھ تھا، جسے کانگریس اور یو پی اے حکومت نے وراثت کے طور پر پیچھے چھوڑ دیا تھا۔" 2014 میں، این پی اے 11.5 فیصد تھا، جو اب کم ہو کر 2.6 فیصد پر آ گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ این ڈی اے حکومت نے ملک کی مالی حالت کو بہتر کیا ہے۔ ہندوستان کی برآمدات 600 بلین امریکی ڈالر تک پہنچ گئی ہیں اور زرمبادلہ کے ذخائر 705 بلین امریکی ڈالر ہیں۔ وزیر نے کہا کہ ملک کے پاس پوری دنیا میں زرمبادلہ کے چوتھے بڑے ذخائر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ زراعت کے شعبے میں 3.5 فیصد اضافہ ہوا ہے اور مدھیہ پردیش نے سب سے زیادہ حصہ ڈالا ہے، جس میں 6.5 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ سندھیا نے کہا،" ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان 2027 تک تیسری سب سے بڑی معیشت بن جائے۔" ہندوستان اگلے دو سالوں میں جرمنی اور جاپان کو پیچھے چھوڑ دے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہدف یہ ہے کہ ہندوستان 2028 تک 5 ٹریلین امریکی ڈالر اور 2030 تک 6 ٹریلین امریکی ڈالر کی معیشت ہوگا۔ دنیا میں کہیں بھی ہندوستانی محکمہ ڈاک جیسی اسٹیبلشمنٹ نہیں ملے گی، جس میں 1.64 لاکھ ڈاک خانے اور چار لاکھ پوسٹ مین ہوں۔

آو کسی غریب ومحتاج کوسہارا دیں

از قلم ۔ مفتی محمد ضیاء

اسلام پوری دنیا کے لئے مکمل نظام حیات ہے اسلام میں ہر ایک کے حقوق کا خیال رکھا گیا ہے۔اللہ عزوجل نے اپنے بندوں کو بے یارو مددگار نہیں چھوڑا۔ ہر ایک کے لیے ایسے اسباب و ذرائع ابلاغ مہیا کر دیا ہے۔کہ اللہ عزوجل کے بندے آسانی کے ساتھ زمین پر رہ کر اپنی زندگی کے شب و روز شائستگی اور شگفتگی کے ساتھ بسر کر سکے۔یتیم ومفلس ونادار اور لاوارث بچوں کے بھی معاشرتی حقوق ہیں۔ان کی مکمل کفالت اور ان کے حقوق کی پاسداری ہے۔اور اس سے صرف نظر کر لینا ان کے حقوق کے تقدس کی پامالی ہے اسلامی تعلیمات ہر طرح سے اپنے چاہنے والوں کے لیے مکمل نظام زندگی بیان کرتی ہے چاہے وہ معاشراتی زندگی ہو یا کہ سیاسی زندگی ہو یا انفرادی زندگی ہو یا اجتماعی زندگی ہو اس وقت جو بات موضوع بحث ہے وہ ہے معاشرے کے ایک خاص حکم کی جو ہمارے معاشرے کو تباہ وبرباد ہونے سے روکتا ہے میری مراد ہے غرباء ومساکین اور مساکین کی دل جوئی اور ان سے الفت ومحبت ان کی ضروریات زندگی کا پاس ولحاظ اور ہمدردی وغمگساری اسلام کی ایسی پاکیزہ تعلیمات ہیں جو معاشرے کو تباہ وبرباد ہونے سے بچاتی ہیں۔

محتاجوں، غریبوں، یتیموں، اور ضرورت مندوں کی مدد، مزاج پرسی، حاجت روائی اور اور دل جوئی کا پس ولحاظ کرنا اسلام کا بنیادی درس (نقطہ نظر) ہے۔دوسروں کی امداد کرنا اور ان کے ساتھ حتی المقدور تعاون کرنا ان کے لیے روز مرہ کی ضرورت کی اشیاء فراہم کرنا دین اسلام نے کار ثواب اور اللہ عزوجل کو راضی کرنے کا نسخہ کیمیا بتایا ہے۔خالق کائنات اللہ عزوجل نے امیروں کو اپنے مال میں سے غریبوں کو دینے کا حکم دیا ہے صاحب استطاعت پر واجب ہے کہ وہ مستحقین کی حتی الیمان مدد کرے۔قرآن مجید میں ارشاد باری تعالی ہے۔۔

سورۃ البقرۃ **177** ترجمہ * کچھ اصل نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو ہاں اصل نیکی یہ ہے کہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور راہ گیر اور سائلوں کو اور گردنیں چھوڑنے میں اور نماز قائم رکھے اور زکوۃ دے اور اپنا قول پورا کرنے والے جب عہد کریں اور صبر والے مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت یہی ہیں جنھوں نے اپنی بات سچی کی اور یہی پرہیزگار ہیں

* (ترجمہ کنزالایمان) اور دوسرے مقام پر اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا

* ی وابن **215** ترجمہ * تم سے پوچھتے ہیں۔کیا خرچ کریں تم فرماؤ جو کچھ مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں محتاجوں اور راہ گیر کے لیے ہے اور جو بھلائی کرو بیشک اللہ اسے جانتا ہے * (کنزالایمان) ان لوگوں کی مثال جو اپنا مال اللہ پاک کی خوشنودی کی طلب میں دل کی خوشی سے خرچ کرتے ہیں۔تو وہ لوگ تنگ دستی اور حاجت کے وقت میں بھی اللہ عزوجل کی راہ میں خرچ کریں قرض حسن یا صدقات وخیرات کے لیے لازم و ضروری نہیں ہے کہ ہم ایک بڑی رقم ہی خرچ کریں یا اسی وقت امت مسلمہ کی مدد کریں۔جب ہمارے پاس دنیاوی وسائل بالکل ہی نہ ہوں بلکہ تنگ دستی کے دنوں میں بھی ہمیں حسب استطاعت مدد کرنے کے لیے پیش پیش رہنا چاہیے۔

ترجمہ وہ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں خوشی میں اور رنج میں (کنزالایمان) ان کے رب کی طرف سے اس کے بدلے میں گناہوں کی معافی اور ایسی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں مفسر قرآن صدر الافاضل سید نعیم الدین علیہ الرحمہ اس آیت کریمہ کی تفسیر بیان فرماتے ہیں یعنی ہر حال میں خرچ کرتے ہیں۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اللہ کے محبوب دانائے غیوب منزہ عن العیوب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خرچ کرو تم پر خرچ کیا جائے گا یعنی خدا کی راہ میں دو تمہیں اللہ عزوجل کی رحمت سے ملے گا (بخاری ومسلم شریف) سماجی کامیابی کا بنیادی مقصد معاشرے کے محتاجوں، بکسوں، اور معزوروں، بیماروں، بیواؤں، غریبوں، یتیموں لوگوں کی دیکھ بھال اور ان کی فلاح وکامرانی ہے اور ضروریات زندگی کا خیال رکھنا درس عظیم ہے۔

اسلامی تعلیمات کا اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں اس حوالے سے متعدد مقامات پر مختلف طریقوں سے حکم دیا ہے ان کی دل جوئی کی جائے انہیں بے سہارا نہ چھوڑا جائے مگر ایک بات کا ہم سب کو خصوصیت کے ساتھ خیال رکھنا چاہیے انہیں صدقات و خیرات وعطیات دے کر ان پر احسان نہ جتایا جائے کیونکہ دے کر احسان جتانا تمہاری نیکی کو برباد کر دے گا۔اللہ عزوجل قرآن مجید میں میں مومنین سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا کہ اے ایمان والو اپنے صدقات ضائع نہ کر دو لینے والوں کو ایذا دے کر آج ہماری قوم حال یہ ہو چکا ہے غریبوں کی مدد کرتے وقت کچھ مال اس کے ہاتھ میں دے کر تصاویر لی جاتی ہے اس تصویر کو فیس بک پر اپلوڈ کرتے ہیں اور اخبارات وغیرہ میں بھی نکلواتے ہیں اس غریب عزت دار کی عزت کا جنازہ نکلتے ہیں اس طرح کا یہ فعل بدترین گناہ ہے لہذا اس قبیح عمل سے ہماری قوم کو پرہیز کرنا چاہیے یہ تھوڑے ہی آپ ہم ان پر کوئی احسان کر رہے ہیں جو انہیں سرعام رسوا کر رہے ہیں یہ تو عین عبادت اور حکم ربی ہیا گر ہم اس سے صرف نظر کر لیں تو یقینا یہ ہمارے ایمان کے لیے کوئی سعادت مندی کی بات تھوڑی ہوگی۔

اے ہماری قوم کے خیر خواہوں ان غرباء ومحتاجوں کی بے کسی کا تماشا مت بناؤ۔ان کی عزت وتوقیر کو سر بازار نیلام مت کرو یہ اسلام کی تعلیمات نہیں ہے بلکہ ابلیسی مکر وفریب ہے ورنہ حکم تو یہ ہے لینے والا ہاتھ بہتر ہے دینے والے سے۔احادیث مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں بار ہا اس بات کی تاکید کی گئی ہے کہ یتیموں محتاجوں مفلسوں کی امداد کی جائے اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آیا جائے۔سرکار مدینہ سلطان باقرینہ قرار قلب وسینہ فیض گنجینہ صاحب معطر پسینہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خود بھی ایسا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو یتیموں کے والی غریبوں کے مولی ملجا تھے آپ کی چشم مبارک نم ہو جاتی تھی جب کسی لاچار ومفلس کو دیکھ کر۔

اللہ کے نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے یتیموں اور مسکینوں محتاجوں کے بارے میں اپنی امت کے خیر خواہوں کو کیا کیا تعلیم دیا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے دل کے سخت ہو جانے کے بارے میں ذکر کیا تو کریم آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اگر تم اپنے دل کو نرم کرنا چاہتے ہو تو مسکینوں کو کھانا کھلاؤ اور یتیموں کے سر پر ہاتھ رکھو۔حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کثرت سے ذکر الٰہی مشغول رہتے عام بات چیت بہت کم فرماتے۔آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نماز کو طول فرماتے اور خطبے کو مختصر اور آپ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بیواؤں اور مسکینوں کی حاجت روائی کرنے کے لیے ان کے ساتھ چلنے میں کوئی عار محسوس نہیں فرماتے تھے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علی وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کا مقصد صرف اللہ عزوجل کی خوشنودی حاصل کرنا تھا۔

تو اس کے لیے ہر اس بال کے بدلے نیکیاں ہیں جس جس بال کو اس کا ہاتھ لگا تھا جس نے اپنی زیر کفالت کسی یتیم بچی یا بچے کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو وہ اور میں جنت میں اس طرح ہوں گے۔آپ کریم اقا نے اپنی شہادت کی انگشت مبارکہ اور درمیانی انگشت مبارک میں تھوڑا سا فاصلہ رکھا۔ترجمہ۔نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہونگے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشت شہادت اور بیچ والی انگشت مبارک سے اشارہ کیا حضرت مصعب بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ (ان کے والد) حضرت سعد رضی اللہ تعالی عنہ کو یہ خیال ہوا کہ انہیں اپنے سے کم تر لوگوں پر فضیلت حاصل ہے تو نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ تو انھیں کمزوروں کی وجہ سے مدد کیے اور رزق دیئے جاتے ہو۔(بخاری شریف) ان احادیث مبارکہ کی روشنی میں یہ بات سمجھ میں آ گئی ہوگی کہ ان لاچار ومفلس ونادار لوگوں کی مدد کرنا حکم نبوی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور مسکینوں کی حاجت روائی کرنے کے لیے ان کے ساتھ چلنے میں کوئی عار محسوس نہیں فرماتے تھے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علی وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کا مقصد صرف اللہ عزوجل کی خوشنودی حاصل کرنا تھا۔

ایسا کچھ بھی نہیں میرے عزیزوں ہم جو رمضان المبارک کے پہلے عشرے کے اختتام پر ہی اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اپنے بچوں کے مختلف انواع واقسام کی خریداری کرتے ہیں رقم الحروف کا ملت اسلامیہ کے لوگوں سے سوال ہے کیا یہ یتیم بچے بیوائیں اپنی ضروریات صرف ایک دن پہلے ہی عید کی پوری کر سکتے ہیں ایک بار دل پر ہاتھ رکھ کر سوچے کہ اللہ عزوجل نہ کرے اگر یہ ہمارا بچہ ہوتا اگر یہ بیوہ ہماری بہن یا بیٹی ہوتی تو کیا تب بھی ہم اس کی اعانت ایسے ہی کرتے ہرگز نہیں۔تو پھر رسول رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی امت کے بچوں اور بیواؤں سے یہ سلوک رکھنا ہم باعث فخر ومسرت سمجھتے ہیں۔زیادہ بہتر یہ ہوتا کہ ان کی مدد پہلے سے ہی کی جاتی تا کہ یہ اپنی ہلکی پھلکی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے پریشان نہ رہتے۔*

دوسری * ہم یہ جو ایک دو روپیہ یا زیادہ سے زیادہ دس بیس روپیہ کسی غریب ومحتاج کو تھما دیتے ہیں اس سے تو ممکن ہی نہیں کہ یہ اپنی ضروریات کو پورا کر سکیں بہتر یہ ہوتا کہ اگر ہم ان کی کم از کم کوئی ایسی ضرورت خود ہی پوری کرتے جو ان کو حاجت ہوتی یہ بات بھی کوئی فرض عین نہیں ہے کہ جو صدقہ فطر کی رقم مقرر کی گئی ہے اس سے زائد ایک روپیہ بھی نہیں دینا ہے میرے بھائی ہم سے جتنا بھی ہو سکے ہماری جتنی استطاعت ہو ہمیں ان کی اعانت کرنا چاہیے اللہ تعالی تو کبھی بھی ہمیں گن گن کر نہیں دیتا بلکہ اللہ پاک کا فرمان ہے تو ہم ایسا کیوں کرتے ہیں۔اللہ عزوجل سے دعا ہے مولی اپنے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے صدقے یتیموں اور مسکینوں محتاجوں وبیواؤں کی اعانت کی توفیق عطاء فرمائے۔آمین یارب العالمین مضمون نگار کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے

گھر بے سہارا (بے یارو مددگار) دردر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں اور اپنی حالات کو یاد کر کے خون کے آنسو بہا رہے ہیں تو وہی پر امت مسلمہ کی ایک کثیر تعداد مختلف شہروں ومختلف ممالک میں کچرے سے کھانے کے چند لقمے چن رہی ہے اور اپنی شکم آگ کیب کو مٹا رہی ہے۔چھوٹے چھوٹے بچے روٹی کے لقمے نہ ملنے کے سبب اپنی بڑیاں رگڑ رگڑ کر اپنی جان جاں آفرین کے سپرد کر رہے ہیں۔

تو ایسے میں ہم بخوبی جانتے ہیں کہ ہمارے یہاں بیواؤں اور یتیموں ومفلسوں کی ایک بڑی تعداد موجود ہے جو کہ بے سہارا وبے کس ہیں جن کے پاس سبحانہ تعالی کے نام کے سوا کچھ بھی نہیں۔میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ عید قریب ہے ایک دن کا فاصلہ ہے پر یتیموں کے گھر میں کھانے کے لالے پڑے ہیں بیوائیں اپنی بے بسی ولاچارگی کی مار کو برداشت کر رہی ہیں پر انکی مدد کرنے والا کوئی موجود نہیں ان کی آنکھوں سے بہتے موتیوں کا سمندر ان کا درد بیان کرنے کو کافی ہے اور وہ بیوائیں اپنے رب کے حضور لرزتے ہوئے ہونٹ اور آنسوؤں کی شکل میں پیش کر کے امداد کی بھیک مانگ رہی ہیں۔اور ایسے بھی یتیموں کی تعداد کچھ کم نہیں ایسے بھی یتیم اور بیوہ ہمارے مابین موجود ہیں جن کے والد وشوہر نے اپنی پوری زندگی ملت اسلامیہ کی بقاوتحفظ کے لئے قربان کر دی تو یہ فریضہ ہم پر بھی اب عائد ہوتا ہے کہ ان بچوں کا خیال رکھیں ان کی بیواؤں کی مدد کریں۔اگر ان کی مدد نہ کی گئی تو یقینا وہ اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اللہ نہ کرے کوئی غلط قدم اٹھالیں کیونکہ لاچارگی انسان سے اس کی پہچان ہی نہیں اس کی عزت وتوقیر بھی چھین لیتی ہے۔

ان مبارک ساعتوں میں ان کی امیدیں بھی ہم سے وابستہ ہیں۔کہ اب امت مسلمہ کے خیر خواہ ہماری مدد کرینگے۔اور ہم بھی اپنا چولھا گرم کریں گے۔تو اے ہم اپنے اس پاس میں اس بات کے لیے کوشاں رہیں کہ کہیں ہمارا حال ایسا تو نہیں کہ جن کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے کہ وہ مومن ہی نہیں جو خود شکم سیر ہو جائے اور اس کا پڑوسی بھوکا پیاسا ہو۔* ایک اور یاد دہانی امت مسلمہ کے خیر خواہوں کے لیے * اکثر وبیشتر ہمارے معاشرے میں اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ ماہ صیام کے آخری عشرے کے آخری دنوں میں صدقات وخیرات دینا زیادہ بہتر ہے۔

ایسا کچھ بھی نہیں میرے عزیزوں ہم جو رمضان المبارک کے پہلے عشرے کے اختتام پر ہی اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اپنے بچوں کے مختلف انواع واقسام کی خریداری کرتے ہیں رقم الحروف کا ملت اسلامیہ کے لوگوں سے سوال ہے کیا یہ یتیم بچے بیوائیں اپنی ضروریات صرف ایک دن پہلے ہی عید کی پوری کر سکتے ہیں ایک بار دل پر ہاتھ رکھ کر سوچے کہ اللہ عزوجل نہ کرے اگر یہ ہمارا بچہ ہوتا اگر یہ بیوہ ہماری بہن یا بیٹی ہوتی تو کیا تب بھی ہم اس کی اعانت ایسے ہی کرتے ہرگز نہیں۔تو پھر رسول رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی امت کے بچوں اور بیواؤں سے یہ سلوک رکھنا ہم باعث فخر ومسرت سمجھتے ہیں۔زیادہ بہتر یہ ہوتا کہ ان کی مدد پہلے سے ہی کی جاتی تا کہ یہ اپنی ہلکی پھلکی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے پریشان نہ رہتے۔*

دوسری * ہم یہ جو ایک دو روپیہ یا زیادہ سے زیادہ دس بیس روپیہ کسی غریب ومحتاج کو تھما دیتے ہیں اس سے تو ممکن ہی نہیں کہ یہ اپنی ضروریات کو پورا کر سکیں بہتر یہ ہوتا کہ اگر ہم ان کی کم از کم کوئی ایسی ضرورت خود ہی پوری کرتے جو ان کو حاجت ہوتی یہ بات بھی کوئی فرض عین نہیں ہے کہ جو صدقہ فطر کی رقم مقرر کی گئی ہے اس سے زائد ایک روپیہ بھی نہیں دینا ہے میرے بھائی ہم سے جتنا بھی ہو سکے ہماری جتنی استطاعت ہو ہمیں ان کی اعانت کرنا چاہیے اللہ تعالی تو کبھی بھی ہمیں گن گن کر نہیں دیتا بلکہ اللہ پاک کا فرمان ہے تو ہم ایسا کیوں کرتے ہیں۔اللہ عزوجل سے دعا ہے مولی اپنے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے صدقے یتیموں اور مسکینوں محتاجوں وبیواؤں کی اعانت کی توفیق عطاء فرمائے۔آمین یارب العالمین مضمون نگار کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے

غاصب اسرائیل فلسطینیوں کیخلاف نسلی امتیاز کا مرتکب

خورشید عالم داؤد قاسمی

غاصب ریاست اسرائیل، اس کی قابض فوجیں اور اس کے غیر مہذب، شدت پسند صہیونی شہری ہر وقت کسی نہ کسی حیلہ اور بہانہ کی تلاش وجستجو میں لگے رہتے کہ کوئی موقع ہاتھ لگے اور بچے کھچے فلسطین پر بمباری شروع کر دیں، فلسطین کے معصوم شہریوں پر راکٹ داغ سکیں، فلسطینیوں کے خلاف بے دریغ اپنے اسلحہ کا استعمال کر سکیں، ان کے خون سے اپنی پیاس بجھا سکیں، ان کی سرسبز وشاداب کھیتی اور ہرے بھرے باغات کو نذر آتش کر کے اپنی درندگی کو سکون پہنچا سکیں۔ابھی اوائل رمضان (**1442**ھ) میں یہ خبر آئی تھی کہ اسرائیلی فوج کے جنگی طیاروں نے وسطی غزہ میں، البریج مہاجر کیمپ کے قریب اور خان یونس کے مقام پر متعدد بار بمباری کی۔انھوں نے جنوبی غزہ میں رفح کے مقام پر میزائل داغا۔ ہر مہینے، دو مہینے میں ایک دو بار اس طرح کی بمباری کرنا اور میزائل داغنا غاصب ریاست کے معمول کا حصہ ہے۔جہاں تک قابض اسرائیلی فوجیوں کی بات ہے، تو اس کا کسی نہ کسی شکل میں فلسطینیوں پر ظلم وجور کرنا، ان کو تکلیف واذیت دینا اور خطرناک اسلحہ سے لیس ہو کر، ان کو خوف زدہ اور دہشت زدہ کرنا، تو بغیر کسی استثناء کے شب وروز کا مشغلہ ہے۔

غاصب ریاست اسرائیل کی طرف سے فلسطین کے خلاف اس طرح کی منظم تباہی وبربادی اور معصوم انسانی جانوں کی ہلاکت پر کسی عالمی طاقت نے ٹوٹس لیکر، اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم سے یا پھر کسی دوسری یونین اور تنظیم کے پلیٹ فارم سے اسرائیل کے خلاف کاروائی کا پرزور مطالبہ نہیں کیا۔جب بھی اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی یا اس کے ذیلی ادارے میں اس طرح کی بات آتی ہے؛ تو محض رسمی طور پر مذمتی قرارداد پاس کر کے، سب کے سب خاموش ہو جاتے ہیں اور اسرائیلی حکومت اپنے طور پر اس قرارداد کو مسترد کر کے، سکون کی سانس لینا شروع کر دیتی ہے۔اگر اقوام متحدہ میں اس سے زیادہ کچھ کرنے کی کوشش کی جائے گی؛ تو امریکہ بہادر اسے ویٹو کرنے کے لیے تیار بیٹھا رہتا ہے۔

ابھی ماہ رواں یعنی بہ روز منگل، **27**/ اپریل **2021** کو ''ہیومن رائٹس واچ'' نے **213** صفحات مشتمل اپنی تفصیلی اور جامع رپورٹ پیش کی ہے۔اس تنظیم نے اپنی رپورٹ میں یہ بات واضح طور پر کہی ہے کہ اسرائیل مقبوضہ علاقوں میں فلسطینیوں اور اپنے عرب شہریوں (وہ فلسطینی جنھوں نے اسرائیلی شہریت اختیار کر لی ہے۔) کے خلاف ''اپارتھائیڈ'' (**Apartheid**) اور ریاستی جبر واستبداد، ظلم وستم کے جرائم کا مرتکب ہو رہا ہے۔اس رپورٹ کے مطابق اسرائیل کی حکمت عملی یہ ہے کہ اپنے عرب شہریوں سمیت مقبوضہ علاقوں کے فلسطینیوں پر یہودی اسرائیلیوں کے تسلط کو قائم رکھا جائے۔''ہیومن رائٹس واچ'' نے اپنی اس رپورٹ میں ''بین الاقوامی عدالت'' سے اپیل کی ہے کہ وہ فلسطینیوں کے خلاف برتی جانے والی نسلی امتیاز کے حوالے سے جانچ کرے اور اس جرم میں ملوث پائے جانے والے لوگوں کے خلاف قانونی کاروائی کرے۔ اپارتھائیڈ (**Apartheid**) انگریزی زبان کا لفظ ہے۔

اس کا معنی ہے: ''ایک ایسا سیاسی نظام جہاں، لوگ واضح طور پر رنگ، نسل، جنس وغیرہ کی بنیاد پر آپس میں منقسم ہوں۔'' یہاں اس رپورٹ میں اس لفظ کا مطلب فلسطینیوں کے خلاف نسلی امتیاز کی ایسی پالیسی ہے جسے غاصب اسرائیل ریاست انجام دے رہی ہے۔یہ عالمی قانون کے تحت انسانیت کے خلاف جرم ہے۔ہیومن رائٹس واچ کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر مسٹر کینتھ روتھ نے صاف صاف یہ بیان دیا ہے کہ اسرائیل چالیس سالوں سے فلسطینیوں کے خلاف نسل پرستانہ جرائم کا ارتکاب کر رہا ہے۔مسٹر کینتھ روتھ نے کھلے لفظوں میں یہ بھی کہا ہے کہ اسرائیلی حکومت پر فلسطینیوں کے خلاف نسل پرستانہ جرائم کے ارتکاب کے ثبوت موجود ہیں۔واضح رہے کہ ہیومن رائٹس واچ حقوق انسانی کی بین الاقوامی تنظیم جو عالمی سطح پر حقوق انسانی کے لیے کام کرتی ہے۔اس کی ہیڈ آفس امریکہ کے نیویارک شہر میں قائم ہے۔

امریکی صدر جو بائیڈن کے اقتدار سنبھالتے ہی، اقوام متحدہ میں قائم امریکی سفیر رچرڈ ملز نے **26**/ جنوری **2021** کو کہا تھا کہ امریکی صدر جو بائیڈن فلسطینیوں کی مدد بحال کرنے اور ٹرمپ انتظامیہ کے دور میں بند کیے گئے فلسطینی سفارتی مشن کو جلد کھولنا چاہتے ہیں۔اس سفیر نے مزید کہا تھا کہ بائیڈن کی پالیسی فلسطین اور اسرائیل کے درمیان جاری تنازع کے دو ریاستی حل کی حمایت پر مبنی ہے۔وہ اسرائیل اور فلسطینیوں کے لیے الگ الگ ریاستوں کے قیام کے حامی ہیں، جہاں اسرائیل کے ساتھ فلسطینی بھی اپنی ایک آزاد ریاست میں جی سکیں۔اس خبر کے بعد، انسانیت پسند لوگوں کو ایک امید جگی تھی کہ امریکہ کی موجودہ انتظامیہ اپنے پیشرو کے غلط فیصلے کو مسترد کرتے ہوئے مظلوم فلسطینیوں کے لیے کچھ مثبت فیصلے لے گی؛ مگر "ہیومن رائٹس واچ" کی اس رپورٹ کے آتے ہی بائیڈن انتظامیہ نے بھی امید کے برخلاف اس رپورٹ کو مسترد کر دیا اور اسرائیل کو بچانے کے لیے میدان میں آ گئی۔ وائٹ ہاؤس کی ترجمان جین ساکی نے یہ بیان دیا ہے کہ ہیومن رائٹس واچ کی طرف سے اسرائیل کے خلاف جو رپورٹ آئی ہے اور جس میں اسرائیل پر نسل پرستی کا الزام لگایا گیا ہے، وہ ہمارے موقف کے خلاف ہے۔ان کا کہنا ہے کہ امریکہ ہر سال انسانی حقوق کی تحقیقات کرتا ہے اور اس حوالے سے ایک رپورٹ شائع کرتا ہے۔امریکی محکمہ خارجہ نے اسرائیل کے حوالے سے کبھی بھی ایسی اصطلاح استعمال نہیں کی۔

جہاں ایک طرف ''ہیومن رائٹس واچ'' کی یہ تفصیلی رپورٹ **27**/ اپریل **2021** کو آئی، وہیں دوسری طرف بیروت میں منعقد ہونے والی عرب پارلیمنٹ اجلاس کی طرف سے، اسی دن ایک بیان جاری کیا گیا۔اس کا ایک حصہ یہاں پیش کیا جاتا ہے۔اس کے بعد، ہم اس پر بھی غور کریں گے کہ یہ بیان کتنا موثر ثابت ہوگا۔بیان میں کہا گیا ہے کہ پارلیمنٹ انسانی حقوق کی تنظیموں، قومی پارلیمنٹس اور بین الاقوامی پارلیمانی یونینوں سے وابستہ بین الاقوامی تنظیموں سے اسرائیل پر دباؤ ڈالنے، قانونی احتساب کے اصول کو فعال کرنے اور اس قابض ریاست اور اس کے آبادکاروں کے خلاف کارروائی پر زور دینے کا مطالبہ کرتا ہے۔بیان میں مزید یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسرائیل ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت بیت المقدس کیہمارے فلسطینی بھائیوں کو جبر وتشدد کے ذریعے اپنے گھر بار چھوڑنے پر مجبور کر رہا ہے۔ اسرائیلی ریاست بیت المقدس کی آئینی اور آبادیاتی حیثیت تبدیل کرنے کے لیے یہودی آبادکاروں کا فلسطینی آبادی پر غلبہ اور تسلط قائم کرنا چاہتی ہے۔عرب پارلیمانی یونین نے بین الاقوامی برادری، سلامتی کونسل اور دنیا کے تمام آزاد ضمیر انسانوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ قابض ریاست اسرائیل کے فلسطینیوں کے خلاف جاری سنگین جرائم کی روک تھام کے لیے آواز بلند کریں۔واضح رہے کہ ''عرب پارلیمنٹ'' عرب لیگ کا ایک ذیلی ادارہ ہے جو **27**/ دسمبر **2002** کو قائم ہوا۔عرب ممبر ممالک میں سے ہر ایک کی طرف سے تقریبا چار چار افراد اس پارلیمنٹ کے رکن ہیں۔

ایک طرف عرب پارلیمنٹ کا یہ بیان ہے؛ جب کہ دوسری طرف کچھ عرب ممالک کے عملی اقدامات ہیں۔ اب ان دونوں صورت حال کو پیش نظر رکھ کر، دوسرے بین الاقوامی برادری سے کچھ دیر کے لیے صرف نظر کر کے، صرف عرب اور مسلم ممالک پر توجہ دیجیے اور غور کیجیے؛ تو ایک اہم سوال آپ کے سامنے آئے گا کہ کیا ان ممالک پر عرب پارلیمنٹ کے اس مطالبہ کا کچھ اثر پڑے گا؟ جواب یقینا نفی میں ہوگا۔اس کی وجہ یہ ہے کہ ابھی چند مہینے پہلے کچھ عرب ممالک نے، امریکی سابق صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی نگرانی میں، غاصب ریاست اسرائیل کی طرف خوشی خوشی دوستی کا ہاتھ بڑھا کر، اس سے سفارتی تعلقات قائم کیے ہیں۔ کسی شروط وقیود کے بغیر ان ممالک کا غاصب ریاست کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کرنا، درحقیقت غاصب ریاست کے سنگین جرائم کو جواز فراہم کرنے جیسا ہے۔پھر یہ ممالک قابض وغاصب ریاست اسرائیل کے فلسطینیوں کے خلاف جاری سنگین جرائم کی روک تھام کے لیے اپنی آواز کیسے بلند کر سکیں گے! غاصب ریاست اسرائیل کا فلسطینیوں کے خلاف نسلی امتیاز اور ریاستی جبر واستبداد کے جرائم کا مرتکب ہونے کے بعد بھی کچھ عرب ریاستوں کا اسرائیل کے ساتھ تعلقات قائم کیے رہنا اور ''عرب پارلیمنٹ'' کے ذریعے عالمی برادری سے اسرائیل کے خلاف آواز بلند کرنے کا مطالبہ زبانی جمع خرچ کرنے کے برابر ہے۔

یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ یہ بعض عرب ممالک اپنی طرف سے جتنی بھی کوشش کر لیں، جس درجے کی بھی دوستی کر لیں، جس سطح کے بھی تعلقات قائم کر لیں، غاصب وقابض ریاست اسرائیل اور اس کا آقا امریکہ کبھی بھی ان ممالک کے حقیقی کے دوست نہیں ہو سکتے ہیں۔ قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے: ترجمہ: ''اے ایمان والو! یہود یوں اور نصرانیوں کو یار ومددگار نہ بناؤ۔یہ خود ہی ایک دوسرے کے یار ومددگار ہیں۔اور تم میں سے جو شخص ان کی دوستی کا دم بھرے گا؛ تو پھر وہ انہی میں سے ہوگا۔'' اللہ پاک ہم سب کو پیغامات قرآنی کو سمجھنے اور ان پر عمل کی توفیق عطا فرمائے!

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سائنس مذہب کے بغیر لنگڑی ہے (دوسری قسط)

محمد آصف اقبال

موجودہ سائنسی دور میں جہاں ہر چیز کے موجود ہونے کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنا حجم رکھتی ہو ساتھ ہی اپنی شکل میں نظر بھی آتی ہو یہ کیسے ثابت کیا جائے گا کہ موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ روبرو ہوا؟ اللہ نے موسیٰ علیہ السلام سے گفتگو کی اور اسی گفتگو کے نتیجہ میں قرآن حکیم میں موسیٰ علیہ السلام کا لقب کلیم اللہ آیا۔ پھر اسی مخصوص سائنسی مفروضہ کی روشنی میں یہ کیسے ثابت کیا جائے گا کہ وہ عصا جو اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو دیا تھا وہ اژدہا بن گیا اور اور ساحروں کے سانپوں کو نگل گیا؟ یہ بات بھی کیسے ثابت کی جائے گی کہ جب موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو دریائے نیل پار کراتے ہوئے دوسری جانب جانے کا ارادہ رکھتے تھے، اسی وقت اللہ کا حکم ہوا کہ اپنے عصا کو اس پانی پر مارو اور وہ دو حصوں میں تقسیم ہوگیا، جیسے کہ دونوں جانب پہاڑ کھڑے ہوں، اور درمیان میں راستہ بن گیا؟ اور جب فرعون وقت اپنے لشکر کے ساتھ پیچھا کرتے ہوئے دریائے نیل میں اترا تو اللہ تعالیٰ نے دریا کے پانی کو جو دو حصوں میں تقسیم ہوگیا تھا، ملا دیا اور فرعون اور اس کا لشکر غرق ہوگیا۔ یہ بات بھی کیسے ثابت کی جائے گی کہ جب موسیٰؑ نے اپنی قوم کے لیے پانی کی دعا کی تو اللہ نے کہا کہ فلاں چٹان پر اپنا عصا مارو، چنانچہ اس میں بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور ہر قبیلے نے جان لیا کہ کون سی جگہ اس کے پانی لینے کی ہے؟ آج "اہل علم" اور روشن خیال "طبقے کا خیال ہے کہ خدا نام کی کوئی چیز ہے ہی نہیں۔ دنیا خود بہ خود وجود میں آگئی، ایک طے شدہ نظام ہے جس کے تحت ہر چیز حرکت میں ہے، اور ایک خاص وقت میں وہ ختم ہو جاتی ہے، زندگی ایک بار حاصل ہوئی ہے اور اس کا انجام موت ہے، موت کے بعد کوئی زندگی نہیں ہے، جنت اور دوزخ کے تذکرے مذہبی دکانیں چمکانے اور عقیدت میں جاہل عوام کو مبتلا کر کے وسائل زندگی سے لطف اندوز ہونے کے لیے یہ سب جاری ہے، اور مذہب افیون ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں۔

غالباً یہی بات فرعون وقت بھی کہتا تھا فرق صرف اتنا تھا کہ اس کا انداز بدلا ہوا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ اے موسیٰ تمہارا خدا کہاں ہے؟ وہ نظر کیوں نہیں آتا؟ موسیٰ علیہ السلام کہتے اے فرعون میں کائنات کے مالک کی طرف سے بھیجا گیا ہوں، میرا منصب یہی ہے کہ اللہ کا نام لے کر کوئی بات حق کے سوا نہ کہوں، میں تم لوگوں کے پاس تمہارے رب کی طرف سے صریح دلیل معاموریت لے کر آیا ہوں۔ فرعون کہتا اگر تو کوئی نشانی لایا ہے اور اپنے دعوے میں سچا ہے تو اسے پیش کر۔ اس پر موسیٰ نے اپنا عصا پھینکا اور یکا یک وہ ایک جیتا جاگتا اژدھا بن گیا۔ اس نے اپنی جیب سے ہاتھ نکالا اور سب دیکھنے والوں کے سامنے وہ چمک رہا تھا۔ پھر فرعون نے سوال کیا اے موسیٰ تیرا خدا کون ہے؟ موسیٰؑ نے کہا میرا خدا وہ ہے جو موت و حیات دیتا ہے، فرعون نے کہا کہ میں بھی لوگوں کو موت و حیات دیتا ہوں۔ موسیٰؑ نے کہا میرا خدا وہ ہے جو سورج کو مشرق سے نکالتا ہے اور مغرب میں غروب کرتا ہے، تو خدا ہے تو اسے مغرب سے نکال! اور جب موسیٰؑ نے فرعون کو لاجواب کر دیا تو وہ بولا اے اہل دربار، میں تو اپنے سوا تمہارے کسی خدا کو نہیں جانتا۔ ہامان، ذرا اینٹیں پکوا کر میرے لیے ایک اونچی عمارت تو بنوا، شاید کہ اس پر چڑھ کر میں موسیٰ کے خدا کو دیکھ سکوں، میں تو اسے جھوٹا سمجھتا ہوں۔

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اے بنی اسرائیل! یاد کرو میری اُس نعمت کو، جس سے میں نے تمہیں نوازا تھا اور اس بات کو کہ میں نے تمہیں دنیا کی ساری قوموں پر فضیلت عطا کی تھی۔ اور ڈرو اس دن سے جب کوئی کسی کے ذرا کام نہ آئے گا، نہ کسی کی طرف سے سفارش قبول ہوگی، نہ کسی کو فدیہ لے کر چھوڑا جائے گا، اور نہ مجرموں کو کہیں سے مدد مل سکے گی۔ یاد کرو وہ وقت، جب ہم نے تم کو فرعونیوں کی غلامی سے نجات بخشی۔ انہوں نے تمہیں سخت عذاب میں مبتلا کر رکھا تھا، تمہارے لڑکوں کو ذبح کرتے تھے تمہاری لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس حالت میں تمہارے رب کی طرف سے تمہاری بڑی آزمائش تھی۔ یاد کرو وہ وقت، جب ہم نے سمندر پھاڑ کر تمہارے لیے راستہ بنایا، پھر اس میں سے تمہیں بخیریت گزروا دیا، پھر وہیں تمہاری آنکھوں کے سامنے فرعونیوں کو غرقاب کیا۔ یاد کرو، جب ہم نے موسیٰؑ کو چالیس شبانہ روز کی قرارداد پر بلایا، تو اس کے پیچھے تم بچھڑے کو اپنا معبود بنا بیٹھے۔ اُس وقت تم نے بڑی زیادتی کی تھی، مگر اس پر بھی ہم نے تمہیں معاف کر دیا کہ شاید اب تم شکر گزار بنو۔ یاد کرو ٹھیک اُس وقت جب تم یہ ظلم کر رہے تھے ہم نے موسیٰ کو کتاب اور فرقان عطا کی تا کہ تم اس کے ذریعے سے سیدھا راستہ پا سکو۔ یاد کرو جب موسیٰؑ یہ نعت لیے ہوئے پلٹا، تو اس نے اپنی قوم سے کہا کہ "لوگو، تم نے بچھڑے کو معبود بنا کر اپنے اوپر سخت ظلم کیا ہے، لہٰذا تم لوگ اپنے خالق کے حضور توبہ کرو اور اپنی جانوں کو ہلاک کرو، اسی میں تمہارے خالق کے نزدیک تمہاری بہتری ہے"۔ اُس وقت تمہارے خالق نے تمہاری توبہ قبول کر لی کہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے اور رحم فرمانے والا ہے۔ یاد کرو جب تم نے موسیٰؑ سے کہا تھا کہ ہم تمہارے کہنے کا ہرگز یقین نہ کریں گے، جب تک کہ اپنی آنکھوں سے علانیہ خدا کو تم سے کلام کرتے نہ دیکھ لیں۔ اس وقت تمہارے دیکھتے دیکھتے ایک زبردست صاعقے نے تم کو آلیا۔ تم بے جان ہو کر گر چکے تھے، مگر پھر ہم نے تم کو جلا اُٹھایا، شاید کہ اس احسان کے بعد تم شکر گزار بن جاؤ۔ ہم نے تم پر اکابر کا سایہ کیا، من وسلویٰ کی غذا تمہارے لیے فراہم کیا اور تم سے کہا کہ جو پاک چیزیں ہم نے تمہیں بخشی ہیں، انھیں کھاؤ، مگر تمہارے اسلاف نے جو کچھ کیا، وہ ہم پر ظلم نہ تھا، بلکہ انہوں نے آپ اپنے ہی اُوپر ظلم کیا۔ پھر یاد کرو جب ہم نے کہا تھا کہ "یہ بستی جو تمہارے سامنے ہے اس میں داخل ہو جاؤ اس کی پیداوار جس طرح چاہو مزے سے کھاؤ مگر بستی کے دروازے میں سجدہ ریز ہوتے ہوئے داخل ہونا اور کہتے، ہم تمہاری خطاؤں سے درگزر کریں گے اور نیکوکاروں کو مزید فضل و کرم سے نوازیں گے۔" مگر جو بات کہی گئی تھی، ظالموں نے اُسے بدل کر کچھ اور کر دیا۔ آخر کار ہم نے ظلم کرنے والوں پر آسمان سے عذاب نازل کیا۔ یہ سزا تھی اُن نافرمانیوں کی، جو وہ کر رہے تھے" (البقرہ ۴۷ تا ۵۹)۔ ان آیات میں بڑی نشانیاں ہیں غور و فکر کرنے والوں کے لیے۔ ضرورت ہے کہ موجودہ دور میں ایک بار پھر موسیٰ علیہ السلام، بنی اسرائیل اور فرعون سے متعلق قرآن میں درج شدہ آیات کو موضوع بحث بنایا جائے۔

قرآن حکیم میں تمام پیغمبروں کی نسبت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ زیادہ آیا ہے۔ تیس سے زیادہ سورتوں میں موسیٰ علیہ السلام و فرعون کا تذکرہ ہے وہیں بنی اسرائیل کے واقعہ کی طرف سو مرتبہ سے زیادہ اشارہ ہے۔ عبرانی بائبل کے مطابق، موسیٰ ایک مصری شہزادے تھے جو بعد میں مذہبی رہنما اور شارح رہنما بن گئے تھے اور جنہیں توریت حاصل ہوئی۔ یہودیت میں ان کو سب سے اہم پیغمبر تصور کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ان کو مسیحیت، اسلام اور بہائیت کے ساتھ ساتھ دوسرے ابراہیمی مذاہب میں بھی اہم پیغمبر سمجھا جاتا ہے۔ دوسری جانب موجودہ دور میں جو سائنسی نظریات موجود ہیں ان میں غالب اکثریت اُن سائنسی دانوں کی ہے جو یہودیت اور عیسائیت کے علمبردار ہیں۔ اور ان میں اکثریت اُن کی ہے جو مذہبی عقائد کو سائنسی مفروضوں سے موازنہ کرتے وقت نظر انداز کرنے کے قائل ہیں۔ پھر سوال یہ ہے کہ جس مذہب کے وہ پیروکار ہیں اس کی ان کی نظر میں کیا اہمیت ہے؟ ان مذہبی عقائد کو وہ سائنسی بنیادوں پر کس طرح صحیح ثابت کر سکیں گے جو سائنس صرف جسم اور شکل پر یقین رکھتی ہے؟ کیا وہ مذہب کو حقیقت میں تسلیم نہیں کرتے۔

حضرت بلال حبشی رضؓ

ڈاکٹر ساجد خاکوانی

ابوعبداللہ حضرت بلالؓ حبشی، افریقی نسل کے اولین مسلمانوں میں سے ہیں جو محسن انسانیت ﷺ کے دست مبارک پر مشرف بہ اسلام ہوئے اور سابقون الاولون اصحاب نبی ﷺ میں ان کا شمار ہوا۔ آپ کے والد کا نام "رباح" اور والدہ محترمہ "حمامہ" تھیں۔ ان کے والدین بنیادی طور پر افریقہ کے خطے حبشہ جسے آج کل "ایتھوپیا" کا ملک کہا جاتا ہے وہاں کے رہنے والے تھے۔ حضرت بلال کی پیدائش مکہ مکرمہ میں ہی ہوئی، امت مسلمہ میں "موذن نبوی" ان کی اول و آخر شناخت ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے خرید کر آزاد کیا اور پھر ساری عمر جوار نبوی ﷺ میں بسر کی۔ حضرت بلالؓ کو محسن انسانیت ﷺ کا اس قدر قرب میسر آیا کہ جملہ ضروریات نبوی ﷺ حضرت بلالؓ کی ہی ذمہ داری تھی۔ آپ کا شمار اصحاب صفہ میں بھی ہوتا ہے، محسن انسانیت ﷺ نے حضرت بلال کو اولین موذن اسلام بنایا، انہیں آذان سکھائی، الفاظ و حروف کی صحیح ادائگی کا طریقہ سمجھایا اور پھر انہیں "سید المؤذنین" کا لقب بھی مرحمت فرمایا۔

قریش کا ایک نامور سردار امیہ بن خلف اسلام کا بدترین دشمن تھا، اس کے غلاموں میں سے حضرت بلال بن رباح نے جب اسلام کی تعلیمات سے آگاہی حاصل کی اور ملاقات نبوی سے بہرہ مند ہوئے تو دولت ایمان سے قلب مبارک منور ہوگیا تاہم ایک مختصر مدت تک اپنے ایمان کو پردہ اخفا میں رکھا، لیکن آخر کب تک؟؟ نور ایمان کی چندھیائی ہوئی روشنی نے ان کے آقا امیہ بن خلف کی آنکھوں کو اندھا کر دیا اور مصائب و آلام اور ابتلاء و آزمائش کا ایک پہاڑ ان پر ٹوٹ گرا۔ صحرائے عرب کی تپتی ریت روزانہ کی بنیاد پر ان کی میزبان تھی، عشق نبی ﷺ سے بھرپور سینے پر بھاری بھرکم پتھر کا وزن اس آزمائش کی بھٹی میں حضرت بلالؓ کو کندن بناتا تھا اور زنجیروں میں جکڑی ہوئی رات "احد، احد" کے سبق کو پختہ تر کرتی چلی جاتی تھی۔ کوڑے مارنے والے تھک جاتے اور باریاں بدل لیتے تھے، لیکن امیہ بن خلف اور ابوجہل اور پھر کوئی اور لیکن حضرت بلالؓ کی پشت سے دروں کی آشنائی دم توڑنے والی نہ تھی، خون اور پسینہ باہم اختلاط سے جذب ریگزار ہوتے گئے یہاں تک کہ رحمۃ اللعالمین ﷺ تک کسی مہربان نے داستان عزم و ہمت و صبر و استقامت روایت کر ڈالی۔ محسن انسانیت ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو روانہ کیا، انہوں نے امیہ بن خلف کو شرم دلانے کی ناکام کوشش کی اور پھر ایک مشرک حبشی لیکن صحت مند غلام کے عوض حضرت بلال کو خرید کر آزاد کر دیا۔

مدنی زندگی کے آغاز میں ہی جب ایک موذن کی ضرورت پیش آئی تو محسن انسانیت ﷺ کی نگاہ انتخاب سیاہ رنگت کی حامل اس ہستی پر پڑی جس کے چہرے سے پھوٹنے والی حب نبوی ﷺ کی کرنوں سے آفتاب بھی ماند پڑ جاتا تھا۔ حضرت بلال فجر کی آذان سے پہلے ہی مسجد نبوی کے پڑوسی مکان، جو بنی نجار کی ایک خاتون کی ملکیت تھا، اس کی چھت پر بیٹھ جاتے اور وقت کے آغاز پر آذان دیتے، جس کے بعد سب مسلمان مسجد میں جمع ہو جاتے تھے۔ حضرت بلالؓ کا سارا دن محسن انسانیت ﷺ کے ساتھ ہی گزرتا تھا، خاص طور پر جب مسجد قبا جانا ہوتا تو وہاں بھی حضرت بلالؓ ہی آذان دیتے جس سے قبا کے مکینوں کو محسن انسانیت ﷺ کی آمد کی اطلاع ہو جاتی تھی۔ قربت نبوی ﷺ کے فیض نے حضرت بلالؓ کو خازن نبویؐ بھی بنا دیا تھا چنانچہ جب بھی کوئی سائل دست سوال دراز کرتا تو اسکو موذن اسلام کی طرف بھیج دیا جاتا اور حضرت بلال محسن انسانیت ﷺ کے ایما پر حسب ضرورت وحسب توفیق سائل کی معاونت فرما دیتے تھے۔ کچھ لوگوں نے حضرت بلالؓ کے تلفظ پر اعتراض کیا کہ وہ "شین" کو "سین" کہ کر ادا کرتے ہیں لیکن ان کا اعتراض بارگاہ رسالت مآب سے مسترد کر دیا گیا۔ ایک بار محسن انسانیتؐ نے پوچھا "بلال ایسا کیا عمل کرتے ہو کہ میں نے جنت میں تمہارے قدموں کی چاپ سنی ہے؟؟" حضرت بلالؓ نے جواب دیا کہ جب بھی وضو کرتا ہوں دو رکعت تحیۃ الوضو کے ضرور پڑھ لیتا ہوں۔

ہجرت کے بعد حضرت بلال نے رفاقت نبوی ﷺ کا حق ادا کیا اور ہر غزوہ میں شامل رہے خاص طور پر غزوہ بدر میں اپنے سابق آقا امیہ بن خلف کو قتل کیا۔ دربار رسالتمآب میں اس سے بڑھ کر اور کیا پزیرائی ہو سکتی ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر کبار اصحاب رسول ﷺ اور سرداران قریش کے درمیان سے آپ کو ہی حکم آذان ملا اور آپ، حضرت بلال، نے خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ کر آذان دی جو اس شہر اور اس گھر میں طلوع اسلام کے بعد پہلی آذان ہی نہ تھی بلکہ اعلان فتح تھا۔ ایک پسے ہوئے طبقے کے فرد کی محض تقوی کی بنیاد پر اس قدر عزت افزائی صرف دین اسلام کا ہی خاصہ ہے۔

وصال نبوی ﷺ کا سانحہ کل اصحاب رسول ﷺ کے لیے بالعموم جبکہ حضرت بلالؓ کے لیے بالخصوص جاں بلب تھا۔ مدینہ شہر کا گوشہ گوشہ آپ کو محسن انسانیت ﷺ کی یاد دلاتا تھا چنانچہ آپ لشکر اسامہ بن زید کے ساتھ ملک شام کی طرف سدھار گئے اور آذان دینا بند کر دی۔ ایک بار جب حضرت عمرؓ نے بیت المقدس فتح کیا تو ساتھیوں کے بے حد اسرار پر امیر المومنین نے حضرت بلال سے آذان کی درخواست کی جس کو آپ نے قبول فرمایا۔ ایک بار آپ دمشق میں محو استراحت تھے کہ خواب میں زیارت اقدس ﷺ ہوئی، استفسار کیا کہ بلال ہمیں ملنے کیوں نہیں آتے!!! بیدار ہوتے ہی آقائے دوجہاں کے شہر کا قصد کیا اور روضہ رسول کی زیارت کی۔ مدینہ طیبہ میں حسنین کریمین شفقین سے ملاقات ہوئی تو انہیں بے حد پیار کیا اور ان کی بلائیں لیں۔ شہزادوں نے آذان کی فرمائش کی تو یہ کیسے ممکن تھا کہ آقا کے نور نظر لخت جگر کی فرمائش کو حضرت بلالؓ جیسے محبان رسول پوری نہ کرتے۔ جب آذان کی دوسری شہادت پر پہنچے اور حسب عادت ممبر کی طرف نظر اٹھائی تو محسن انسانیت ﷺ عنقا تھے، روتے روتے بے ہوش ہوگئے۔ دوسری جانب جس جس کے کانوں میں صدائے بلالی پہنچی دور نبوت کے مناظر تازہ ہوتے گئے اور مرد و زن اپنے گھروں سے نکل نکل کر آنسوؤں کی لڑیوں کے ساتھ مسجد کی طرف ایسے کھنچے چلے آئے جیسے مقناطیس کی طرف لوہے کے ذرات چلے آتے ہیں۔ یہ حضرت بلالؓ کی زندگی کی آخری آذان تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دینی مدارس اور روزگار کا مسئلہ

محمد عرفان ندیم

اس ساری صورتحال کا نتیجہ کیا نکل رہا ہے، اگر ارباب مدارس اور وفاق کے منتظمین کو اس کا اندازہ ہو جائے تو وہ سر پکڑ لیں۔ اس وقت صرف وفاق المدارس سے تقریباً دس سے پندرہ ہزار طلباء ہر سال فارغ ہو رہے ہیں، اتنی ہی تعداد طالبات کی ہے، سردست ہم طلبہ کی بات کرتے ہیں۔ ان دس ہزار طلبہ میں جو درس نظامی میں ماہر، حدیث و فقہ پر عبور رکھنے والے، نصوص اور متون کو سمجھنے والے اور درس نظامی میں پڑھائے جانے والے دیگر علوم و فنون پر مہارت رکھتے ہیں ان کی تعداد بمشکل ایک ہزار ہوتی ہے۔ ان میں سے بھی اگر کام کے، ٹیلنٹڈ، زمانہ شناس، عصری تعلیم سے بہرہ ور، مستقبل بین، مشنری، منظم، وقت کے پابندی، کچھ کر گزرنے والے، مطالعہ کے شوقین اور ملکی و عالمی حالات سے باخبر طلباء کی فہرست بنائی جائے تو یہ فہرست سمٹ کر صرف ایک سو طلباء پر آ جائے گی، گویا ہزاروں مدارس کی جملہ مساعی کا نتیجہ یہ ایک سو طالب علم ہیں۔ اگر بات یہیں پر ختم ہو جاتی تو اتنا دکھ نہ ہوتا مگر ان سو طلباء میں سے بھی صرف دس بیس ایسے ہوتے ہیں جو اپنے کام سے جڑے رہتے ہیں، باقی ستر اسی طلباء اپنے شعبے، مشن اور خدمت دین کے جذبے کو چھوڑ کر اپنا وقت اور صلاحیتیں دیگر مقامات پر ضائع کرنے لگتے ہیں اور یوں مدارس کی دس سالہ محنت پل بھر میں ضائع ہو جاتی ہے۔ یہ سارا ٹیلنٹ اور ذہین ترین دماغ کیوں ضائع ہوتے ہیں اس کی واحد وجہ صرف اور صرف روزگار کے مسائل ہیں اور بس۔

ان سو میں سے ستر اسی طلباء کس طرح دیگر جگہوں اور مقامات پر پہنچ کر اپنا وقت اور صلاحیتیں ضائع کرتے ہیں اس کی وجہ بھی بڑی دلچسپ ہے۔ اس وقت پاکستان میں اسلامی علوم، فقہی مسائل اور جدید ریاستی قوانین کے حوالے سے کئی تعلیمی اور تحقیقی پروجیکٹ چل رہے ہیں، یہ پروجیکٹ کہاں سے آتے ہیں اس کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں، مثلاً کبھی نام نہاد اسکالر جدید مسائل پر ریسرچ و تحقیق کے نام سے ایسے پروجیکٹ شروع کر دیتے ہیں، کہیں کوئی این جی او اس طرح کے پروگرام شروع کر دیتی ہے، کہیں مکالمہ بین المذاہب کے نام پر ایسے پروگراموں کا آغاز کر دیا جاتا ہے، کہیں انٹرنیشنل ادارے اور این جی اوز کی فنڈنگ سے ایسے پروجیکٹ شروع کر دیے جاتے ہیں اور کہیں کسی مقامی یونیورسٹی میں اس طرح کے کورسز کا آغاز کر دیا جاتا ہے۔ یہ سب تعلیمی و تحقیقی پروجیکٹس کے نام پر کیا جاتا ہے، اس کے لیے باقاعدہ اشتہار دیا جاتا ہے، طلبا کے انٹرویوز کیے جاتے ہیں اور جو ذہین ترین اور ٹیلنٹڈ اسٹوڈنٹس ہوتے ہیں انہیں اپنے اداروں میں ہائیر کر لیا جاتا ہے اور یوں مدارس کی کریم اور مغز ان جگہوں تک پہنچ جاتی ہے۔ انہیں مختلف سہولتیں، اچھا روزگار، اچھا پے پیکج اور روشن مستقبل کی نوید سنا کر مستقل طور پر اپنے ساتھ اپیج کر لیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی مدارس کی دس سالہ محنت اور ان کی ساری کہانی ختم ہو جاتی ہے۔ انڈیا میں آر ایس ایس ایسا کر رہی ہے جبکہ پاکستان میں اس کا طریقہ کار مختلف ہے، ادارہ یا طریقہ کوئی بھی ہو نتائج ایک جیسے اور ناقابل بیان حد تک پریشان کن اور افسوسناک ہیں۔

یہ تو طلباء کی بات تھی، طالبات کے مسائل ان سے ذرا الگ ہیں، سردست انہیں روزگار کے مسائل تو نہیں مگر مجموعی طور پر طالبات کے مدارس کی کارکردگی کوئی تسلی بخش نہیں۔ ہر سال تقریباً دس سے سے بارہ ہزار طالبات وفاق المدارس سے فارغ ہو رہی ہیں لیکن گزشتہ بیس تیس سال سے ملکی سطح پر کوئی ایسی عالمہ اور مبلغہ سامنے نہیں آئی جس نے خواتین کی ایک بہت بڑی تعداد کو متاثر کیا ہو، ملکی سطح پر صحافت یا میڈیا میں کوئی نام پیدا کیا ہو یا دانشوری کے کسی مقام تک رسائی حاصل کی ہو۔ درس قرآن و حدیث کا کوئی نیٹ ورک قائم کیا ہو، خدمت دین کے حوالے سے کوئی قابل قدر خدمات سرانجام دی ہوں یا طالبات کے لیے کوئی دینی و دنیاوی تعلیم کا کوئی مثالی ادارہ قائم کیا ہو۔ جبکہ اس کے برعکس آپ کو بہت ساری ایسی مثالیں نظر آئیں گی جن میں آپ کو نگہت ہاشمی، طیبہ خانم اور ان جیسی کئی خواتین نظر آئیں گی جو سوسائٹی میں متحرک بھی ہیں اور اپنا وسیع حلقہ بھی رکھتی ہیں۔ دوسری طرف سماج کی صورتحال یہ ہے کہ اس وقت جس قدر دعوت و تبلیغ کی ضرورت خواتین میں ہے شاید مردوں میں اس کی اتنی ضرورت نہ ہو۔ انٹرنیٹ، موبائل، سوشل میڈیا، انڈین فلمیں، پاکستانی ڈرامہ، فحش لٹریچر، عشق و عاشقی پر مبنی فلمیں، انڈین پنجاب کی بنی پنجابی فلمیں، یونیورسٹیوں کا آزادانہ ماحول اور شامی بیاہ کے موقعہ پر ناچ گانا یہ سب وہ خرافات ہیں جنہوں نے پاکستانی سماج کو اجاڑ کر رکھ دیا ہے۔ اس ماحول اور بے لگام آزادی سے سب سے زیادہ نوجوان نسل متاثر ہوئی ہے اور اس میں بھی خواتین اور لڑکیوں کی تعداد مردوں کی نسبت کہیں زیادہ ہے۔ اگر آپ فیملی کورٹس کا ڈیٹا دیکھیں تو آپ کو نظر آئے گا لو میرج اور اس کے نتیجے میں طلاق کی شرح زمین سے آسمان پر چلی گئی ہے۔ اور اگر آپ اپنے ضلعے کے دارالامان کا جائزہ لے لیں تو آپ سر پکڑ لیں گے کہ اتنی زیادہ تعداد میں لڑکیاں گھروں سے بھاگ کر یا لو میرج کے چکر میں ناکامی کے بعد دارالامان کا رخ کرتی ہیں۔ مقصد صرف یہ ہے کہ اس وقت سوسائٹی میں جس قدر وعظ و تبلیغ کی ضرورت خواتین میں ہے مردوں میں شاید اتنی نہ ہو لیکن مجال ہے کہ کسی نے اس بارے میں سوچا ہو، ہزاروں طالبات میں سے دس بیس ہی ایسی تیار کر کے نکال دی جاتی جو سماج میں اپنا تاثر قائم کرتی، درس قرآن و حدیث کا سلسلہ شروع کرتی اور دعوت و تبلیغ کا کوئی مؤثر نیٹ ورک قائم کرتی۔ اگر اس مسئلے پر تھوڑی سی بھی توجہ دی جاتی تو موجودہ سماج کی کم از کم یہ حالت نہ ہوتی جو آج ہے۔ میں خود ایک گناہگار انسان ہوں، میں سر تا پیر گناہوں میں لتھڑا ہوا ہوں اور میرا وجود دھرتی پر بوجھ ہے۔ میں خود کچھ نہیں کر سکتا لیکن میں کم از کم امت اور قوم کی اس پستی کو محسوس ضرور کر سکتا ہوں، میں اپنا درد اور کرب بڑوں اور متعلقہ فریق تک ضرور پہنچا سکتا ہوں کہ شاید کسی کا عمل میرے لیے نجات کا ذریعہ بن جائے۔

ایک طرف حالات اس قدر گھمبیر اور پریشان کن ہیں اور دوسری طرف مدارس کے ذہین ترین دماغ غم روزگار کی وجہ سے غلط جگہوں پر اپنی صلاحیتیں اور وقت ضائع کر رہے ہیں۔ آخر اس صورتحال کا ذمہ دار کون ہے اور اس کی اصلاح کی کوشش کا بیڑا کون اٹھائے گا۔ جب آپ اپنے ذہین ترین دماغوں کو یوں خلاء میں کھلا چھوڑ دیں گے، انہیں اپنے ساتھ اپیج نہیں کریں گے اور ان کے روزگار کے مسائل حل نہیں کریں گے تو وہ بیچارے کدھر جائیں گے۔ پچھلے دنوں میں نے نوجوان نسل کے تنقیدی رویوں پر کالم لکھا تھا کہ کس طرح مدارس کے نوجوان بڑوں پر تنقید کا شوق پورا کر رہے ہیں۔ اس کالم کے جواب میں جو ردعمل سامنے آیا اس میں کہا گیا کہ بعض مدارس کے تہتمین کا رویہ بھی ٹھیک نہیں ہوتا۔ وہ مدارس کو اپنی جاگیر سمجھتے ہیں اور صاحبزادگان کے علاوہ کسی باصلاحیت فرد کو جگہ دینے کے لیے تیار نہیں۔ کئی باصلاحیت طلباء صرف تہتمین کے رویہ سے دلبرداشتہ ہو کر مدارس کو خیر باد کہہ دیتے ہیں۔ میرے خیال میں ہمیں اب یہ فیصلہ کر لینا چاہیے کہ ہم کوئی تعلیمی ادارہ چلا رہے ہیں یا ہم نے کوئی فیکٹری یا مل کھول رکھی ہے۔ ہمیں یہ بھی ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ ہم اس وقت اکیسویں صدی میں جی رہے ہیں اور اکیسویں صدی آزادی اظہار اور سوشل میڈیا کی صدی ہے، ہم، ہمارے مدارس، مدارس کے مسؤلین اور وفاق کے منتظمین، یہ ہر وقت ہر کسی کی نگاہ میں رہتے ہیں۔ ان کی ہر ہر پالیسی اور فیصلے پر نظر رکھی جاتی ہے اور اس پر تنقید و تبصرہ کیا جاتا ہے اس لیے انہیں روایتی طرز عمل کو چھوڑ کر خود کو بدلنا ہوگا اور زمانے کے تقاضوں کے مطابق خود کو ڈھالنا ہوگا۔

معاشرے میں ایک لاکھ افراد میں صرف ایک بندہ کام کا ہوتا ہے باقی سب لکیر کے فقیر اور بھیڑ بکریاں ہوتی ہیں، اسی اصول کو مدارس پر اپلائی کیا جائے تو مدارس کے کام کے افراد ان کے ہاتھوں سے نکل رہے ہیں، وجہ کچھ بھی ہو لیکن نتیجہ یہی ہے۔ کاش کوئی ایسا منظم سسٹم یا ادارہ ہوتا جو ہر سال وفاق کے سالانہ امتحان سے قبل اہم مدارس کے باصلاحیت و ذہین طلباء کا ڈیٹا اکٹھا کرتا اور فراغت کے بعد انہیں اپنے ساتھ اپیج کر لیتا۔ انہیں دعوت و تبلیغ، تحقیق و تصنیف اور فقہ و افتاء کے کسی میدان میں کھپاتا اور اس کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھاتا۔ پہلے یہی ہوتا تھا، اکابرین ہر فارغ ہونے والے طالب علم کے بارے میں آگاہ ہوتے تھے اور اس کی صلاحیتوں کے مطابق اسے کام اور ذمہ داری سونپ دیتے تھے۔ آج مدارس سے ہزاروں طلباء فارغ ہو رہے ہیں نہ استاد کو معلوم نہ خود طالب علم کو پتا کہ اسے کیا کرنا ہے اور اس میں کون سے صلاحیتیں موجود ہیں۔

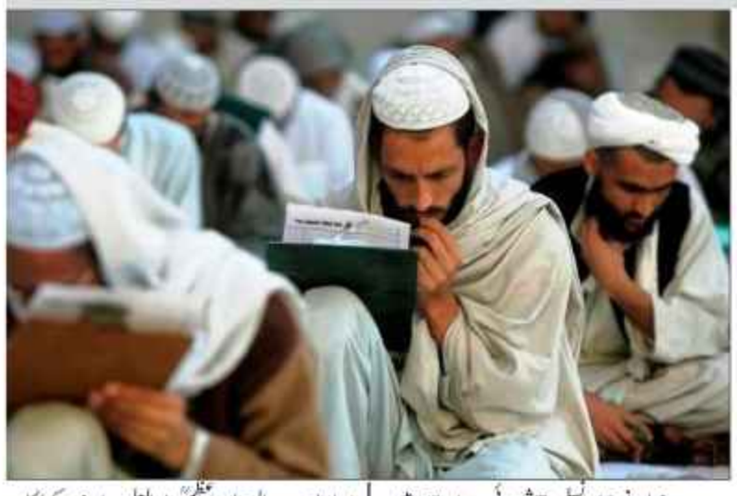

مولانا حبیب الرحمان اعظمیؒ دارالعلوم دیوبند کے اکابر اساتذہ میں سے تھے، 1900 میں پیدا ہوئے اور 1990 میں وفات پائی۔ نامور اساتذہ ان کے شاگرد تھے، انہوں نے اس موضوع پر تفصیلی کلام کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں: "یہ تمام اسباب و عوامل یقیناً کسی نہ کسی درجہ میں موجود ہیں جن سے انکار کی گنجائش نہیں لیکن اسی کے ساتھ واقعہ یہ ہے کہ یہ مرض کی صحیح و مکمل تشخیص نہیں۔ اصل یہ ہے کہ کردار اور شخصیت سازی کی وہ محنت و سعی باقی نہیں رہی جو حضرات اکابر کا طرہ امتیاز رہی ہے۔ موجودہ انحطاط کی سب سے بڑی وجہ ہی یہ ہے کہ افراد سازی کی مہم سے غفلت برتی جا رہی ہے۔ عرصہ دراز سے فضلاء مدارس کو ان کی صلاحیت و حیثیت کے مطابق مشغلے نہیں دیے جا رہے بلکہ ہر نو عمر فاضل کو خلاء بسیط میں اس طرح آزاد چھوڑ دیا جاتا ہے جس کو کنٹرول کرنے والی کوئی طاقت موجود نہیں ہوتی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ خلا میں گردش کرتا ہوا کسی ایسی سمت نکل جاتا ہے جہاں اس کی تمام علمی و فکری توانائیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔ ایک زمانہ ہوتا تھا کہ حضرات اکابر ہر سال کے فضلاء پر گہری نظر رکھتے تھے اور ان کو حسب صلاحیت تدریسی، تصنیفی، ملی اور سماجی خدمات پر مامور فرما دیتے تھے، اس طرح صالح اور کارآمد عناصر کی تربیت کا کام انجام پاتا رہتا تھا۔ حضرت شیخ الہندؒ اور مولانا حبیب الرحمان عثمانیؒ کے طریق تربیت کو اس کی نظر میں پیش کیا جا سکتا ہے کہ ان دونوں بزرگوں نے کس طرح افراد کی تربیت کی اور فضلاء کی صلاحیتوں کو صحیح رخ دینے کے لیے کس طرح ان پر نظر رکھی۔"

ایک اور جگہ پر لکھتے ہیں "اب صورتحال یہ ہے کہ مدارس دیئیہ کی سرزمین پر جو نہال تازہ اگتا ہے یا تو جامعہ طبیہ وغیرہ میں اس کا قلم لگا دیا جاتا ہے یا معاشی استحکام کی طمع اس کو ہندوستان کے عصری اداروں اور عرب جامعات وغیرہ میں کھینچ لے جاتی ہے اور ہمارے یہاں پیدا ہونے والا ایک ایک جوہر قابل اپنی صلاحیتوں کو دوسرے میدانوں میں منتقل کر دیتا ہمیں اس کی کوئی فکر نہیں ہوتی۔ بہتر ہوگا کہ مدارس کے ذمہ دار اکابر، ماضی کے صرف بیس سال کا تفصیلی چارٹ تیار کروائیں اور یہ دیکھیں کہ مدارس سے نکلنے والے جم غفیر میں جو ہر قابل کتنے تھے، پھر یہ کہ ان میں کتنے فضلاء جامعہ طبیہ کی نذر ہو گئے، کتنوں نے اپنا سفینہ جدید تعلیم کے طوفان میں ڈال دیا اور کتنے عرب جامعات وغیرہ کی طرف پرواز کر گئے اور کتنے ایسے ہیں جو ہندوستان کے مسلمانوں کے علمی، دینی، ملی خدمات کا کام سرانجام دے رہے ہیں؟ پھر یہ کہ جو خدمت بخت و اتفاق سے ان کے سپرد ہو گئی ہے کیا وہ ان کی صلاحیتوں کا صحیح استعمال ہے، نیز ہندوستان کے مسلمانوں کی خدمت میں مصروف فضلاء واقعتاً یہ کام خدمت سمجھ کر انجام دے رہے ہیں یا ایسی مجبوریاں آ گئی ہیں کہ وہ زندگی کا رخ اور نہج تبدیل نہ کر سکے۔"

مولانا مزید لکھتے ہیں: "ہمیں یقین ہے کہ اس طویل مدت میں معدودے چند فضلاء ہی امت کے ہاتھ آئے ہوں گے اور وہ بھی ایسی جگہوں پر اپنی صلاحیتوں کا استعمال کر رہے ہوں گے جو

باقیات

101

فوجی ایک دیسی ساختہ بم دھماکے میں جاں بحق ہوئے۔ ''یہ کہاں سے آیا؟ ہمیں جموں وکشمیر میں معمولات کو بحال کرنے کے لیے لوگوں کی مدد کی ضرورت ہے۔ یہ وقت ہے کہ ہمیں امن قائم کرنا چاہیے۔ صرف امن ہی یہاں کچھ کرسکتا ہے۔ ہمارے بچے بے روزگار ہیں۔ جب امن نہیں ہے تو ان مسائل کو کیسے حل کیا جاسکتا ہے۔'' انہوں نے یہ بھی کہا کہ عام آدمی پارٹی اور کانگریس کے درمیان قبل از انتخاب اتحاد دہلی اسمبلی انتخابات میں مختلف نتائج لاسکتا تھا۔ انہوں نے کہا'' انڈیا بلاک کی روح اب بھی ایک جیسی ہے۔ لیکن دہلی میں کچھ غلطیاں ہوئی ہیں۔ اگر عام آدمی پارٹی اور کانگریس کے درمیان مناسب سمجھوتہ ہوتا تو نتائج مختلف ہوسکتے تھے۔ ہمیں ملنا ہے اور ان مسائل پر بات کرنے کی ضرورت ہے''۔

106

جموں کے طور پر کی گئی ہے۔ پولیس کے ایک سنیئر آفیسر نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ سڑک حادثے میں شہری لقمہ اجل بن گیا۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملہ میں متعلقہ دفعات کے تحت کیس درج کر کے تحقیقات شروع کردی گئی ہے۔

107

سامنے آئیں گے، ان قوانین کی غیر موجودگی میں گورننس زیادہ متاثر نہیں ہوئی ہے۔ جموں کشمیر کے ریاستی درجہ کی بحالی سے متعلق پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں ایتو نے کہا کہ جموں کشمیر کا ریاستی درجہ بحال ہوگا اور اس کا وعدہ پارلیمنٹ کے ایوان میں وزیر اعظم اور وزیر داخلہ نے خود کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جموں کشمیر کی سرکار بھی اس کیلئے کام کر رہی ہے اور ہم پرامید ہے کہ جموں کشمیر کا ریاستی درجہ جلد بحال ہوگا۔ اسی دوران انہوں نے اعلان کیا کہ این ایچ ایم ملازمین کو تنخواہیں جاری کرنے کی ہدایات جاری کردی ہیں۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں سکینہ ایتو نے لکھا'' حکومت صحت کی دیکھ بھال کرنے والے کارکنوں کی فلاح و بہبود اور بروقت مدد کو یقینی بنانے کیلئے پرعزم ہے''۔ انہوں نے لکھا'' این ایچ ایم ملازمین کی تنخواہوں کے اجراء کیلئے ہدایات جاری کردی ہیں۔ حکومت صحت کی دیکھ بھال کرنے والے کارکنوں کی فلاح و بہبود اور ان کی انمول خدمات کے لیے بروقت تعاون کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہے''۔ اس سے قبل این ایچ ایم ملازمین نے تنخواہوں میں تاخیر پر تشویش کا اظہار کیا اور حکومت پر زور دیا کہ وہ اس مسئلے کو جلد از جلد حل کرے۔

108

کہا ہے کہ اگلے 9 دنوں کے دوران موسم عام طور پر خشک رہنے کے بیچ کبھی کبھار کہیں کہیں ہلکی بارش و برفباری کا امکان ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق بدھ کے روز کشمیر وادی میں زیادہ وقت دھوپ نکلی، جسکے باعث دن کا درجہ حرارت بہتر رہا۔ موسمیاتی مرکز سری نگر نے بتایا کہ منگل کو کئی علاقوں میں ہلکی بارش و برف باری کے بعد رات کے وقت سری نگر سمیت کشمیر کے میدانی علاقوں میں شبانہ درجہ حرارت نقطہ انجماد سے اوپر ریکارڈ کیا گیا لیکن گلمرگ (منفی 7. 5ڈگری) پہلگام (منفی 3. 0ڈگری) سونہ مرگ (منفی 8. 3ڈگری) اور شوپیان (منفی 1. 6ڈگری) میں شبانہ پارہ نقطہ انجماد سے نیچے درج ہوا۔ موسمیاتی مرکز سری نگر نے اپنی جاری کردہ تازہ موسم کاری میں جانکاری دی کہ 12 فروری کو مطلع جزوی طور پر ابر آلود رہنے کے بیچ الگ تھلگ جگہوں پر بہت ہلکی بارش و برفباری کا امکان ہے تاہم 13 سے 15 فروری تک موسم عام طور پر خشک رہنے کی توقع ہے، جسکے نتیجے میں درجہ حرارت میں بھی اضافہ ہوسکتا ہے۔ موسمیاتی مرکز سری نگر نے مزید بتایا کہ 16، 17، 18، 19، 20 اور 21 فروری کو مطلع جزوی طور پر ابر آلود رہنے کے بیچ مختلف علاقوں میں الگ الگ دنوں اور اوقات پر ہلکی بارش و برفباری کا امکان موجود ہے۔ سیاحوں، مسافروں اور ٹرانسپورٹرز کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ انتظامیہ اور محکمہ ٹریفک کی ایڈوائزری پر عمل کریں۔

109

میں ایک خونخوار تیندوے نے اچانک مویشیوں کے ایک ریوڑ پر یلغار کردی۔ مویشیوں کو گھاس چرانے کیلئے ایک کھلی جگہ پر لانے والا مقامی کسان محمد رمضان بٹ نے کہا کہ جنگلی جانور نے اُسکے 16 بھیڑ کی چیر پھاڑ کردی۔ محمد رمضان بٹ نے کہا کہ اُس نے اپنے ریوڑ کی حفاظت کرنے کی کوشش کی لیکن وہ ناکام رہا اور اپنی جان بچانے کیلئے پیچھے ہٹ گیا۔ مقامی لوگوں نے کہا کہ نقصان کسان کے لیے ایک بڑا مالیاتی دھچکا ہے۔ مقامی لوگوں نے حکام سے متاثرہ کسان کی بحالی میں مدد کے لئے معاوضہ فراہم کرنے پر زور دیا۔ علاقہ مکینوں نے محکمہ وائلڈ لائف سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فوری مداخلت کر کے تیندوے کو پکڑے تاکہ مزید حملوں سے بچا جاسکے۔ مقامی لوگوں نے کہا کہ یہ اس طرح کا پہلا واقعہ نہیں ہے، اور ہمیں اپنی حفاظت کا خوف ہے۔

110

آستانوں میں بھی رات بھر شب خوانی کا اہتمام کیا جائے گا جس دوران توحید پرست درود وازکار، ختمات المظمات اور ذکر کی محفلوں میں محو رہیں گے۔ اس ضمن میں سرکاری سطح پر بھی انتظامات کئے جارہے ہیں تاکہ زائرین کو کسی بھی طرح کی مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق شب برات کی تقریب آج یعنی جمعرات کو دنیا بھر کے ساتھ ساتھ جموں کشمیر اور لداخ بالخصوص وادی کشمیر میں بھی منائی جارہی ہے۔ اس شب کے سلسلے میں وادی بھر کی مساجد اور دیگر عبادتگاہوں میں اللہ کے حضور لوگ اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتے ہیں اور رات بھر شب خوانی میں گزار کر اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی فلاح و بہبود اور ایمان میں اضافہ کی دعائیں مانگتے ہیں۔ اس ضمن میں وادی کشمیر میں سب سے بڑی تقریب درگاہ حضرت بل اور جامع مسجد سرینگر میں منعقد کی جارہی ہے جہاں وادی کے اطراف واکناف سے لوگ آکر اس مقدس محفل میں حاضر ہوکر اپنے گناہوں کی بخشش طلب کریں گے۔ اس روز درگاہ حضرتبل تک پہنچنے کیلئے انتظامیہ کی جانب سے خصوصی بس سروس بھی چلائی جائی ہے جبکہ دیگر محکمہ جات بھی اپنی خدمات انجام دیتے ہیں۔ درگاہ حضرتبل اور جامع مسجد سرینگر، آسمان عالیہ خانیار شیخ عبدالقادر جیلانی، کے علاوہ جناب صاحب صورہ، آثار شریف پٹورہ شوپیاں، آستان عالیہ خانقاہ معلی سرینگر، آستان عالیہ سید صاحب سونہ وار، آستان عالیہ دستگیر صاحب خانیار، آستان عالیہ دستگیر صاحب امیر اکدل کے علاوہ دیگر اہم عبادتگاہوں اور تمام ضلع ہیڈ کوارٹروں کی جامع مساجد میں بھی شب برات کے سلسلے میں شب خوانی ہوں گی اور ذکر و ازکار، درود وسلام، ختمات المظمات کی محفلیں آراستیں ہوں گی۔ عبادتگاہوں میں ایمہ مساجد، علمائے کرام شب برات کی خصوصیت اور فضیلت پر مفصل روشنی ڈالتے ہوئے توحید پرستوں کو اس رات کے مقاصد سے روشناس کرائیں گے۔

111

قانون سازی کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ پردیش کانگریس کمیٹی اسمبلی میں پرائیویٹ ممبر بل کی حمایت کرے گی۔ قابل ذکر ہے کہ کپواڑہ سے پی ڈی پی رکن اسمبلی فیاض احمد میر کی طرف سے تجویز کردہ پرائیویٹ ممبر بل میں جموں و کشمیر میں الکحل مشروبات کے اشتہارات، فروخت، خرید، استعمال اور تیاری پر مکمل پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ فیاض احمد میر نے تشویش کا اظہار کیا کہ بڑھتی ہوئی شراب نوشی معاشرے کیلئے ایک سنگین خطرہ بن رہی ہے، خاص طور پر نوجوانوں پر اس کے اثرات، اور قانون سازوں پر زور دیا کہ وہ اس رجحان کو روکنے کیلئے فوری اقدام کریں۔ اس بل میں پابندی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پائے جانے والے کسی کیلئے قید اور بھاری جرمانے سمیت سخت سزائیں تجویز کی گئی ہیں۔ اسی طرح کے اقدام میں نیشنل کانفرنس کے ممبر اسمبلی احسان پردیسی نے بھی کشمیر اور جموں وکشمیر کے دیگر مسلم اکثریتی علاقوں میں شراب پر پابندی کیلئے پرائیویٹ ممبر کا بل پیش کیا ہے۔ احسان پردیسی نے روشنی ڈالی ہے کہ شراب کا استعمال خطے کی صوفی ریشی روایات سے متصادم ہے اور اس کی ثقافتی اور مذہبی اقدار کو مجروح کرتا ہے۔

112

ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا ہے کہ کسی شخص کو صرف اس وجہ سے پاسپورٹ دینے سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اس کے خاندان کے افراد عسکریت پسندی سے متعلق سرگرمیوں میں ملوث رہے ہوں۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ کسی فرد کے سفر کے حق کو قیاس آرائیوں یا دوسروں کے اعمال کی بنیاد پر محدود نہیں کیا جاسکتا۔ جسٹس ایم اے چودھری کی بنچ نے یہ فیصلہ رام بن کے رہائشی محمد عامر ملک کی طرف سے دائر درخواست کی سماعت کرتے ہوئے سنایا، جس نے ستمبر 2021 میں پاسپورٹ کے لیے درخواست دی تھی۔ ضروری رسمی کارروائیوں کو پورا کرنے کے باوجود، عامر ملک کی درخواست کو پولیس کی منفی تصدیق کی رپورٹ کے بعد مسترد کردیا گیا۔ حکام نے اس کے بھائی کی شمولیت کا حوالہ دیا، جو حزب المجاہدین کا عسکریت پسند تھا اور 2011 میں ایک انکاؤنٹر میں مارا گیا تھا، اور اس کے والد، جو پولیس ریکارڈ میں اوور گراؤنڈ ورکر (O G W) کے طور پر درج تھے۔ انجینئرنگ میں ڈپلومہ ہولڈر عمر ملک نے عدالت کو بتایا کہ وہ ملازمت کے بہتر مواقع کے لیے بیرون ملک سفر کرنا چاہتے تھے لیکن ان کے خاندان کے افراد کے ماضی کے اعمال کی وجہ سے غیر منصفانہ طور پر پاسپورٹ دینے سے انکار کردیا گیا۔ حکومت نے اپنے دفاع میں دلیل دی کہ اسے پاسپورٹ جاری کرنے سے سیکورٹی کو خطرہ لاحق ہے، کیونکہ وہ بھارت مخالف عناصر کے دباؤ یا اثر میں آسکتا ہے۔ تاہم جسٹس چودھری نے اس دلیل کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ملک کے خلاف کوئی الزام یا ثبوت نہیں ہے۔ عدالت نے فیصلہ دیا کہ پاسپورٹ کے لیے فرد کی اہلیت ان کے اپنے طرز عمل پر مبنی ہونی چاہیے نہ کہ ان کے ممکنہ خطرات کے بارے میں محض مفروضوں پر۔ اس میں مزید کہا گیا ہے کہ حکام کے پاس ملک کی درخواست کو مسترد کرنے کا جواز صرف اسی صورت میں ہوتا جب اس کے تخریبی سرگرمیوں سے منسلک کوئی مواد ہوتا۔ درخواست گزار کے کیس کی سفارش نہ کرنے کی بنیاد کا اس کی اپنی سرگرمیوں سے کوئی معقول تعلق یا گٹھ جوڑ نہیں ہے، "عدالت نے مشاہدہ کرتے ہوئے کہا کہ ملک کو اس کے خاندان کے ماضی کی بنیاد پر آئین کے آرٹیکل 21 کے تحت ان کے حق سے انکار کرنا قانونی طور پر جائز نہیں ہے۔ عدالت نے ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل آف پولیس (سی آئی ڈی) کو ہدایت کی کہ وہ عامر ملک کے بھائی یا والد کے طرز عمل سے متاثر ہوئے بغیر نئی تصدیقی رپورٹ پیش کریں۔ اس نے ریجنل پاسپورٹ آفیسر کو اس نئی رپورٹ کی بنیاد پر اپنی درخواست پر دوبارہ غور کرنے اور اس کے بعد دو ہفتوں کے اندر ایک مناسب حکم جاری کرنے کا بھی حکم دیا۔

113

لکھا کہ ہائی کورٹ کا کسی فرد کو محض عسکریت پسند سے تعلق ہونے کی وجہ سے پاسپورٹ دینے سے انکار کرنے کا فیصلہ یقیناً درست سمت میں ایک قدم ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ دیکھتے ہوئے کہ جموں وکشمیر میں 2019 سے سفر کے بنیادی بنیادی حق کو بھی کس طرح بے دردی سے استعمال کیا جارہا ہے۔

114

نیشنل کانفرنس کے لال چوک سے ممبر اسمبلی احسان پردیسی نے جموں وکشمیر میں شراب پر پابندی کے لیے الگ الگ پرائیویٹ اراکین کے بل پیش کئے ہیں۔ یہ تینوں پرائیویٹ بل جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی کے آئندہ بجٹ اجلاس میں پیش کئے جائیں گے، جو 3 مارچ سے جموں میں ہوگا۔ پی ڈی پی لیڈر التجا مفتی نے ایک پرایک پوسٹ میں کہا کہ شراب کی کھپت جموں وکشمیر میں زندگیوں کو تباہ کر رہی ہے اور ہمارے معاشرے کے بنیادی ڈھانچے کو ایک سنگین خطرہ پیش کررہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 2019 کے بعد سے شراب کی دکانوں کی افزائش کی وجہ سے اس کی آسانی سے دستیابی کی وجہ سے مسئلہ مزید پیچیدہ ہوگیا ہے۔

BEFORE THE HON`BLE PRINCIPAL DISTRICT & SESSIONS JUDGE AT SRINAGAR

FROM THE OFFICE OF ADVOCATE SHAHID MAKHDOOMI
In the case of:
1 LATEEF AHMAD MAGRAY S/O ABDUL HAMID MAGRAY R/O SOITENG SGR

[CAVEATOR]

Versus
Public at Large

...Non-Caveator's

In the matter of : Publication for Caveat.
The caveators apprehand that the non-caveator may file any suit or writ or any apeal at the back of the caveators and may manage to get ex parte order ; therefore the caveators submit in case of any Writ Petition/Appeal/Suit or such proceedings are filed before this Hon'ble court by the non-Caveator's against the Caveators the Caveator's or the counsel for the Caveator's may be provided an reasonable opportunity of being heard before passing any of the order in the said Writ Petition/Appeal/Suit or any Proceeding otherwise the Caveator's may suffer such an irreparable loss and injury which cannot be compensated later on in any manner and same would be an abuse of the process of the court.

انٹر ریلوے

ای۔ ٹینڈر نوٹس

صدر جموں یہ ہاٹ کی جانب سے سینئر ڈویژنل کمرشل منیجر/مال بھاڑ ٹریفک، ریلوے، فیروز پور کے ذریعہ نیچے دیے گئے کام کیلئے دل اور جسٹر ڈ ڈیولپمنٹ سے فیروز پور ڈویژن میں ای۔ ٹینڈر طلب کی جاتی ہیں:

ٹینڈر کی فہرست نمبر	ٹینڈر کھولنے کا وقت اور تاریخ	کام کا نام
EAFZR-SLR25-25	26/02/2025 کو 11.00 Hrs.	گاڑیوں میں پارسل اسپیس کو لیز پر دینے کا ٹھیکہ (فرین نمبر / ایس ایل آر کمپارٹمنٹ 12014/F1, 14634/R1, 12238/F2, 14633/R1, 14654/R1, 14634/F1, 14633/F1, 14633/F2, 12030/F1 & 14634/F2.
EAFZR-SLR25-26	27/02/2025 کو 11.00 Hrs.	گاڑیوں میں پارسل اسپیس کو لیز پر دینے کا ٹھیکہ (فرین نمبر / ایس ایل آر کمپارٹمنٹ 12470/F1, 12752/F1, 22430/F1, 15532/F1, 19028/F1, 12476/F1, 14654/F1, 12266/F1, 12446/F1 & 14612/F1.

تفصیلی معلومات اور رجسٹریشن کیلئے براہ کرم ریلوے کی ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر جائیں۔ 481/25

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

انٹر ریلوے

ای۔ ٹینڈر نوٹس

ٹینڈر نوٹس نمبر 307-2024-25-ADEN-HQ-FZR مورخہ 10-02-2025

ڈویژنل انجینئر۔ ہیڈ کوارٹر، فیروز پور کے ڈویژنل انجینئر کی جانب سے مندرجہ ذیل ای۔ ٹینڈر نمبر آخری تاریخ 03-03-2025 بوقت 15.00 بجے تک www.ireps.gov.in پر طلب کئے جاتے ہیں۔ ٹینڈر دہندگان اپنے اصل رجسٹرڈ شدہ ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ اور وقت تک پیش کرسکتے ہیں۔ ٹینڈر دہندگان اپنے اصل رجسٹرڈ شدہ ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ اور وقت تک پیش کرسکتے ہیں۔ موبائل ٹینڈر یا فاکس کے ذریعے کسی بھی موبائل کو منظور نہیں کیا جائے گا۔ ٹھیکیدار ٹینڈر رقم کی ادائگی اور بیعانہ کی رقم کا جھگتان صرف www.ireps.gov.in پورٹل پر دستیاب آن لائن وسائل کے ذریعہ جیسے نیٹ بنکنگ / ڈیبٹ کارڈ / اور / کریڈٹ کارڈ وغیرہ سے جھگتان کرسکتے ہیں۔ ڈیمانڈ ڈرافٹ بھگتان پیمنٹ، ایف ای آر اور دیگر ذرائع کے ذریعے سے جھگتان کی اجازت نہیں ہے۔

ٹینڈر ٹائپ	ٹینڈر ٹائپ کام	بولی سسٹم
کھلا	کام	سنگل بولی سسٹم
ٹینڈر اوپن کرنے کی تاریخ	بولی شروع کرنے کی تاریخ	بولی اختتام کی تاریخ اور وقت
07-02-2025	17-02-2025	03-03-2025 کو 15.00 بجے

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر	ٹینڈر کی تفصیلات
1	307-2024-25-DEN-HQ-FZR	ڈویژنل انجینئر۔ ہیڈ کوارٹر / فیروز پور کے دائرہ اختیار علاقہ میں اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر۔ فرسٹ / فیروز پور اور اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر۔ سیکنڈ / فیروز پور کے سیکشن میں اپکمر پور 16000 گھن میٹر گٹی کی سپلائی کا کام۔

مشمولہ قیمت (روپے)	بیعانہ کی رقم	آفر کی ویلڈٹی	مدت تکمیل کام
2,23,62,720.00	2,61,800.00	60 دن	04 مہینے

خصوصی تکنیکی معیارات: "ریلوے / قومی شاہراہ / سڑکوں کیبلئے مشین کرشڈ سٹون گٹی کی سپلائی۔"

نوٹ 1. ٹینڈر ڈالنے سے پہلے، ٹینڈر دہندگان ٹینڈر کے سلسلے میں جاری کئے گئے کسی بھی تصحیح نامہ کی جانچ کریں گے۔ 2. ہندی میں کسی بھی خامی کیلئے انگریزی ورژن کا تجزیہ کریں یا انگریزی ورژن ہی جائز ہونگے۔

472/25

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

انٹر ریلوے

ای۔ ٹینڈر نوٹس

ٹینڈر نوٹس نمبر 770-W/169/WA/FZR/2024-25 Sr.DEN-IV/FZR، بھارت کے رجسٹرڈ کی جانب سے کام کرتے ہوئے مندرجہ ذیل ٹینڈروں کیلئے ٹینڈر (ای۔ ٹینڈر) طلب کرتے ہیں۔ اور اختتام تاریخ کے ساتھ www.ireps.gov.in پر دستیاب ہے۔ 28-02-2025 تک 15.00 گھنٹے بولی دہندگان اپنی اصل رجسٹرڈ شدہ ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ اور وقت تک پیش کرسکیں گے۔ اس ٹینڈر کے خلاف موبائل آفر کی اجازت نہیں ہے، اور موصول ایسے کسی بھی موبائل آفر کو نظر انداز کردیا جائے گا۔ ٹھیکیداروں کو اس ٹینڈر کی لئے ٹینڈر دستاویز کی لاگت اور بیعانہ کی رقم کا جھگتان صرف www.ireps.gov.in پر دستیاب جھگتان موڈ کے ذریعہ سے کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ نیٹ بنکنگ، ڈیبٹ کارڈ، کریڈٹ کارڈ وغیرہ جیسے پورٹل، ایمانڈ ڈرافٹ، بنکر چیک، نقد، ایف ای آر وغیرہ کے ذریعہ سے موبائل جھگتان کی اجازت نہیں ہے۔ مزید معلومات کیلئے لاگ آن کریں www.ireps.gov.in

ٹینڈر ٹائپ	ٹینڈر ریونیو کا کام	بولی سسٹم
کھلا	کام	سنگل بولی سسٹم
ٹینڈر اوپن کرنے کی تاریخ	بولی شروع ہونے کی تاریخ	بولی اختتام کی تاریخ اور وقت
06-02-2025	14-02-2025	28-02-2025/15:00 Hrs.

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر	ٹینڈر کی تفصیلات
1	312-2024-25 BDGM-DRM-FZR	وادی کشمیر میں بنیہال (BAHL)، قاضی گنڈ (QG)، ہلر شاہ آباد (HRSB) صدورا (SDUA)، اور اننت ناگ (ANT) ریلوے سٹیشنوں کے موجودہ بنیاد ی ڈھانچہ کے اپ گریڈیشن کا کام اور سرینگر (SINA)، مزھوم (MZMZ)، پٹن (PTTN)، ھربہ (HME) اور بارھمولہ (BRML) ریلوے سٹیشن کا نیا روپ دینا اور BAHL-BRML سیکشنپر دیگر متعلقہ کام ADEN/BDGM کے تحت گرینڈ

مشمولہ قیمت (روپے)	بیعانہ کی رقم (روپے)	آفر کی ویلڈٹی	مدت تکمیل کام
39899566.37	349500.00	60 دن	12 مہینے

ای ٹوعیت کا کام: ٹریک ورک کے علاوہ کوئی بھی سول ورک۔

نوٹ: بولی لگانے سے پہلے، بولی لگانے والوں کی جانچ کرائی ہوگی۔ ٹینڈر کے خلاف جاری کسی بھی تصحیح نامہ کیلئے۔

495/25

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

OFFICE OF STATE DRUGS CONTROLLER
DRUGS & FOOD CONTROL ORGANISATION, J&K, JAMMU

PUBLIC NOTICE

Whereas Drugs and Magic Remedies (Objectionable Advertisements) Act,1954 relates to regulation enacted to control the advertisement of drugs in certain cases, to prohibit the advertisement for certain purposes of remedies alleged to possess magic qualities and to provide for matters connected therewith;

Whereas it has been observed that certain nefarious elements are indulging in certain omissions/contraventions like advertisement of certain drugs for treatment of certain diseases and disorders; misleading advertisements relating to drugs making a false claim; advertisement of magic remedies for treatment of certain diseases and disorders; import into, and export from, India of certain advertisements in violation to the provisions laid down under the said regulation;

Whereas the above regulation provides for below penalties for who so ever contravenes any of the provisions of the said Act :

(a) in the case of the first conviction, with imprisonment which may extend to six months, or with fine, or with both;
(b) in the case of a subsequent conviction, with imprisonment which may extend to one year, or with fine, or with both.

Now, therefore, it is informed through the medium of this notice that if any person /entity who indulges in any activity related to misleading advertisement of magic remedies for treatment of the disease or disorder or condition covered under the Schedule /Regulation (sections 3(d) and 14) (*i.e Appendicitis ,Arteriosclerosis, Blindness , Blood poisoning, Bright's disease. , Cancer , Cataract, Deafness, Diabetes , Diseases, disorders of the brain. Diseases and disorders of the optical system ,Diseases and disorders of the uterus , Disorders of menstrual flow, Disorders of the nervous system, , Disorders of the prostatic gland, Dropsy, Epilepsy, Female diseases (in general) , Fevers (in general). , Fits, Forms and structure of the female bust.,Gall stones, kidney stones and bladder stones, Gangrene , Glaucoma. , Goitre. , Heart diseases. , High or low blood pressure,. Hydrocele, Hysteria, Infantile paralysis, Insanity, Leprosy, Leucoderma, Lockjaw, Locomotor ataxia, Lupus. ,. Nervous debility, Obesity,. Paralysis, Plague. , Pleurisy, Pneumonia, Rheumatism., Ruptures., Sexual impotence, Smallpox, . Stature of persons,Sterility in women., Trachoma, Tuberculosis, Tumours. , Typhoid fever, Ulcers of gastrointestinal tracts, Venereal diseases, including syphilis, gonorrhea, soft chancre, venereal granuloma and lympho granuloma*) shall invite action as contemplated under the provisions laid down under the said regulation by the empowered authorities.

DIPK-11849/24
Dtd. 12-02-2025

Sd/- State Drugs Controller
Drugs and Food Control Organization
J&K Jammu

از نیابت گوم احمد پورہ
عنوان: درخواست منجانب مشتاق احمد راتھر پسر عبدالکریم راتھر ساکنہ موضع ارچندر بامہ تحصیل سنگھ پورہ نسبت DOB سرٹیفکیٹ بحق پسر خود مرد مشتاق

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ھذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز مطابق بیانات نمبردار دھ وچوکیدار علاقہ سائل مذکور موضع ارچندر بامہ سنگھ پورہ میں ہی مسلسل طور پر رہائش پذیر ہے۔ نیز مطابق سکول ریکارڈ سائل مذکور کا پسر خود سرور مشتاق مورخہ 10/06/2009 کو پیدا ہوئی ہے۔ اس نسبت سائل مذکور اپنے پسر خود کے حق میں یوم پیدائش DOB سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر
نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

از نیابت گوم احمد پورہ
عنوان: درخواست منجانب علی محمد بٹ پسر محسن بٹ ساکنہ موضع ڈانگر پورہ (مالمو) تحصیل پٹن نسبت DOB سرٹیفکیٹ بحق پسر خود عمران علی بٹ دختر خود نگمینہ بانو

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ھذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز مطابق بیانات نمبردار دھ وچوکیدار علاقہ سائل مذکور موضع ڈانگر پورہ (مالمو) میں ہی مسلسل طور پر رہائش پذیر ہے۔ نیز مطابق سکول ریکارڈ سائل مذکور کا پسر خود عمران علی بٹ مورخہ 03/02/2016 و دختر خود نگمینہ بانو مورخہ 10/03/2018 کو پیدا ہوئے ہیں۔ اس نسبت سائل مذکور اپنے اولادان کے حق میں یوم پیدائش DOB سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر
نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

از نیابت گوم احمد پورہ
عنوان: درخواست منجانب عبدالغنی راتھر پسر غلام احمد راتھر ساکنہ موضع ارچندر بامہ سنگھ پورہ نسبت DOB سرٹیفکیٹ بحق پسر خود شاہد غنی راتھر

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ھذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز مطابق بیانات نمبردار دھ وچوکیدار علاقہ سائل مذکور موضع ارچندر بامہ سنگھ پورہ میں ہی مسلسل طور پر رہائش پذیر ہے۔ نیز مطابق سکول ریکارڈ سائل مذکور کا پسر خود شاہد غنی راتھر مورخہ 06/06/2009 کو پیدا ہوئی ہے۔ اس نسبت سائل مذکور اپنے پسر خود کے حق میں یوم پیدائش DOB سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر
نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

از نیابت گوم احمد پورہ
عنوان: درخواست منجانب محمد اشرف وانی پسر عبدالغفار وانی ساکنہ موضع اگری کلان تحصیل پٹن نسبت DOB سرٹیفکیٹ بحق پسر خود محمد نعمان وانی

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ھذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز مطابق بیانات نمبردار دھ وچوکیدار علاقہ سائل مذکور موضع اگری کلان پٹن میں ہی مسلسل طور پر رہائش پذیر ہے۔ نیز مطابق سکول ریکارڈ سائل مذکور کا پسر خود محمد نعمان وانی مورخہ 15/09/2007 کو پیدا ہوئی ہے۔ اس نسبت سائل مذکور اپنے پسر خود کے حق میں یوم پیدائش DOB سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر
نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

از نیابت گوم احمد پورہ
عنوان: درخواست منجانب غلام محمد خواجہ پسر مرحوم غلام احمد خواجہ ساکنہ موضع نولوری پٹن نسبت Death بحق خود بمراد Bank account cash

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ھذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز مطابق رپورٹ چوکیدار علاقہ سائل مذکور کا والد مسمی غلام احمد خواجہ پسر خواجہ حسین مورخہ 15/12/2016 کو فوت ہوچکا ہے جسکے نسبت سائل مذکور اپنے حق میں تحت ضابطہ Death سرٹیفکیٹ بمراد Bank Account Cash حاصل کرنے کا خواہاں ہے۔ نیز متوفی غلام احمد خواجہ مذکور کے وارثان جائز بذیل ہیں۔

نام افراد کنبہ	عمر	پیشہ	رشتہ
مسماۃ خدیجہ بیگم زوجہ مرحوم غلام احمد خواجہ	۹۰	عمر رسیدہ	زوجہ خود
غلام محمد خواجہ پسر۔۔۔	۵۹	مزدوری	پسر خود

مندرجہ بالا تفصیل کنبہ ہیں اور کوئی بھی وارث جائز نہیں ہے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر
نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

منشیات نے بڑھائے صحت کے مسائل

بہت سے سنگین مسائل معاشرتی طور پر نہ صرف اثر انداز ہوتے ہیں بلکہ بہت دیر تک ان کا سدباب یا حل مشکل ہوجاتا ہے۔ نشہ آور اشیاء کا استعمال بھی انہی میں سے ایک ہے۔ موجودہ دور میں نوجوانوں کی ایک بڑھتی ہوئی تعداد نشے کی طرف مائل نظر آتی ہے اور اس کا سدباب کرنا ناگزیر ہوتا جارہا ہے۔ اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق ہر دس میں سے **4** افراد بالخصوص **28** فی صد نوجوان نشے کے امراض کا شکار ہیں، جس میں سے **9** فی صد نابالغ ہے اور نوعمر بچوں کی ہے۔ نشے کا استعمال تاریخی لحاظ سے بہت پرانا عمل ہے۔ عموماً لوگ مختلف ادویات کے بے جا استعمال سے بھی اس کے عادی ہوجاتے ہیں۔ نشے کے استعمال کو اب بھی ایک معاشرتی مسئلے کے طور پر دیکھنے کے لیے ایک انفرادی مسئلہ سمجھا جاتا ہے، جس کی وجہ سے اس مسئلے پر توجہ نہیں دی جاتی اور نشے کے فعل کو برائی سمجھنے کے بجائے نشے کے عادی فرد کو برا قرار دے دیا جاتا ہے اور یوں یہ مسئلہ جوں کا توں معاشرے میں پروان چڑھتا رہتا ہے۔ نشہ کا استعمال ترقی پذیر ممالک کے مسائل میں سب سے اہم مسئلہ بن گیا ہے۔ زیادہ آبادی اور کم وسائل کی بنا پر اس کی روک تھام اور کنٹرول ناممکن ہوگیا ہے۔ زیادہ تر نوجوان طبقہ اس مرض میں مبتلا ہے اور اس کے نقصانات سے دوچار نظر آتا ہے۔ اسی لیے نشے کو ایک عادت سمجھنے کے بجائے اسے ایک مرض کے طور پر سمجھا جائے تو اس کے سدباب اور روک تھام میں مدد مل سکتی ہے۔ اے پی اے کے مطابق نشے کی عادت ایک مرض ہے۔ اس کی درج ذیل علامات ہوسکتی ہیں۔

☆ نشہ آور اشیاء یا ادویات کا ضرورت سے زیادہ استعمال کرنا۔
☆ نشے کی عادت کو چاہ کے بھی نہ روک پانا۔
☆ زیادہ تر وقت نشہ آور اشیاء کے حصول اور استعمال میں صرف کرنا۔
☆ نشے کی بے جا طلب ہونا۔
☆ نشے کے استعمال کی وجہ سے اپنے روزمرہ کاموں میں دھیان نہ دینا۔
☆ اپنی معمولات زندگی نشے کی وجہ سے ترک کرنا۔
☆ نشے کا بار بار خطرناک حد تک استعمال کرنا۔
☆ یہ جانتے ہوئے بھی نشے کا استعمال کرنا کہ اس سے آپ کی ذہنی اور جسمانی صحت متاثر ہورہی ہے۔
☆ نشے کے استعمال کی پہلے والی مقدار کا ناکافی ہونا اور ضرورت سے زیادہ اس کی طلب ہونا۔
☆ نشے کے استعمال کو وقتی طور پر ترک کرنے کے علامات کا شکار ہونا۔

تمام عوامل کی شدت کم، درمیانہ اور زیادہ ہوسکتی ہے۔ جیسے ان علامات سے کم سے کم **6** یا زیادہ علامات کا ہونا مرض کے شدت اختیار کرنے کی نشاندہی کرتا ہے۔ نوجوانوں میں منشیات کے استعمال کی بلند شرح کو مختلف وجوہات سے منسوب کیا جاتا ہے اور اس کے مجموعی طور پر افراد اور معاشرے دونوں پر اہم اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس کے ممکنا اثرات اور مضمرات میں اہم کردار ادا کرنے والے چند اہم عوامل یہ ہیں۔ ساتھیوں کا دباؤ، نوعمر اور بالخصوص نابالغ افراد کی اکثریت ایسے ساتھیوں کے دباؤ کی وجہ سے نشے کی لت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اپنے سماجی حلقوں میں فٹ ہونے یا قبول کیے جانے کے لئے نشے کا تجربہ کرنے سے بھی ان کے مستقل استعمال کا آغاز ہوتا ہے۔ دوسری اہم وجہ ہے تجس۔ نوجوان عموماً نشے کے اثرات سے نابلد ہوتے ہیں اور اس کے بظاہر اچھے نظر آنے والے عوامل کی بنا پر تجس ہوسکتے ہیں۔ فہم جوئی، نئے تجربات کی تلاش میں عموماً منشیات کا تجربہ کیا جاتا ہے۔ تیسری اہم وجہ تناؤ اور ذہنی صحت کے مسائل ہیں۔ نوجوان اضطراب، تناؤ اور ڈپریشن کا شکار نظر آتی ہے اور اس طرح کے دیگر ذہنی چیلنجز سے نمٹنے کے لئے نشے کا استعمال نوجوانوں کو مستقل طور پر اس کی طرف مائل کرتا ہے۔ چوتھی اور اہم وجہ خاندانی مسائل ہیں۔ خاندان یا فیملی کے اندر ایک ناکارہ شخص ہونے کا تاثر، والدین کے جھگڑے، مالی مدد کا فقدان یا گھر میں نشہ آور اشیاء کا استعمال نوجوانوں میں منشیات کے استعمال کے ممکنہ وجوہات میں سب سے اہم مسئلہ ہوسکتا ہے۔ عموماً نوعمر افراد اپنے گھر میں نشے کے استعمال کی وجہ سے اس کو عادتاً اختیار کرلیتے ہیں۔ باپ، دادا یا گھر کے بڑے افراد کے نشے کے استعمال کی عادت کو فطری طور پر اختیار کرلینے سے نوعمر افراد اس کا استعمال کرنا شروع ہوجاتے ہیں جو آگے چل کر ایک ذہنی مرض میں تبدیل ہوجاتی ہے۔ ایک اور اہم وجہ میڈیا یا بالخصوص **Visual** میڈیا میں نشے کے استعمال کی گلیمرائزیشن ہے۔ فلموں، موسیقی اور سوشل میڈیا میں منشیات کا معمولی طرح نشر کرنا اور اس کو سوسائٹی میں ایک اچھے عمل کے طور پر پیش کرنا اس کو ایک قابل قبول عمل اور رویے کے طور پر اس کی تشکیل کرتا ہے، جسے نوجوان ایک فطری عمل کے طور پر تصور کرتا ہے۔ منشیات تک آسان رسائی، منشیات کی دستیابی خاص طور پر شہری اور دیہی علاقوں میں اس تک رسائی اور فروغ اس کے حصول کو ممکن بنادیتی ہے۔ نشے کے سدباب کے لئے سب سے پہلے اس کے استعمال کو فروغ دینے والے عوامل کا جائزہ لینا بہت ضروری ہے اور ساتھ ہی ساتھ اس کے استعمال سے ہونے والے اثرات کا علم ہونا بھی اس کے روک تھام کے لئے بے حد ضروری ہے۔ نشے کے استعمال سے ہونے والے چند چیدہ چیدہ اثرات کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ جیسے کہ نشے کے استعمال سے صحت پر خطرات کا لاحق ہونا۔ نشے کے استعمال سے جسمانی اور ذہنی صحت پر سنگین نتائج ہوسکتے ہیں خاص طور پر جسم کی نشوونما پر اس کا گہرا اثر ہوتا ہے۔ نشے کے استعمال سے دماغ کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کم ہوجاتی ہے اور یوں جسمانی امراض اور حادثات وغیرہ کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔ دوسرا اہم مسئلہ جو نشے کے استعمال سے ہوتا ہے۔ وہ ہے تعلیمی اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کا معدوم ہونا۔ منشیات کا استعمال ایک نوجوان کی اسکول/کالج میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے یا مستقل ملازمت کو برقرار رکھنے کی صلاحیت کو مستقل طور پر متاثر کرسکتا ہے جو ان کی ذاتی اور پیشہ وارانہ زندگیوں میں ممکنہ طور پر ایک طویل مدتی رکاوٹ کا باعث بن سکتا ہے۔ ایک اور سنگین مسئلہ جو منشیات کے استعمال سے وقوع پذیر ہوتا ہے، وہ ہے جرائم کی سطح میں اضافہ ہونا۔ منشیات کا استعمال مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے اور بڑھتے ہوئے امکان کے ساتھ منسلک کیا جاسکتا ہے، کیوں کہ نشے کے عادی افراد اپنی منشیات کی عادات کو پورا کرنے کے لئے غیر قانونی سرگرمیوں، چوری، ڈاکہ زنی میں ملوث ہوسکتے ہیں۔ اس طرح نوجوانوں میں منشیات کا استعمال پیداواری صلاحیت میں کمی اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے علاج کے پروگراموں اور اقتصادی صلاحیت کو کھونے سے متعلق اخراجات میں اضافے کا باعث بن سکتا ہے۔ نشے کا استعمال خاندان، دوستوں اور شرکت داری کو کشیدہ کرسکتا ہے، جس سے ذاتی، معاشرتی اور سماجی طور پر پشیمانی کا شکار ہوتا ہے اور یوں باہمی تعاون کی فضا قائم نہیں رہتی۔ الغرض، نوجوانوں اور نو عمر افراد میں منشیات کے زیادہ استعمال کے مسئلے سے نمٹنے کے لئے ایک جامع نقطہ نظر کی ضرورت ہے، جس میں تعلیمی روک تھام کے پروگرام، صحت کے حصول، علاج تک بہتر رسائی، سماجی اور معاشی عوامل کو حل کرنا جیسے عوامل اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ابتدائی مداخلت اور نوجوانوں میں منشیات کے استعمال کے پھیلاؤ کو کم کرنے اور اس کے طویل مدتی اثرات کو کم کرنے میں مدد کرسکتے ہیں۔ نوجوانوں میں ذہنی صحت اور معاونت کو بہتر بنانے کے لئے ایک کثیر جہتی نقطہ نظر کی ضرورت ہے۔ مختلف اسٹیک ہولڈرز بشمول سرکاری ایجنسیاں، تعلیمی ادارے، صحت کی دیکھ بھال فراہم کرنے والے ادارے، خاندان اور کمیونٹی شامل ہیں۔ اس بات کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ ذہنی صحت کی خدمات تک رسائی کو ممکن بنایا جائے، تاکہ نوجوان ضرورت کے وقت اپنے ذہنی مسائل کا سدباب کرے نہ کہ نشے کا استعمال کرنے، اسکولوں میں ذہنی صحت سے متعلق پروگرامز کا فروغ کرنا چاہیے۔ جہاں طلباء کو صحت مند ماحول ملیں، تاکہ وہ اپنی صلاحیتوں کو نکھار سکیں اور ایک صحت مند مقابلہ ممکن ہوسکے۔ اسکول میں کاؤنسلر اور ماہر نفسیات کا موجود ہونا طلباء کو ان کی شناخت میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔ اسی طرح نصاب میں نشے کے استعمال اور اس کے مضر اثرات کے بارے میں آگہی فراہم کرنا۔ اس امر کو یقینی بنانا کہ نوجوان اس کے مضر اثرات کو پہچان سکیں اور اس سے اجتناب کے رویے کو اپنا سکیں۔ ایک اور اہم امر یہ ہے کہ پیئر سپورٹ پروگرام تشکیل دیئے جائیں۔ جہاں نوجوان اپنے ہم عمر ساتھیوں سے رابطہ کرسکیں اور ایسے افراد سے تعاون کرسکیں جنہوں نے اس طرح کے چیلنجز کا سامنا کیا ہو۔ اساتذہ کو بھی ذہنی صحت اور نشے کے اثرات کے متعلق آگاہی اور تربیت دینا بھی ضروری ہے، تاکہ وہ اس کے پھیلاؤ کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کرسکیں۔ اس طرح کے سماجی حکمت عملیوں کے پھیلاؤ سے نشے کے استعمال اور اس کے عمومی اثرات پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

"نیگلیریا" ایک جان لیوا اور لاعلاج مرض

نیگلیریا (**Naegleria Fowleri**) ایک جرثومہ ہے، جو کہ صرف خوردبین کے ذریعے سے ہی دیکھا جاسکتا ہے۔ یہ جرثومہ انسانی دماغ میں ناک کے ذریعے سے داخل ہوتا ہے اور شدید انفیکشن کا سبب بنتا ہے، جس کی وجہ سے انسان کی موت واقع ہوسکتی ہے۔ یہ جرثومہ پانی کے ذخائر میں پھلتا پھولتا ہے اور اسی وجہ سے شہروں میں جان لیوا بیماری کا باعث بنتا ہے۔ اس بیماری سے **95** فی صد لوگ جانبر نہیں ہوسکتے اور موت واقع ہونے کے امکانات بہت زیادہ ہیں۔

نیگلیریا کہاں پر پایا جاتا ہے

☆..... تازے پانی کے تالاب اور جھیلوں میں
☆..... دریاؤں میں
☆..... گرم پانی کے چشموں میں
☆..... سوئمنگ پولز میں، جہاں کلورین شامل نہ ہو
☆..... شہری آبادیوں، پانی کے ذخائر میں

گرمیوں کے مہینوں میں نیگلیریا کی افزائش تیزی سے ہوتی ہے، یہ **47oC** تک درجۂ حرارت میں زندہ رہ سکتا ہے۔

علامات

نیگلیریا کی علامات جرثومے کے جسم میں داخل ہونے کے **2** سے **3** دن کے بعد ظاہر ہوتی ہے۔

☆..... سر میں شدید درد ☆..... بخار
☆..... متلی اور قے ☆..... گردن کا اکڑاؤ
☆..... چلنے لڑکھڑاہٹ ☆..... کنفیوژن
☆..... دورہ پڑنا

ایسی ہی ملتی جلتی علامات "گردن توڑ بخار" (**Meningitis**) میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اس لئے مرض کی درست تشخیص کے لیے ڈاکٹر سے رجوع لازمی کریں۔ خیال رہے کہ یہ متعدی مرض نہیں ہے۔ یعنی ایک مریض سے دوسرے مریض میں منتقل نہیں ہوتا۔

نیگلیریا سے بچاؤ کیسے ممکن ہے

☆..... پانی ذخیرہ کرنے والے انڈر گراؤنڈ (**Underground**) اور اوور ہیڈ (**Over Head**) ٹینکوں کی فوراً صفائی کروائیں۔
☆..... پانی کے ٹینکوں پر ڈھکن رکھوائیں۔
☆..... بغیر کلورین (**Chlorine**) ملے پانی میں تیراکی اور نہانے سے گریز کریں۔
☆..... ناک صاف کرنے کے لیے اور وضو کے وقت ابلے ہوئے یا کلورین ملے پانی کا استعمال کریں۔
☆..... پانی کو قابل استعمال بنائیں

پانی کو تقریباً **5-8** منٹ تک ابالیں۔ اس سے یہ جرثومہ اور اس کے انڈے ختم ہوجاتے ہیں۔ **1000** گیلن پانی کے ٹینک میں ایک کلورین ٹیبلٹ (**Chlorine Tablet**) یا **2000-3000** گیلن پانی کے لیے **2** کلورین ٹیبلٹ کا استعمال کریں۔ یہ ٹیبلٹ **15** دن کے لئے کافی ہوتی ہیں۔

بچھو کا زہر کئی جان لیوا بیماریوں میں کارگر

انسان کو اگر بچھو ڈنگ مار دے تو اس کا زہر جان لیوا ثابت ہوسکتا ہے لیکن اگر یہی زہر بچھو کے ڈنگ سے نکال کر محفوظ کرلیا جائے تو یہ کسی قیمتی چیز سے کم نہیں ہوتا۔ غیر ملکی میڈیا کی ایک رپورٹ کے مطابق بچھو کا ایک لیٹر زہر تقریباً ایک کروڑ ڈالر میں فروخت کیا جاتا ہے۔ بچھو کا زہر نہ صرف کاسمیٹکس اور کاسمیٹک سرجری میں استعمال ہوتا ہے بلکہ کئی جان لیوا بیماریوں کی ادویات بھی اسی زہر کی معمولی مقدار سے تیار کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف درد سے چھٹکارا پانے والی اور جسم کے مدافعتی نظام سے جڑی ادویات میں بھی اسے استعمال کیا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ بچھو کے زہر کے طبی استعمال پر بھی برسوں سے تحقیق بھی ہوتی رہی ہے۔ **2020** میں نیشنل لائبریری آف میڈیسن کی جانب سے شائع ہونے والی ایک تحقیق کے مطابق بچھو کے زہر سے اسی کے زہر کے خلاف کارگر ثابت ہونے والی دوا بھی تیار کی جاسکتی۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق برطانوی ہارٹ فاؤنڈیشن، ویلکم ٹرسٹ اور برطانوی میڈیکل ریسرچ کونسل کی مدد سے دل کی بیماریوں میں بچھو کے زہر کے استعمال پر نئی تحقیق کی جارہی ہے۔ برطانوی ماہرین کے مطابق بچھو کے زہر سے مارگاٹوکسن نامی مواد حاصل کیا جاتا ہے جو عموماً دوا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے تاہم اسے دل کی بیماریوں کے لیے بطور اسپرے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ خیال رہے کہ مارگاٹوکسن لاطینی امریکا میں پائے جانے والے ایک مخصوص بچھو کے زہر سے حاصل ہوتا ہے، جو خون کی رگوں میں نئے غلیے بنانے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ اسے دل کی سرجری میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ بچھو **5** سے **8** سینٹی میٹر تک کے ہوتے ہیں، اگر چہ ان کا زہر جان لیوا نہیں ہوتا لیکن پھر بھی اگر یہ کسی کو کاٹ لیں تو ایسے شخص کو شدید درد، سوجن اور خارش ہوتی ہے۔ بچھو کے ڈنگ پر تحقیق کرنے والے برطانوی ماہرین کے مطابق بچھو کا زہر بہت مفید ہوتا ہے، اس کی کافی کم تعداد بھی فائدہ مند ہوتی ہے۔

منہ کا سرطان

سرطان (**Cancer**) کا مرض، پاکستان سمیت ایشیائی اور خصوصاً جنوبی ایشیا میں صحت کے لیے ایک شدید خطرہ بنتا جارہا ہے۔ سرعت رفتار سے بڑھتا ہوا یہ مرض فراہمی صحت کی سہولیات اور اداروں پر ایک بھاری بوجھ بن رہا ہے۔ معاشرتی طور پر سرطان مختلف طریقوں سے عمومی نظام زندگی پر بری طرح اثر انداز ہوتا ہے، خواہ وہ معاشی طور پر ہو یا خاندانی طور پر۔ **2020** میں دنیا بھر میں سرطان کے **19.3** ملین نئے کیسز رجسٹرڈ ہوئے اور **10** ملین لوگ سرطان کی وجہ سے فوت ہوئے۔

توقعات کے مطابق، اگر موجودہ روک تھام کے طریقوں میں اور انتظامیہ کے رویوں میں تبدیلی نہ کی گئی تو **2030** میں سرطان کے **26** ملین نئے کیسز اور اس کے نتیجے میں اموات کی تعداد **17** ملین تک بڑھ سکتی ہے۔ پاکستان میں **2020** میں **1,78,388** نئے سرطان کیسز رجسٹرڈ ہوئے اور کل **1,17,149** اموات رپورٹ ہوئیں گو کہ سرطان ایک نہایت وسیع الجہت مرض ہے جو انسانی جسم کے کسی بھی حصے کو متاثر کرسکتا ہے۔ چناں چہ اس زیر نظر مضمون میں منہ کے سرطان (**Oral/Mouth Cancer**) کی بات کی جارہی ہے۔

نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ کی رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں پایا جانے والا نمبر **1** کینسر پھیپھڑوں اور دوسرے نمبر پر مردانہ غدود یعنی پروسٹیٹ گلینڈ کا ہے جب کہ خواتین میں چھاتی کا سرطان سب سے زیادہ پایا جاتا ہے اور دوسرے نمبر پر بڑی آنت کا سرطان ہے۔ اس کے برعکس پاکستان میں منہ کا سرطان مردوں میں پہلے اور خواتین میں دوسرے نمبر پر ہے۔

منہ کے سرطان کا آپریشن آسان نہیں ہوتا بلکہ ان کا دورانیہ بعض اوقات دس سے بارہ گھنٹے پر محیط ہوتا ہے، تاہم ان کڑی کوششوں اور ڈاکٹرز کی سخت جانفشانی کے باوجود بھی یہ خطرناک مرض بعض اوقات مکمل طور پر ختم نہیں ہوتا اور کچھ عرصے کے بعد دوبارہ نمودار ہوجاتا ہے جو نہ صرف مریضوں کے لیے انتہائی تکلیف دہ ہوتا ہے بلکہ معالجین کے لیے بھی شدید مایوسی کا سبب بنتا ہے۔ منہ کے سرطان کے مریضوں کی روز افزوں بڑھتی ہوئی تعداد نظام صحت پر اضافی دباؤ کا باعث ہے۔

یہ غیر معمولی بوجھ خصوصی طور پر پاکستان میں موجود پہلے ہی سے غیر مستحکم نظام صحت کے معیار پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ کچھ سرطان جیسے چھاتی کے سرطان، خون کے سرطان، معدے اور آنتوں کے سرطان وغیرہ کے پیدا ہونے میں بیرونی عوامل کار فرما نہیں ہوتے اور اکثر و بیشتر ان سے بچاؤ کا کوئی خاص طریقہ کار بھی نہیں ہوتا، جب کہ کچھ سرطان جیسے منہ اور زبان کے سرطان، پھیپھڑوں اور سانس کی نالیوں کے سرطان اور حلق کے سرطان ایسے بیرونی عوامل سے وقوع پذیر ہوتے ہیں جن سے **99** فی صد بچاؤ بلاشبہ ممکن ہے۔ سرطان پیدا ہونے کی وجوہات کو تین بڑے زمروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

یہ خون کی موروثی بیماری ہے "تھیلے سیمیا"

تھیلے سیمیا کا مرض سب سے پہلے یونان، اٹلی، سارڈینیا اور بحیرۂ روم سے منسلک علاقوں میں تشخیص ہوا۔ **1925**ء میں خون کی بیماری انیمیا پر تحقیق کرنے والے امریکی شہر مشی گن کے ایک ڈاکٹر "کولے" (**Cooley**) اور "لی" (**Lee**) نے اس مرض کی تشخیص کی، ان کے نام کی نسبت سے ابتداء میں یہ **Cooley's anaemia** کہلاتی تھی، جب کہ **1946**ء میں اس مرض کی وجوہات کا پتا چلایا گیا۔ اس مرض کے باقاعدہ علاج کا سلسلہ **1960**ء سے ہوا، جس میں پہلی مرتبہ انتقال خون (**Blood Transfusion**) کے ذریعے تھیلے سیمیا کے مرض میں مبتلا بچوں کا علاج شروع کیا گیا، تب سے آج تک اسی طریقہ علاج کے ذریعے اس مرض میں مبتلا بچوں کی زندگیاں بچانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ یہ مرض دنیا کے بیشتر خطوں میں موجود ہے۔

اسباب ووجوہات

تھیلے سیمیا خون کی ایک جینیاتی خرابی (**Genetic Disorder**) کا نام ہے جو ہیموگلوبن کو بناتا ہے، اگر ماں اور باپ دونوں تھیلے سیمیا مائنر ہوں تو پیدا ہونے والا بچہ اس مرض میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ تھیلے سیمیا خون کی ایک موروثی بیماری ہے، جو والدین سے بچوں میں منتقل ہوتی ہے، اس بیماری میں خون بننے کا عمل رک جاتا ہے۔ نتیجتاً مریض کو ہر ماہ انتقال خون کی ضرورت پڑتی ہے اور ان کی پوری زندگی کا انحصار بھی اسی پر ہوتا ہے۔ خاندان میں شادی کی وجہ سے اس مرض کی شرح میں بھی گنا اضافہ ہورہا ہے۔

اقسام

جینیاتی اعتبار سے تھیلے سیمیا کی دو بڑی اقسام ہیں۔ جنہیں، "الفا تھیلے سیمیا" اور "بی ٹا تھیلے سیمیا" کہتے ہیں۔ پاکستان میں بی ٹا تھیلے سیمیا زیادہ پایا جاتا ہے، جب کہ فار ایسٹ میں الفا تھیلے سیمیا کی شرح زیادہ ہے۔ سب سے کم شدت والی قسم تھیلے سیمیا مائنر کہلاتی ہے۔ شدید ترین قسم تھیلے سیمیا میجر کہلاتی ہے اور درمیانی شدت والی قسم تھیلے سیمیا انٹرمیڈیا کہلاتی ہے۔ ایک طرح کا تھیلے سیمیا کبھی بھی دوسری طرح کے تھیلے سیمیا میں تبدیل نہیں ہوسکتا۔ یعنی الفا تھیلے سیمیا کبھی بھی بی ٹا تھیلے سیمیا میں تبدیل نہیں ہوسکتا اور نہ ہی بی ٹا کبھی الفا میں۔ اسی طرح نہ تھیلے سیمیا مائنر کبھی تھیلے سیمیا میجر بن سکتا ہے اور نہ ہی میجر کبھی مائنر بن سکتا ہے۔

تھیلے سیمیا مائنر

تھیلے سیمیا مائنر کوئی بیماری نہیں نہ ہی اس کی وجہ سے مریض کو کوئی تکلیف یا شکایت ہوتی ہے اور نہ اس کی زندگی پر کوئی خاص اثر پڑتا ہے۔ علامات وشکایات نہ ہونے کی وجہ سے ایسے لوگوں کی تشخیص صرف لیبارٹری کے ٹیسٹ سے ہی ہوسکتی ہے۔ ایچ پی الیکٹروفرسس کے ذریعے تھیلے سیمیا مائنر کا پتا لگایا جاتا ہے۔ ایسے لوگ نارمل زندگی گزارتے ہیں، مگر یہ لوگ تھیلے سیمیا اپنے بچوں کو منتقل کرسکتے ہیں۔ تھیلے سیمیا مائنر میں مبتلا بیشتر افراد اپنے بین کے نقص سے قطعاً لاعلم ہوتے ہیں اور جسمانی و ذہنی لحاظ سے عام لوگوں کی طرح ہوتے ہیں اور نارمل انسان جتنی ہی عمر پاتے ہیں۔ تھیلے سیمیا مائنر کوئی علامت ظاہر نہیں کرتا، مگر جب والدین تھیلے سیمیا مائنر کا شکار ہوں تو پیدا ہونے والے بچوں میں اس بات کا قوی امکان ہوتا ہے کہ وہ تھیلے سیمیا میجر کا شکار ہوسکتے ہیں۔

تھیلے سیمیا میجر

تھیلے سیمیا میجر میں خون بننے کا عمل رک جاتا ہے نتیجتاً ایسے بچوں کے جسم میں خون کی شدید کمی پیدا ہوجاتی ہے اور انہیں ساری زندگی انتقال خون (**Blood Tranfusion**) کی ضرورت پیش آتی ہے، تھیلے سیمیا میجر کے مریضوں میں خون اتنا کم بنتا ہے کہ انہیں ہر دو سے چار ہفتے بعد خون کی بوتل لگانے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ ایسے بچے پیدائش کے چند مہینوں بعد ہی خون کی کمی کا شکار ہوجاتے ہیں اور ان کی بقیہ زندگی بلڈ بینک کی محتاج ہوتی ہے۔

تھیلے سیمیا میجر ایک موروثی جینیاتی (**Genetic**) بیماری ہے، جو کہ ماں اور باپ دونوں سے یکساں طور پر بچوں میں منتقل ہوتی ہے اگر والدین تھیلے سیمیا مائنر کا شکار ہوں تو ہر حمل میں **25** فی صد امکان آنے والے بچے میں تھیلے سیمیا میجر کا ہوتا ہے۔ تھیلے سیمیا میجر کی بیماری میں جسم میں لال خون کے ذرات نہیں بنتے، جس کی وجہ سے بچے میں خون کی شدید کمی واقع ہوجاتی ہے، عام طور پر اس مرض کی علامات بچے میں چار ماہ کی عمر سے ظاہر ہونا شروع ہوجاتی ہیں۔

□□□□□

معدے کا السر

معدے کا السر معدے کی اندرونی جھلی نما دیوار کے زخم کا دوسرا نام ہے۔ اس زخم کی وجہ سے موٹی رطوبتی تہہ کی موٹائی میں کمی آجاتی ہے۔ یہ رطوبتی تہہ معدے میں موجود تیزاب سے معدے کی دیوار کو محفوظ رکھتی ہے لیکن جب یہ تہہ پتلی ہو تو تیزاب معدے کی دیوار کو گلانے لگتا ہے، جس کی وجہ اس میں زخم ہوجاتا ہے۔ یہ اکثر معدے کی پچھلی دیوار پر ہوتا ہے، تاہم کچھ مریضوں کو اگلی سطح پر بھی یہ زخم ہوجاتا ہے۔

یہ پرانا ہونے کے ساتھ بڑھتا چلا جاتا ہے، معدے کے السر کا علاج مشکل نہیں ہے لیکن اس میں غفلت شدید تکلیف اور پیچیدگیوں کو جنم دے سکتی ہے۔ السر معدے، چھوٹی آنت یا غذائی نالی کی اندرونی تہہ پر ایک زخم ہوتا ہے۔ پیٹ میں السر کو گیسٹرک السر کہا جاتا ہے۔ یہ چھوٹی آنت کے پہلے حصے میں بنتا ہے۔ معدے کے السر کو غذائی نالی کا السر بھی کہتے ہیں۔ اس کی علامات پیٹ میں درد، متلی، تیزابیت، تھکاوٹ اور وزن کم ہونا ہیں۔ یہ درد کھانے پینے کے معمولات کو متاثر کرکے تکلیف کا باعث بنتا ہے۔ تکلیف دہ زخم بھی نظام انہضام کے عمل میں رکاوٹ کا سبب بنتے ہیں۔

معدے کے السر کی بہت سی علامات ہیں جو پیٹ کے السر کے متعلق جاننے میں مدد کرسکتی ہیں۔ کچھ غذائیں معدے کے درد کو بڑھا سکتی ہیں۔ کھانے یا مشروبات معدے کے السر کا سبب نہیں بنتے اور نہ ہی ان کا علاج کرسکتے ہیں۔ لیکن کچھ غذائیں خراب ٹشوز کو ٹھیک کرنے میں مدد کرتی ہیں۔ معدے کے السر کو آرام پہنچانے والی غذا کا مقصد درد اور جلن کو کم کرنے میں مدد کرنا ہے جو معدے، غذائی نالی یا چھوٹی آنت میں زخم سے ہوتا ہے۔ السر میں کوئی سخت پرہیز نہیں ہوتا لیکن ایسی کھانوں سے پرہیز کرنا چاہیے جو تیزابیت کی وجہ بنتے ہیں۔

علامات

شکم کے اوپری حصے میں درد: السر کی ایک سب سے عام علامت شکم کے اوپری حصے میں درد ہونا ہے۔ السر اوپری غذائی نالی میں کسی بھی جگہ ہوسکتا ہے، تاہم یہ اکثر لوگ سوچتے ہیں کہ یہ چھوٹی آنت یا معدے میں ہوتا ہے، جہاں درد محسوس ہوتا ہے، یہ درد عام طور پر سینے کی ہڈی اور ناف کے درمیان ہوتا ہے۔ جلن، خارش اور طبیعت سست ہونے کا احساس بھی ہوتا ہے۔ یہ کیفیت آغاز میں ہلکی اور قابل برداشت درد کے ساتھ ہوتی ہے، مگر السر بڑھنے سے یہ سنگین ہوجاتی ہے۔

متلی ہونا

السر کی ایک اور بڑی نشانی دل متلانا ہے۔ السر کے نتیجے میں ہاضمے میں موجود سیال کی کیمیسٹری بدل جاتی ہے، جس کے نتیجے میں دل بہت زیادہ متلانے لگتا ہے، خصوصاً صبح کے وقت۔ السر میں نظام ہضم بھی متاثر ہوجاتا ہے، جس کی وجہ سے کھانا ہضم کرنے میں کافی مشکل ہوتی ہے۔

J&K Bank
Serving To Empower

BAJAJ Allianz
Caringly yours

Protect your Health from Everything that comes its way

Bajaj Allianz Extra Care Plus policy along with the added benefits of Health Prime Rider ensures that you don't have to settle for less when it comes to you and your family's growing healthcare needs.

Bajaj Allianz Extra Care Plus's Features:

- Long Term Discount
- Option to Opt for Air Ambulance
- Free health check-up

Benefits of Health Prime Rider:

- Rider for both Individual & Family Floater Basis**
- 24*7 Unlimited Tele-Consultation
- Investigations Cover

**Based on the variant opted in health plan

To know more, contact your **J&K Bank's Relationship Manager**

Bajaj Allianz General Insurance Co. Ltd., Bajaj Allianz House, Airport Road, Yerawada, Pune - 411006. IRDAI Reg No.: 113. | CIN: U66010PN2000PLC015329 | UIN: BAJHLIP23069V032223 - Extra Care Plus, BAJHLIA24087V022324 - Health Prime Rider | web: www.bajajallianz.com | Toll free: 1800-209-5858 / 1800-209-0144

J&K Bank Ltd is a licensed Corporate Agent [bearing License No.: CA0029] of Bajaj Allianz General Insurance Company Ltd. [IRDAI registration No. 113]. The benefits/features of products are indicative and for more details on risk factors and Terms and Conditions, please read the sales brochure before concluding a sale. | BJAZ-P-JK-0013/03-11-2023

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,